SULASUT TUL KUTUUB

ثلثۃ الکتب

جو عیسویوں اور محمدیوں میں جاری ہے

بعض اہم مباحثات کے بابت میں اور بعض روایات عام و بے دلیل محمدیان

توریت و انجیل و قرآن کے بہت منتخبات

فاش بھی کر دکھائے گئے ہیں

اور کلام اصلی اللہ روبروئے طالب حق گذرا گیا ہے

بطور ہدیہ

علما و فضلائے محمدیان ہند کی خدمت میں

ولیم اسٹرایکن سے

گذرانا گیا۔

۱۸۶۶ عیسوی

اور

۱۲۸۳ ہجری

دارالحکومت مدراس میں

چھاپا گیا

اطّلاع نامہ

جاننا چاہئے کہ اِس رسالہ کے دیباچہ اور پہلے باب میں لکھا گیا ہے کہ جو کتب جنکی تعلیم یہاں آزمائش
کی جائیگی سو توریت و انجیل و قرآن ہیں ناظرِ محمدی یقیناً عجیب جانیگا کہ مقاماتِ مذکورہ میں ذکرِ زبور
نہیں ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ کتابِ مقدس اور دوسرے انبیائے عبرانی پر نازل ہوے سو کتب داخلِ توریت
ہیں کیونکہ یہودی انکی کتب کے مجموعۂ مقدس کو لفظِ عام کے سبب سے کبھی توراہ ✠ ملقب کئے ہیں پس محمدی پر ظاہر ہو کہ
اِس رسالے میں مندرج ہے سو بحث ملاحظہ کرنے سے واضح ہوگا کہ کتابِ زبور کے بہت سے منتخبات بطورِ شہادت
اُسمیں گذارے گئے ہیں

✠ یعنی تعلیم یا شریعت اُس سے لفظِ توریت نکلا ہے

دنیا میں بہت سے مذہب ہیں پر فقط ایک ہی جو از طرف الٰہی ہے علاوہ بہت سے کتب موجود ہیں جو
راہ نجات کو ظاہر کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن انمیں سے فقط ایک ہو سکتی ہے کہ فی الحقیقت اُس راہ کو
دکھلاوے مذہب میں بھی بہت سے فرقے ہیں اور انکے بیانات بیشمار انمیں فقط تین خداے واحد ولاشریک
کی عبادت کرتے ہیں یعنے عبرانی و عیسوی و محمدی ہر سے فرقے بالاتفاق خداے واحد ولاشریک کی عبادت
کا دعویٰ کرتے ہیں یہ سمجھا جاوے کہ اسکی بندگی مقبول کے باب میں متفق ہوں خصوصًا راہ نجات پر ایک دل
ہو ویں پر یوں نہیں ہے غرض انکے تفاوت میں قطبین کے سے تھے جدے جدے ہیں ان تفاوتوں کا سبب یہی ہے
کہ دنیا میں کتاب جو آسمانی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں موجود ہیں یعنے توریت و انجیل و قرآن انمیں سے
عبرانیان فقط پہلی کتاب کے الہام کو قبول کرکے باقی دو کتبیں رد کرتے ہیں عیسیوں پہلے دو کتاب کو قبول کرکے
صرف آخر کتبیں رد کرتے ہیں محمدیاں فقط کتاب اخیر سے معتقد ہیں اگرچہ وے پہلے دو کتاب کے الہام کا
اعتراف کرتے ہیں یا سم سمجھتے ہیں کہ وے کتب کتاب اخیر سے بہت روز کے آگے منسوخ ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ نجات

انسان کے لئے فقط الٰہی امر مقرر کئے ہیں سے ظاہر ہے کہ غیر یقینی کو دین و باطل ہوں بلکہ اندیشہ ہے کہ دو فرقے ہوں گے
پیمانہ ان میں سے کسی ایک پر ٹھہرانیکے بغیر ہم کہہ نہیں سکتے کہ کون سی ہستی و خوشی ابدی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حق
پر لائے جاویں پر جس وقت کہ کسی قوم کی ایمانی و عادتی سے ہوئے قبول کیے گئے ہیں کتاب پاک کتب سے نکلی تو ظاہر
ہے کہ جب تک کہ کتاب پاک نہ جیسا انکو فریب دیتے ہیں فاش ہو کر خدا کے کلام کے خلاف ثابت نہ کیے جاویں تب تک انکو
ان ہوں سے باز رکھنا ممکن نہ ہوگا لہٰذا ہم اس رسالے میں دریافت کیے جانے کے لئے پیچھے آنیوالے سوال اہم کو ٹھہرانا
مناسب جانتے ہیں کہ کون سی کتاب باطل ہے بلکہ نجاتِ روح کی خاطر کون سی کتاب بنی آدم کی ہادی حقیقی ہے
اس سوال کو حل کرنے بلکہ نجات کی حقیقتِ اصلی کو ٹھہرانیکے لئے رسالۂ تثلیث الکتب تصنیف کیا گیا ہے

۳ - اس طرح کے مقدمہ اہم کی دریافت کرنے میں ہر ایک ذی فہم معلوم کریگا کہ تحقیق صرف سچائی و شہادت
کے مطابق کی جاوے خود غرض و متعصب اشخاص کے روایاتِ بے سند و گفتار بیہودہ با ہوشیاری تمام دفع کی
جاوے بلکہ کچھ بھی جو سندِ الٰہی یا دلیلِ معتبر سے ثابت نہ ہو سو داخل نہ ہونے پاوے اس غرض و مطلب کو ٹھہرانیکی
خاطر مصنف تحقیق کو شروع کرنیکے قبل اہل و ناظرِ محمدی کی ہدایت کے لئے چند قواعد عام مقرر ٹھہرانا
مناسب جانا امید کہ وہ ان سب قاعدے کے موافق تحقیق کیا گیا ہے پایا جاوے پس التماس کرتا ہے کہ جو قصے
سچائی و دلائل صرف بے شمار نہیں بلکہ قابل کرنیوالے و قطعی ہوں تو لائق نہیں کہ کوئی فریق کے تعصب و جہالت کے
خلاف ہونیکے باعث پوشیدہ رکھے جاویں کیونکہ مصنف اس طرح کے دریافتوں سے ارادہ یہی ہے کہ ہم ان تعصبوں و سہووں
کو جو ضلالت سے روح میں پیدا ہو کر جہالت سے قیام پائے ہیں نیست و نابود کریں پس ہمارے ناظرین محمدی کو
معلوم ہووے کہ مصنف مسلمانوں کی قوم پر نظر رکھ کر خدا کے کلام کو ظاہر کرتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ ضلالت و جہالت
اس سے مقابلہ کرتا ہے اس لیے کہ دوسروں کے دلوں تک پہنچاوے مگر اس لئے کہ ضلالت سے ... بلکہ

انسانکی خوبی روحانی کے خلاف پائی جاتی ہے بیشک تیر تحریر پائی حسنت کے وقت کبھی کبھی شر پڑھنے والے کے دل سے
چاشنی جاتی رہیگی پر امید مصنف یہی ہے کہ وہ اپنی مہربانی سے یاد رکھیگا کہ کبھی قصداً اسکے دل پر نہیں چلائی گئی مگر عزت
ضلالت پر اور خدا چاہے تو یقیناً اسی کے دل پر لگیگی

۳۔ اگر رسالے میں مندرج ہیں دلایل یا کوئی دلیل کامل ہے یا انکو
اسقدر کہ نیک لئے گذاری گئی سو معتبر و معقول نظر آوے تو ناظر محمدی یا اسکے مرشد دینی کو حق سے دور کرنا
مشکل ہوگا کیونکہ ضلالت بہت حقیر ہے بلکہ اکثر حقیقی غیر نسبتی قابل دیکھی اور بعض جدر دراز روبرو کے کلام الہ
نہیں ٹھہر سکتی لہذا اگر پڑھنے والے اس رسالے کی کسی جگہ میں کوئی لفظ از انصاف و عداوت سے یا بے حقیقت
و طرفداری سے لکھا گیا ہے سو پایا جاوے تو مصنف سب سے جنکے دل پر رنج پہنچیگا کہتا کہ وہ لیاقت و صداقت
تمام اسکو حقارت و لعنت ہونیکے لایق ہے اور مسلمان یا محمدی جانے کہ رسالہ ثالثۃ الکتب اگر کسی جانیے میں حقیقی
نہو تو اپنے رد خاص کی دعوت کرتا ہے

۴۔ ثانیاً کہا جاے کہ وہ کتاب جو الہام الہی سے دیگئی ہے اور وہ
مذہب جو خدا سے افشا ہوا ہے سو جواہرات بلکہ خزانہ شاہی سے بیش بہا ہے ایسی نعمت عظمی رکھنے کے
باعث متصرف کو لازم ہے کہ اپنی تمام قدرت معقول و معقول سے اسکی حفاظت کرے کیونکہ اگر مذہب کے بابت
جو اسکے پیران خاص ہے حفاظت کے لایق سمجھا جاوے سو غیر لوگ کیا کہینگے البتہ اسکے تضییع کے لایق
نہیں کہ اسپر نظر رکھے کوئی فی فہم اس سے کیا کم سمجھ سکتا غرض اگر کوئی مذہب معتبر و حقیقی ہو تو بہا کا سا
سے بڑھکر ہے کیونکہ ہماری زندگی بلکہ زندگی ابدی اسی سے ہے از بس باعث انسان اور شیاطین کے حملوں سے
ہوشیاری تمام محفوظ رکھا جاوے برعکس اسکے اگر معتبر و حقیقی نہو تو ہمارے قدموں تلے ہی مٹی سے کم بہا ہے

بلکہ زہر سے بھی مہلک تر ہے کیونکہ روح انسان کو نجات کے مقدمہ اہم میں فریب دیکر زیادہ غضب الٰہی کے گرفتار کرتا ہے
پس یہاں کیا وجہ معقول ہے کہ یہ ایک مذہب ناحق ٹھہرایا جاوے کیا سبب جو ایسے ہیں فاش ہوکر بے تغیر و مضرات
نہ کئے جاویں اور وہ جو بنیاد دین کو توڑکر انکی زندگی کو مٹی میں ملا دیتا کیا خالق و خلقت کی خدمت کو
بدرفتاری تمام نہ بجالانا ازیں باعث اگر اس رسالے سے تنبیہ پایا ہی سو مذہب مصنف سمجھے سر کہا معتبر
و حقیقی ہو تو محمدیاں متفق ہوکر فصاحت و بلاغت بلکہ حجت و حقیقت کے زور سے اسکی بطلان کو ثابت کریں
پس ایک محمدی جاننا چاہیے کہ رسالہ تنبیہ الکتب اگر باطل ہو تو صرف اپنے رد جاہل کی دعوے نہیں بلکہ
دعوی بھی کرتا ہے

۵ اس رسالے کو اقوام ہند کے ایک قوم فہیم کی دریافت کے لئے گذرانے میں مصنف مقیم
کے قابل و فاضل صاحبوں سے یہہ التماس کرتا ہی کہ وہ اور سب خدا ترس انگریز بہت سے سمجھتے ہیں کہ محمدیان صرف
اسے معتقد ہیں سو کتاب کے مضامین سے انجان نہیں رہتے ہیں بلکہ توریت و انجیل کے مطالب سے بھی چشم پوشی
اختیار کرتے ہیں سچ یہی کہ بہت سے محمدیان اس کتاب کے مضامین جسپر وے اعتقاد رکھتے اور اپنے ارواح کو
خطر میں ڈالتے ہیں بالکل واقف نہیں ہیں اگرچہ وہ کتاب چند سال سے ترجمہ ہوکر زبان ہندی میں لکھی جاتی
ہی تاہم اسکے خواندگان بہت کم نظر آتے ہیں حتی کہ اکثر محمدیان وہ حسین کو قبولتی اور اسکو ذکر تی سو بالکل
نہیں جانتے ہاں اس فرقے میں بہت تھوڑے پہچانتے ہیں کہ محمد مصطفی عیسوں میں مروج ہیں سو کتنے مقدس کو
کسقدر قبولتا ہی لہذا مصنف ایسے انجان لوگ کی اطلاع کے لئے یہاں قرآن کے چند منتخبات کو امثال
کے لکھا داخل کرنا مناسب جانا ہے اگر محمدیان قرآن کے اقرار و سے بالکل واقف نہیں تو بعید نہیں کہ کتب
مقدسہ کے مضامین سے بھی آگاہی نہیں رکھتے ہیں جو حق ہے کہ ان انگریزی ملکوں کے سوا جہاں چند نسخہ گرداں توریت

و انجیل کو درسگاہ سے رکھا پڑھتے ہیں یا فی محمدیان سمجھے گئے کتب باب اکثر پڑھنے کے لائق نہیں بلکہ ہی بچپن سے
سکھلائے گئے تھے سوالات کی ناراستی کو تحقیق کرنے کی خاطر واسطہ بالکل رکھتے نہیں ہیں خصوصاً نیچے آنیوالے
دو باتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں اول وہ روایت عام جو انہیں جاری ہے کہ زبور توریت کو منسوخ کرنے
نازل ہوئی انجیل زبور کو و قرآن انجیل کو ۔ دوم وہ تصور باطل و بے دلیل کہ کتب مقدس یہود و عیسیوں کے
ہاتھ سے تبدیل ہو کر نا معتبر ٹھہرے ہیں اگر وے ان کتب کے مطالب سے آگاہ ہوتے تو ایسے خیالات طفلی
کو ایک لحظہ نہ آنے دیتے مگر جب تک وے کتب مذکور سے انجان ہیں تب تک اعتراض کے سوائے ہر ایک سہو کو
اختیار کرینگے کیونکہ کلام الٰہی سو تحقیق کرنیکے لیے انکو واسطہ بالکل نہیں ہے جیسے کہ تاریکی میں ٹٹولتے رہینگے
بلکہ مرنیکے وقت بھی تاریکی میں گرفتار ہو کر مقام ابدیت میں داخل ہوونگے تاکہ وے دار العدالت الٰہی
جہاں خوشخبری نجات کام نہیں آتی بلکہ امید رحم منقطع ہے اقرار و شناخت کو پہنچیں محمدیوں کی یہ حالت لائق
افسوس ہونیکے باعث رسالہ تثلیثۃ الکتب ایکو قرآن سے دوسرا توریت انجیل سے چند دلایل گذارتا ہے
جن سے گو کہ نادر نظر آتا ہے تاہم معلوم ہوگا کہ قرآن سابق عیسائیوں کی معتبری کو ثابت کرتا ہے بلکہ محمد مصطفٰے
خود نجات عیسےٰ مسیح پر گواہ ہیں پس ناظر محمدی جانا چاہیے کہ رسالہ تثلیثۃ الکتب ان دعووں کو خوب ثابت
کریگا نہیں تو ہر ایک صاحب منصف مزاج کی حقارت کو قبول کریگا۔

یہاں اور ایک بات لائق فکر ہے اور وہ حقوق انسانی کہ آدم زاد سے آدم
زاد کو لازم ہیں سو انصاف کے باب میں ہے چنانچہ مختاری قلب حقوق انسان میں حق عزیز تر ہے جسکے ساتھ
مختاری جسم کا مقابلہ ہو کر صحیح معلوم ہوتی ہے اگر یہ نعمت بھی چھین جاوے تو روح انسان کیلئے صرف
محکومی کامل باقی رہیگی کیونکہ اگر روح اسکی عقل و دانش کے برعکس کار ضلالت میں مجبور کی جاوے تو اپنی حقارت

خاص میں گرفتار ہوتی ہے بلکہ خدا کے حضور میں زیادہ جواب دہ ٹھہرتی ہے اس سے آدمی اپنے ہمجنس پر کر سکتا
ہے صورتوں میں کوشش ہلکی ہے اما ہندوان بلکہ چند مسلمان بھی جو وقت انکے اقرار یا ہندوستان کلام
اللہ کو تحقیق کرنا شروع کرتے ہیں تو انکو روکنے کے لئے بدبختی سے صورتی تمام ستاتے ہیں اس سے زیادہ ظلم
و ستم ہے بلکہ کچھ بھی چیز آخر کار اس سے زیادہ لاحاصل و نکمی نہیں ہو سکتی وہ زبردستی ہے سو
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روز قیامت کوئی اپنے ہمجنس کا جوابدہ نہیں ہو سکیگا نہ خدا کو اسکی روح کی خاطر
کفارہ دے سکیگا چونکہ روز قیامت کوئی اپنے بھائی کے واسطے جوابدہ نہ ہو سکیگا بلکہ ہو سکے تو
وہ کبھی راضی ہووے حیات میں اسکو دلیل و حق شناسی حقیقت کے خلاف مجبور کرنا کیا تسر اللہم [illegible] ایسی
تعدی و زبردستی پر لعنت ہو یہ بت پرست کی علامت صحیح ہو سکتی ہے محمدی جو خدا کی پہچان کا فخر
کرتا ہے بلکہ تخت سماوی کو دیکھکر اسکے بیٹھنے والے کو عادل سمجھتا ہے سو اس سے دور ہووے وہ جو
اسطرح قاعدہ انصاف کے خلاف کرتا ہے کیا وہ سمجھتا ہے کہ آپ خود خدا کی عدل سے بچیگا علاوہ اپنے
ہمجنس سے اس حق عزیز کو چھین لینے سے بگڑ گوئی تمام دل میں بلکہ کہتا ہے کہ خدا عادل نہیں ہے کہ … گا
بلکہ حاکم جہاں اسکا بدلہ نہیں لیگا کیا۔

اما لائق لحاظ ہے کہ تواریخ و تجربہ بالاتفاق دکھلاتے ہیں کہ کلام الہ اور قدرت روح
القدس کے تعرض کرنے کے لئے ظلم و زبردستی کفایت نہیں کرتی ہے کلیسیا* مسیحی کے ابتدا میں شہنشاہان روم

* لفظ کلیسہ یونانی سخن ایکلیسیا سے نکلا ہے اور عموماً عبادتگاہ کے لئے استعمال
کیا جاتا ہے پر معنئ اصلی امت مسیحی ہے پس ناظر خوب یاد رکھا چاہئے کہ اس کتاب میں لفظ
مذکور کبھی عبادتگاہ کی خاطر نہیں بلکہ ہمیشہ اہل انجیل کی معنی پر مستعمل ہے

اُسپر کیجئے سو کثرتِ ظلم و زبردستی کی طرف ہم ایک لحظہ متوجہ ہو ویں کیا دیکھتے ہیں کہ ہزارہا بلکہ لاکھوں بیشمار
بت پرستوں کی عداوت سے بعذابِ شدید ہلاک ہوتے گئے تھے مگر وے ایسا جلد نمود ہوے کہ انکے پاک
کتبہ والوں کی سنگدلی خصومت انکو نیست و نابود کرنے کے لئے کفایت کی یہانتک کہ آخرش کلیسیے میں یہ معما
ٹھہرا بلکہ اُسی سے اعدائے کلیسیہ کی مذمت نکلتی تھی یعنے خونِ شہیدان موجبِ ترقی کلیسیا ہے پس سننیوالوں کو
معلوم ہوا چاہیے کہ کتابِ تثلیثہ الکتب انکو یہہ عبرت دیتی ہی کہ وے یقیناً خدا سے اپنے ظلم و تعدی کا بدلہ
پاوینگے مگر اثنا میں انکی عداوت کلام اللہ و قدرتِ روح القدس٭ کو روکنے نپاویگی۔

۷۔ انصرام میں مصنف محمدیان پاریکیں کے روبرو پہنچے آنیوالی بات کو
جو انکی فکر و تامل کے لایق ہی سو گذرا چاہتا ہی یعنے جیسا دنیا میں شناخت سے قدرتِ بشر آتی ویسا ہی
کارہائے روحانی میں بھی ثابت ہوتی ہی پس کارندے نبوی ہیں ایک لحظہ اسکی قدرت پر نظر رکھیں مثلاً
جس وقت کہ شناخت سے ولایتی جہاز اپنے تیز رو دخانی جہازوں میں بیٹھکر تھوڑے عرصے میں دنیا کے اطراف
چلے جاتے ہیں ملاحان اپنے کمر سوں کو بدقتِ تمام اپنے کنارے پر لاتے ہیں سو جو ہم دھکیلاتے تھے میں
حالانکہ شناخت سے اہلِ انگلستان بذریعہ تارِ برقی صدہا کوس بلکہ دریا کے اندر ہزارہا میل تک ایک آن
کی آنمیں پیغام بھیجتے ہیں اکثر گروہ ہند اب تک یہ تجربہ کرنا نہیں جانتے ہیں شناخت سے ہی ستارگان میں ان میں نوالے
سیر دیکھا ہو جاتے اور عجائباتِ برجِ سماوی تلاش کئے جاکر پہچانے جاتے ہیں اسیطور سے کلامِ الہام کی شناخت
سے یہود کی بت پرستی و مکرِ اماموں و دروغِ انبیائے ناحق مفہوم ہوتا ہی بلکہ خدا کے فضل و کرم سے روح

٭ روح القدس تثلیث المقدس کی تیسری ذاتِ پاک ہی اور وہ وہی ہی جو انبیا پر کلام
کو نازل کیا بلکہ اپنی قدرتِ الٰہیہ سے اس کلام کو دلِ انسان میں مؤثر کرتا ہی

انسان بخشائش عصیان و نعمت حیاتِ ابدی کو حاصل کرتی ہے پس اللہ تعالیٰ روحِ انسانی کی نجات کے لئے جو
وانبیائے عیسائی و عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے فرمایا کیا ہے سو تعلیمات کے بابت محمدیان کیون جہالت اختیار کرتے
ہیں خدا نخواستہ کہ آئندہ بھی ہو مبادا کہ وے خود اختیار کئے سو جہالت کے باعث زیادہ غضب میں
گرفتار ہو جاویں پس سارے محمدیان جنکے ہاتھونمیں رسالۂ تثلیثہ الکتب آویگا جاننا چاہئے کہ یہہ کتاب کسی کو
ایسی ترغیب نہیں دیتی ہے کہ اسکے کسی مسئلے کو اندھے پنے سے قبول کرے پر کتاب مذکور دوستانہ پیام سبکے سبھا
محمدیوں سے مجوز ہو کر کہتی ہے کہ وے نجات کے مقدمے کے بابت اللہ تعالیٰ افشا کیا ہے سو ہر ایک حقیقت
کو بصحتِ تمام تحقیق کریں ایسا کرنے سے وے عیسویوں اور محمدیوں میں جاری ہے سو بحث کا انفصال
کرنیکے لئے شہادتِ معقول جو انکو آگے کبھی میسر نہ آئی تھی پاوینگے اور خدا کے فضل سے نجات کی نعمتِ عظیم
سے محروم نہ ہووین

اب رسالۂ تثلیثہ الکتب کے ناظرین کو حفاظت و شفقتِ ایزد تعالیٰ پر سونپ کر مصنف بعجز و نیاز
و بجبرِ تمام انکے لئے روح القدس کی تائید ✝ و ہدایت کا منتظر رہتا ہے کیونکہ فقط اُسکی تائید سے کلام الروح
انسانی نجات کے لئے موثر کیا جاتا ہے۔

✝ قدرتِ روح القدس کے بغیر کسی کا دل ملایم ہوکر ہدایتِ توبہ و نعمتِ ایمان نہیں پاتا۔

پہلا باب

نجاتِ اصلی الٰہی کی بے تبدیلی اور بے نقصانی کی علامتِ قطعی کے بیان میں نیز محمدیوں میں جاری
ہی سو براینکہ تعلیماتِ توریت ✤ قرآن سے منسوخ ہو گئے ہیں یا باطل ثابت ہونے کے بیان میں

خدائے واحد و لاشریک کی عبادت کرنے والے فرقوں کے تین کتابیں ہیں یعنے توریت و انجیل و قرآن
اُن میں سے ہر ایک کتاب کا یہی دعوی ہے کہ بنی مخلوق اللہ کو معبود حقیقی کی حقیقت سکھلاکے وہ راہِ نجات کی معرفت
سے خدا گنہگاروں کو بخشکر بہشت میں داخل کرتا ہے سو دکھلاتی ہوں۔ توریت عبرانیوں کی کتاب ہے
انجیل معہ توریت کتاب عیسویان ہے اور قرآن مسلمانوں کی۔ اُن فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ بجرأت تمام
مباحثہ کرکے کہتا ہے کہ اپنی کتاب حق ہے بلکہ الہامِ الٰہی سے دی گئی تھی پر اُن کتب میں سے ایک کتاب دوسری
کے ساتھ عینِ اختلاف رکھنے کے باعث واضح ہے کہ وے سب کے سب الہامِ الٰہی سے نہیں ہو سکتے کیونکہ
اللہ تعالے مبدائے مختلفات نہیں بلکہ چشمہ فضل و کرم ہے سو یہہ مقدمات انکی روحِ لایزال کی نجات سے

✤ یہ تعلیمات زبور و کتبِ انبیا و انجیل سے قایم و استوار کئے جانے سے ظاہر ہی کہ انکے
منسوخ ہونیکے باب میں محمدی باکرتے ہیں سو دعوے صرف فخر کے باعث ہو سکتا ہے

منسوب ہونیکے باعث ہم اُمید رکھتے ہیں کہ نیچے انیوالے سوالوں کی دریافت محمدیوں کو دلکش ہوگی یعنے ان
کتب میں سے کونسی کتاب باطل بلکہ نجات روح کی خاطر کونسی کتاب بنی آدم کی ہادی حقیقی ہے۔

اس سوال کے جواب راست پر لکو کہا خلق اللہ کی خوبی ابدی متعلق ہونے
سے مباحثہ بعجز و نیاز آغاز کیا جاوے یہہ مقدمہ ایسا سنجیدہ ہی کہ جسمیں خفا ہو کر بیہودہ گوئی کرنا بالکل
مناسب نہیں اور وہ جو حماقت کو کام فرما کر سے جھگڑا کرے سو آخرش دیکھیگا کہ خود اپنی روح کی ضرر
و تباہی ابدی اختیار کیا ہی غرض اگر خدا کا گناہ کرنا مقام خوف و خطر ہی اور خدا تعالی بے بخشا گنہگاروں
کا انصاف کر کے فتوی شدید ٹھہرایگا اور شریروں کی خاطر اسفل السافلین تیار ہی جسمیں وے یقیناً سزا
دیے جاوینگے اور گرفتار تاریکی ہونگے اور آفتاب اُمید کا شعاع کبھی اُنکے لیے نہ پہونچیگا اور ابد تک نالہ
وزاری اور دانت چابنے کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہیگا بس یقین ہی کہ اوپر ٹھہرائی سوال پر جھگڑا
کرنا بالکل غیر مناسب ہی بلکہ بعجز ہوشیاری تمام دریافت کرنے و شوق دل سے ہدایت چاہنے کے دوسری
کوئی حرکت بجا نہیں اے پروردگار ہر ایک حقیقت جو میری سمجھہ میں نہیں آتی ہی تو سکھلا تیرے روح القدس
کی تجلی سے مجھے روشن کر اپنا ملک و راز نجات کو مجھ پر ظاہر کر کے دم اخیر تک راہ راست پر ہدایت کر

حجت بے فائدہ کو روکنے بلکہ اوپر ٹھہرائی سوال کا جواب راست حاصل کرنے
کے لئے ہر ایک طالب فہیم معلوم کریگا کہ حجتیوں کی ہدایت کے لئے نیچے آنیوالے تین قاعدے کو ٹھہرانا لازم ملزوم
ہی۔

اسنجات کے مقدمہ اہم میں شہادت معتبر یا دلیل معقول کے بغیر کوئی بات قبول نکی جاویگی
۲ شہادات الہی کامل ہونے کے باعث علانیہ ظاہر ہو کر دلائل قطعی ٹھہرائے جاوینگے۔

۳- نجات کے مقدمہ میں تعلیم سے نہ بلکہ شہادات الٰہی سے خلاف کسی ہی تعلیم جھوٹی اور ساختہ انسانی ٹھہرائی جائیگی۔

ہمکو یقین ہے کہ ناظرین الکتب کا ہر ایک ناظر ہوشیار ان قواعد معقول کے مطابق فیصلہ کرنے پر راضی ہوگا بلکہ یاد رکھیگا کہ چند روز کے بعد ہم سبکو تخت الٰہی کے روبرو حاضر ہونا پڑیگا صرف اسلئے نہیں کہ اپنے جسمانی گناہوں کے جوابدہ ہوں بلکہ خدا ہمکو دیا ہے سو اُنکی کے قابوؤں کی حقارت دیویں وے جو اسکو دیئے گئے تھے سو کو قابوؤں کی حقارت کرکے کلام اللہ کے عوض روایات انسانی کو اختیار کیا ہے بلکہ خدا کی ہر ایک عبرت کے برعکس روشنی سے تاریکی کو و حیات ابدی سے موت کو قبول کیا ہے سو اس روز اپنے کو مقام خوفناک میں دیکھیگا وہ شخص یقیناً اپنی مغروری و ضد کا ثمرہ تلخ بکثرت پاویگا بلکہ دوزخ میں اپنے رفیقوں سے زیادہ اعتراف کریگا کہ میں عمداً و قصداً اپنا خون اپنی گردن پر لیا ہوں

اب ہم اوپر ٹھہرے سو قواعد کے بموجب مقالات مفصلہ جو ہر ایک محمدی حق شناس کو معاً قبول کرنا پڑیگا سو گذارش کرکے بحث کو شروع کرینگے ہم ان مقالوں میں سے ہر ایک پر ایک وجہ معقول بلا کر ان سبکو قرآن کہلاتی ہے سو کتاب سے ثابت کرینگے پس مفصلہ مقالے نیچے مذکور ہوئے ہیں

عیسائیوں و محمدیان بالاتفاق اعتراف کرتے ہیں کہ کتب موسوی ✝ کلام الٰہی ہیں پس وے کتب مناظرہ میں سب سے قدیم ہونے کے باعث بضرور نجات اصلی الٰہ انمیں مشتمل ہونا چاہیئے۔

اول دلیل یہہ ہے کہ بنی آدم حسب ان نوں میں عاصی ہیں وے ابتداء سے گنہگار و محتاج نجات تھے لہذا عیسا

✝ توریت کے پنج کتاب اول کتب موسوی ہیں

میں کلام کو وفا کرنے سے خدا کا ارادہ جیسا اب ہی ویسا ہی ابتدا میں تھا یعنے کہ ارواحِ انسان راہِ نجات پر

ہدایت پاویں پس معلوم ہوتا ہی کہ کتبِ موسوی میں نجاتِ اصلی الہٰی مندرج ہی

۳ کتبِ موسوی میں جو فرما ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الٰہیہ تبدیل یا کبھی منسوخ ہو سکتی

۳ دلیل یہہ ہی کہ ارادۂ الٰہی بلا تغیر ہی خدا اپنے سارے ارادات کو دانائی کامل کے مطابق ٹھہراکر انکو تبدیل

کرنے سے اپنی دانائی کی کاملیت پر الزام نقص نہیں لیتا ہی پس وہ کتبِ موسوی میں فرما ہوئی ہی سو نجات

اصلی کو دانائی کامل کے مطابق ٹھہراکر اسکو تبدیل یا منسوخ کرنے سے اپنی دانائی کی کاملیت پر الزام نقص لگا

۳ کتبِ موسوی میں فرما ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہٰ قابلِ تبدیل نہ ہونے سے نبی برحق کی علامتِ

قطعی یہی ہی کہ وہ اس نجات سے متفق ہو۔

۳ دلیل یہہ ہی کہ جو کچھ خدا سے نازل ہوتا ہی بضرور اسکے کلام سے موافقت رکھتا ہی لہٰذا اگر کوئی

شخص الہامِ الٰہی سے ذکرِ نجات کرے تو اسکی شہادت البتہ کتبِ موسوی میں فرما ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہٰ

سے موافقت رکھیگی۔

۴ کتبِ موسوی میں فرما ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہٰ قابلِ تبدیل نہ ہونے سے نبی ناحق کی علامتِ کامل یہی

ہی کہ اسکی تعلیم اس نجات سے مختلف ہو۔

۴ دلیل یہہ ہی کہ جو کچھ خدا سے نازل ہوتا ہی بضرور اسکے کلام سے موافقت رکھتا ہی پس واضح ہی

کہ اگر کوئی شخص الہام کا دعوی کرے اور اسکی تعلیم کتبِ موسوی میں فرما ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہٰ سے

مختلف ہو تو علامتِ ناحق رکھتی ہی بلکہ جعلی ثابت ہونے کے لئے اور کوئی دلیل ضرور نہیں ہی

۵ عہدِ موسیٰ سے انبیا کے وقت جدے جدے فرقے ہوئے ہیں جو مقدمۂ نجات میں الہامِ الٰہی سے تعلیم کرنیکا دعوی

گئے ہیں یعنے عبرانی و اعرابی۔

۵۔ دلیل یہہ ہی کہ اُن دو فرقوں کے تحریرات آجکے روز تک موجود ہیں چنانچہ فرقۂ اول کے کتب توریت انجیل
کہلاتے ہیں و فرقۂ دوم کی کتاب قرآن ملقب ہی اُن کتب کو آزمایش کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مقصد
نجات میں یہہ دو فرقے الہام الٰہی سے تعلیم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں

۶۔ اِن دو فرقوں میں پہلا یعنے انبیائے عبرانی کتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الٰہ سے عین متفق
ہیں لہذا وے سب کے سب الہامِ الٰہی کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں

۶۔ دلیل یہہ ہی کہ انکے تحریرات کو کتبِ موسوی کے ساتھ مقابلہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وے
ان کتب سے موافقت رکھتے ہیں علاوہ ان انبیا کے کتب سب کو میسر ہونے کے باعث طالبِ حق بار اُنکا
پڑھنے سے سچائی کو تحقیق کر سکتا ہی پس انبیائے عبرانی کتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ
اصلی الٰہ سے موافقتِ کامل رہنے کے باعث جو ثابت ہوتا ہی کہ وے سب کے سب الہام کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں

۷۔ فرقۂ ثانی کا نبی عربستان کتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الٰہ سے صرف متفق نہیں بلکہ بتاکید
تمام انکار کرتا ہی لہذا الہامِ الٰہی کی علامتِ صحیح بالکل نہیں رکھتا ہی۔

۷۔ دلیل یہہ ہی کہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب کو سرسری آزمایش کرنے سے ظاہر ہی کہ نجات کے بابمیں اسکی
تعلیم تعلیماتِ موسیٰ سے بالکل مختلف ہی پس فرقان کتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الٰہ سے اختلافِ
کامل رکھنے کے باعث واضح ہی کہ محمد مصطفیٰ نبی عربستان بشر لا الہام ہی اگر صاف پوچھے تو بالحق
اوپر تحریر کئے گئے سو سات مقالے ایسے سلیس اور قابلِ فہم ہیں کہ ہر ایک
بچہ بھی انکو سمجھہ سکتا بلکہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص با حواس ان سے منکر ہو جاوے انکو ایسے اختصار سے لکھنے کا

سبب یہہ ہی کہ پڑہنے والا دیکھتے ہی باسانی تمام قایل ہو جاوے اب محمدیوں کی تعلیم کی خاطر ہم اُن ساتوں باتوں میں سے ہر ایک کو قرآن کے مضامین سے ثابت کرینگے۔

ناظرِ محمدی دیکھا چاہیے کہ موسے جو کلام الہ کا پہلا لکھنے والا ہی سو پیدایشِ عالم کے بعد ۲۵۰۹ ویں سال میں بحکم الہی بنی اسرایل کو مصر سے نکالکر بحرِ قلزم میں سے بیابانِ عرب میں سیری کیا جس میں اللہ تعالی اُسکو کوہِ طور پر آنیکا حکم کیا وہاں ابر و جلال کے بیچ حضورِ خدا میں بیس دن تک رہا اُس عرصے میں اللہ تعالی اُسکی تعمیر کو پوری کرنے بلکہ قصدِ الکتبِ انجام کو پہنچانیکے لیے جیسا مناسب جانا ویسا سکھلایا۔ یہہ سبب اِس نعمت کے وہ کتاب ابتدائے کائنات یعنے کتاب پیدایش کو لکھنے کے لایق ہوگیا وہ شخص اول تھا جو روح القدس کے الہام سے کلام الہ کو مرقوم کیا مگر اُسکے سبب سے خوب واضح ہی کہ وہ پیغمبرِ اول نہیں تھا کتاب پیدایش کہلاتی ہی کہ اُسکے عہد کے آگے نوح و اسحاق و یعقوب خدا کے نام سے پیشگوئی کئے تھے پر اُنھوں کے پیشگوئیاں عہدِ موسے تلک نہ لکھے گئے تھے پس زمانہ موسے کے قبل کوئی تحریر آیت سماوی نہیں تھی علاوہ کتب موسوی میں بلکہ بہت پیغمبروں کے آگے ہم دوسرے کسی نبی کی بابت نہیں جانتے جو کتاب لکھے ہیں یہود جو عہدِ محمد کے قبل ۲۰۰۰ برس تک رہے تو بلکہ عیسایون جو زمانہ محمد کے آگے ۶۰۰ سال انجیل کو رکھتے تھے موسے کے پیشتر کوئی کلام الہ کا لکھنے والا تھا سو نہیں قبول کرتے ہیں اور محمد بھی قرآن کے اکثر مقاموں میں اعتراف کرتا ہی کہ اپنے عہد کے قبل کلام الہ انہیں قوموں میں مروج تھا چنانچہ وہ یہود پر نبوت کے دعوے کو رد کرنے کے باعث بہ سختی تمام حرف دھر کر فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں کہتا ہی یعنے اُنمیں سے جنکو کتاب دی گئی تھی بہت سے ہیں جو چاہتے ہیں کہ تم ایمان لانے بعد پھر بے ایمان کریں اُسی میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے یقیناً گو کہ تو اُن لوگ کو جنہیں کتاب دی گئی تھی ہر طرح کی نشان

بتلاوے تاہم جو اسے بتیرا قبلہ قبول کرینگے تو انکا قبلہ قبول کریگا ۔ اسی بابت پیرو دوسرے کئی آیات موجود
ہیں مگر ان اعتراضوں سے درگذر کر کے یقین ہے کہ فرقان کتب موسوی کے بہت منتخبات سے بنایا گیا ہے بلکہ
ظاہر ہے کہ محمد ان منتخبوں کے وسیلے سے اپنے تئیں اطراف کے نادان عربوں میں پیغمبر کر کے سکھا دکھلاتا تھا
چنانچہ موسیٰ کو وہ طور پر غیب ہوا اسوقت ہی اہل بچھڑا بنا کے پرستش کرنے لگے گناہ کا بیان کر کے
وہ فرقان کے ۲۰ ویں سورہ میں یوں کہتا ہے یعنی اے نبی ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ای محمد بعض باتیں جو قبل گذر گئے
تھے بلکہ ہم تجھے ہمارے یہاں سے ایک نصیحت دیتے ہیں ظاہر ہے کہ یہہ فقرہ صرف فریب دینے کی خاطر تصنیف
ہوا تھا کیونکہ بچھڑے کا ماجرا بلکہ اور بہت سے منتخبات بھی کتب موسوی سے لے لیا تھا ۔ سوائے اسکے یہہ بات
بھی خوب دیکھنے کے لائق ہے کہ محمد عہد موسیٰ کے قبل کسی کتاب آسمانی سے آیات کو انتخاب نہیں کر سکتا ہے بلکہ
کتب موسوی میں جو کہ ہیں پیغمبروں کے سوائے دوسرے کسی نبی کا ذکر نہیں کر سکتا ۔ فرقان کا سرسری پڑھنے
والا بھی تاڑ لیگا کہ ادریس و نوح انبیائے اول ہیں جنکے باب میں محمد ذکر کرتا ہے ۔ پس یوں کہا جاوے کہ موسیٰ پیغمبر اصلی
ہے جس سے آغاز آگہی الہی پہنچی ہے کہ وہ خود پہلا نبی تھا مگر اسکے کتب پہلے ہیں جن میں اسکے عہد کے آگے نازل
ہوئے تھے سو نبوت کی باتیں لکھے گئے ہیں پس ہم ابتک ٹھہراتے ہیں کہ اوپر بتلائی گئی معنی کے موافق موسیٰ
ساری نبوت کا اصل بزرگ ہے

موسیٰ کائنات کا تواریخ دان اور ساری نبوت کا اصل بزرگ ہونے سے ہم دیکھتے ہیں
کہ فرقان میں وہ بعزت تمام مذکور ہوا ہے ۔ فی الحقیقت فرقان کتب موسوی کے منتخبات سے نصف بنایا جانے
بلکہ اسکے دھمکیاں بھی موسیٰ کے حقارت کرنیوالوں پر آئے سو بلیات کے ذکر سے مستحکم ہوتے ہیں اگر محمد موسیٰ
کا ادب کرتا تو خیر ہوتا ۔ الغرض نادان عربوں میں محمد پیغمبر خدا ہونیکا دعوی کر کے بلکہ خدا موسیٰ کے نام سے

نازل کیا تھا سو بلیان نے عبد المسیح انکو قرآنکے واسطے بتلانے سے ضرور ہوا کہ وہ موسیٰ کی تعریف کرے
چنانچہ فرقان کے ۲ ویں سورہ میں موسیٰ کے بابمیں یوں لکھا ہوا ہی یعنے مذکور حواریوں کے بعد ہم نے موسیٰ کو بھیجا
نشانیوں کے ساتھہ فرعون اور اسکے شہزادوں کے پاس بھیجے اسی سورہ میں اور ایک آیت بھی ہی یعنے
اللہ تعالے نے کہا اے موسیٰ میں اپنے کاموں سے بلکہ تیرے ساتھہ کلام کرنے سے تجھے سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت دی
کیا ہوں جو کچھہ کہ میں لاتا ہوں اسکو قبول کر اور تو بھی شاکرین کا ایک ہو۔ ۱۹ ویں سورہ میں بھی لکھا ہی
موسیٰ کو قرآن میں یاد رکھہ کیونکہ وہ صادق و رسول بلکہ حواری و نبی بھی تھا۔ اسی طرح بلکہ اور بہی
مذکور ہوا ہی سو وجہ سے محمد موسیٰ کو خدا کا شارع قرار دیکر فرقان کے بہت سے آیاتمیں وہی شارع خدا
سے حاصل کیا کتاب شریعت کی فضیلت پر شاہدی دیتا ہی چنانچہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا
ہی یعنے کہہ موسیٰ لایا کتاب جو آدمیوں کے واسطے نور و ہدایت ہی اور جو تم (یعنے یہود) کاغذوں پر
لکھکر بعض باتوں کو مشہور کرتے اور بعض چھپا رکھتے ہیں سو کون نازل کیا۔ اور تم محمد سے وہی جو نہ
تم نہ تمہارے باپ دادے جانتے سکھلائے گئے ہیں کہہ خدا اسکو نازل کیا۔ فرقان کے دوسرے سورہ میں بھی
لکھا ہوا ہی جبکہ ہم موسیٰ کو کتاب توریت جو نیکی و بدی کے درمیان امتیاز کرنیوالی ہی عطا کیے کہ شاید
تم ہدایت پاویں مگر محمد کتاب توریت کی فضیلت پر صرف شاہدی نہیں دیتا بلکہ وہ کتاب رحم و شفقت
الٰہ کو بتلانے کی خاطر نازل ہوئی تھی سو اقرار کرتا ہی لہذا معلوم ہوا کہ اسمیں نجات اصلی الٰہ مندرج ہی —
کیونکہ جب تو کہا گیا کہ کتاب توریت نازل ہوئی ہمراہ ہدایت و رحم خدا سے عطا ہوئی تھی وہ بات ایسی ہی جیسا
کہا گیا کہ اسمیں نجات اصلی الٰہ مشتمل ہی اس بات کے ثبوت میں دیکھا چاہئے کہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی
یعنے ہم بھی موسیٰ کو کتاب توریت دیئے ہیں جو درست چلنے والوں کا قاعدہ کامل ہی اور سب ضروری باتونکا

فرمان ہی ہی بلکہ ہدایت و رحم ہی تاکہ بنی اسرائیل اپنے خداوند کا احسان یاد کریں۔ فرقان کے ۲۸ ویں سورہ میں بھی
لکھا ہوا ہی اور ہم نے موسیٰ کو وہ اگلے پیغمبروں کو ہلاک کئے بعد کتاب توریت دئے تاکہ آدمیوں کے دل کو روشن
کرے بلکہ ہدایت و رحم کے واسطے کہ شاید وے تامل کریں۔ قرآن کے ان سارے آیات سے صاف معلوم ہوگا کہ
محمد قبول کرتا تھا کہ موسیٰ خدا کا بندہ حقیقی تھا بلکہ خدا اسکو دیا تھا کتاب توریت نہ صرف فرمانبرداری کے لئے
نہیں بلکہ راہ رحم و شفقت پر ہدایت کرنے کی خاطر بھی جن اقراروں سے واضح ہی کہ محمد ہمارے پہلے مقالے میں کہہ آئے
گئی ہی سو بات کو یعنی کہ کتب موسوی میں نجات اصلی الہ مندرج ہی بخوبی تمام تقویت دیتا ہی پس ایک محمدی کو
جاننا چاہیے کہ اگر وہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب کا معتقد ہو تو لازم ہی کہ اس کتاب کی تعلیم کے موافق بھی ایمان
لاوے کہ موسیٰ صرف خدا کا پیغمبر حقیقی نہیں بلکہ اسکے کتب میں نجات اصلی الہ مندرج ہی

یہاں تک ہمنے تین باتیں بتلائے گئے ہیں اول یہہ کہ موسیٰ نبوت کا اصل بزرگ
ہی جسکے کتب سے تمام علم حقیقت آغاز ہوتا ہی دوم یہہ کہ اسکو خدا سے دی گئی تھی کتاب توریت نجات اصلی
الہ کی افشا کرنیوالی ہی سیوم یہہ کہ محمد فرقان میں ان سچائیوں کا مقر ہو کر ظاہری طور سے موسیٰ کا اقرار
کرتا ہی پس ناظر محمدی تا بنا کا لحاظ کیا چاہئے کہ فرقان بہت سے آیات میں اقرار کرتا ہی کہ کلام خدا جو انبیائے
صادق سے پہنچا ہی سو مبتدل نہیں ہو سکتا چنانچہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں لکھا ہوا ہی یعنے تیرے آگے پیغمبر
جھٹلائے گئے تھے لیکن وے اپنے خود جھٹلائے جانے اور ستائے جانے پر صبوری کئے یہاں تک کہ ہماری کمک انکو
پہنچی کیونکہ کوئی بھی نہیں جو خدا کے کلمات کو بدلا سکتا ۔ ۱۸ سورہ میں دوسری ایک آیت یہہ ہی یعنے تیرے
خداوند کے کلمات حقیقت و انصاف میں کامل ہیں کوئی نہیں ہی جو اسکے کلمات کو بدلا سکے وہ سنتا اور
جانتا ہی ۱۰ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی کلمات خدا میں تغیر و تبدل نہیں ہی ۱۸ ویں سورہ میں بھی یوں

لکھا ہوا ہی یعنے تیرے خداوند کی کتاب ... جو تجھے فتا ہوا ہی سو یہہ کوئی نہیں جسکو قدرت ہی کہ اسکے

کلمات کو بدلا سکے۔ یہاں چار صاف صاف اعتراف موجود ہیں پہلا یہہ کہ نہ کوئی خدا فرمان الہی کو فت کئے بعد

کوئی بھی فرمان کو نہیں بدلا سکتا دوسرا یہہ کہ کلام خدا کامل ہی بلکہ کامل ہونے سے کبھی نہیں ٹلتا تیسرا یہہ

عدم تبدل کلام خدا کی صفت اصلی ہی چوتھا یہہ کہ کلام خدا تعلیم انسان کے لئے دیا گیا ہی نہ کہ بدل لینے کے لئے

ان سارے اقراروں سے یہہ بات ثابت ہوئی ہی کہ کتب موسوی میں الہام الہی ہے افتا ہوئی ہی سو نجات

اصلی الدستل ہونے کے پیشتر آفتاب و مہتاب فانی ہوا چاہیئے پس ظاہر ہی کہ ہم اپنے دوسرے مقالے میں ٹھہرائے

سو بات یعنے کتب موسوی میں فتا ہوئی ہی سو نجات اصلی الدستبدیل پا سکتی نہ منسوخ ہو سکتی قرآن سے صاف

صاف ثابت ہوتی ہی۔

ناظر محمدی تا انتہا بڑی ہوشیاری سے نیچے آنیوالے دو باتوں پر لحاظ رکھا چاہیئے اول

یہہ کہ محمد نے معجزات تمام خود ہمارے تینوں مقالے میں مذکور ہی سو علامت نبی برحق رکھنے کا دعوی کیا کرتا تھا دوم

یہہ کہ ہمیشہ اُسکو فکر و اندیشہ تھا تا کہ آپ ہمارے چوتھے مقالے میں ذکر ہوئی ہی سو علامت نبوت ناحق رکھتا تھا سو

نہ سمجھا جاوے کہہ سکتے ہیں کہ یہہ فکر و اندیشہ اُن جاہل عربوں کی مخالفت سے جو اُسپر ایمان لا کر ستاتے تھے سو

نہیں تھا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ وے کلام خدا سے آگاہ نہ ہو کر اسکے دعوی ناحق کو تشخیص کرنیکی قدرت

نہ رکھتے تھے مگر یہہ فکر و اندیشہ مخالفت یہود سے تھا جو صرف اسپر ایمان نہ لائے بلکہ بہ نفرت تمام اسکے

دعوے کی حقارت کرتے تھے اسکو خوب معلوم تھا کہ وے زیادہ موسے کے کلام خدا کے محافظ ہو کر اسکو

باآسانی تمام فاش کر سکتے تھے۔ فی الحقیقت وے مدام ویسا ہی کرتے آئے تھے اور یہ باعث وہ ان سے ایسا کینہ

اور بغض پیدا کیا کہ زیر سماہی سو دوسرے کسی قوم سے نہ رکھتا تھا لہذا ہم قرآن کے اکثر مقاموں میں دیکھتے ہیں

کہ جس وقت محمدؐ قوم مذکور سے کے بابیں ذکر کرتا ہی تو بد بختی تمام ملامت کرتا کیونکہ وے اسکے پہلے سے بائبل پہنچی تھی سو
تعلیم پر ایمان نہ لائے باوجودیکہ وہ بحرارت تمام دعوی کرتا تھا کہ وہی تعلیم موسے اور دوسرے انبیاؤں پر
نازل ہوا تھا سو کلام کو تقویت دیتی تھی پر تو بھی سرگرمی سے اس دعوے کو ٹھہراتا تھا بلکہ اسکو ٹھہرانے
سے اپنی ہمارے پچھلے مقالے میں کو یہ سب علامت نبوت کا حق سے بچانے کی خاطر کوشش کرتا تھا سو
اب کان دھر کر سنو چنانچہ فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اے بنی اسرائیل میری مہربانی جس
میں تمکو سربلند کیا یاد رکھو اور میرے ساتھ تمہارا عہد ادا کرو اور میں اپنا عہد تم سے بجا لاؤنگا اور میری
تعظیم کرو اور میں نازل کیا ہوں وہی جو تم رکھتے ہیں سو کلام کو اثبات کرتی ہی ایمان لاؤ اور منکروں میں
سے پہلے مت ہو ۔ سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اور جس وقت کہ اللہ تعالے سے انکو ایک کتاب آئی جو وے رکھتے
تھے سو کتاب کو اثبات کرتی تھی اگرچہ وے منکروں کے خلاف کمک کی خاطر دعا مانگتے تھے تاہم جب وہ کتاب
جسکو وے خدا کی کتاب جانتے انکے پاس آئی ایمان نہ لائے ۔ سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے جس وقت کہ کوئی
انسے کہتا ہی کہ خدا اتارا کیا سو کلام پر ایمان لاؤ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنے پر نازل ہوا ہی سو کلام پر ایمان لاتے
ہیں اور جو اسکے بعد نازل ہوا ہی سو دگر نہ باوجودیکہ وہ حق ہی بلکہ وے رکھتے ہیں سو کتاب کو اثبات کرتا
ہی ۔ سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے کہہ جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہی کیونکہ وہ خدا کے حکم سے تیرے دلپر
قرآن کو اگلے افشا ہوا تھا سو کلام کو اثبات کرنے کے لئے نازل کیا بلکہ ایمانداروں کی خاطر ہدایت و خوشخبری ہی
جو کوئی خدا کا یا اسکے فرشتوں کا یا اسکے حواریوں کا دشمن ہی یقیناً خدا بھی منکروں کا دشمن ہی ۔ سورہ میں
اور ایک آیت یہہ ہی یعنے اور جس وقت کہ وے رکھتے تھے سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے انکے پاس خدا کی طرف
سے حواری آیا انہیں سے تھوڑے جنکو کتاب دی گئی تھی کتاب اللہ کو نہ جانے سر کھا اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیتے

تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے خدا کے سوائے کوئی خدا نہیں وہ زندہ و قایم بالذات ہے وہ کتاب
قرآن کو معہ حقیقت اسکے آگے ہوئی سو کتاب کو اثبات کرنے کے لیے تجھہ پر نازل کیا ہے کیونکہ وہ آگے ہی توریت
و انجیل کو مدایت انسان کے لئے نازل کیا تھا اور وہ فرقان بھی نازل کیا ہے ٭ ۵ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا
ہوا ہے اے لوگو جنکو کتاب دی گئی ہے جو ہم نے نازل کئے سو تمہی پر جو تم رکھتے ہیں سو کتاب کو اثبات کرتی ہے
ایمان لاؤ پیشتر اسکے کہ ہم تمہارے صورتوں کو ضایع کرکے گدی کی سے کھینچیں ۶ ویں سورہ میں بھی اور ایک
آیت ہے یعنے یہہ کتاب جو ہم نے اسکے آگے ہوئی تھی سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے نازل کئے ہیں سو مبارک ہے
اور تجھے وہی گئی ہے تاکہ تو دار الحکومت مکہ اور اسکے اطراف ہیں سو لوگ ہیں وعظ کرے ۱۰ ویں سورہ میں
بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہہ قرآن خدا کے سوائے کسی سے تصنیف نہیں ہو سکتا مگر اسکے پیشتر ہوئی تھی سو
وہی کا اثبات کرنیوالا ایک کتاب کا بیان کرنیوالا ہے اسمیں کچھ شک نہیں بلکہ خداوند جہان کی طرف سے نازل ہے
۱۲ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے قرآن کوئی ایجاد نقل نہیں ہے مگر اسکے آگے ہاتھ ہوئی تھی سو
کتاب کا اثبات کرنیوالا ہے اور ہر ایک بات ضروری کا بیان کرنیوالا بلکہ ایمانداروں کے لئے ہادی و
رحم کرنیوالا ہے ان سارے آیات سے واضح ہوگا کہ قرآن کتب مقدسہ کو منسوخ کرنے کا دعوی کرکے قایم
و اثبات کرنے کا دعوی کرتا ہے پس یہ دو باتیں یعنے قایم کرنا اور منسوخ کرنا ایکدیگر مقابل ہوتے
ظاہر ہے کہ اگر قرآن کتب مقدسہ کا قایم کرنیوالا ہے تو انکا منسوخ کرنیوالا نہیں ہو سکتا ہے بعکس اسکے اگر
قرآن فی الحقیقت کتب مذکور کا منسوخ کرنیوالا ہو تو انکا قایم و اثبات کرنیوالا ہونا غیر ممکن ہے
ہم اوپر تحریر کئے ہوئے سارے آیات فرقان کو اسکی اصل سے انتخاب کئے ہیں تا کہ

٭ لفظ فرقان کے معنے ہیں یعنے نیکی و بدی میں فرق بتلانے والی کتاب

محمد مصطفیٰ اپنی تعلیم و دعویٰ تعلیمات موسیٰ و انبیاء عبرانی کے خلاف ثابت ہونے کے لئے کس قدر فکر و اندیشہ رکھتا
تھا سو ناظر محمدی کو خوب واضح ہووے سپارہ قرآن کے بہت آیات سے ظاہر کہ ہم یہہ دعویٰ کہ نبی سچا ہے
فکر و اندیشہ ہمارے تیسرے اور چوتھے مقالوں میں مذکور ہوئی ہے سو بات کو ثابت کرتا ہے یعنے نبی برحق کی علامت
ضروری یہی ہے کہ جو کچھ سوی میں فرمایا ہوا ہے سو بجائے اصلی الہی کے فہم ہو بر عکس اسکے نبی ناحق کی علامت
کامل یہی ہے کہ بجائے مذکور سے مختلف ہے آیندہ اگر غور کیا جاوے تو یہہ نظر آوے کہ محمد کتب موسوی میں فرمایا ہوا
ہے سو بجائے اصلی الہی کے خلاف تعلیم کرتا ہے تو ہمکو ضرور تمام اسکو نبی ناحق قرار کرنا ضرور ہوگا۔

ناظر محمدی یاد رکھا چاہیئے کہ فرقان محمد اور اسکے آگے ہوئے تھے سو انبیاء کے درمیان ایک
تفاوت لائق لحاظ دکھاتا ہے چنانچہ بتلاتا ہے کہ پیشتر از زمانہ محمد سارے انبیائے برحق ایک قوم مخصوص سے پیدا
کئے گئے تھے بلکہ نعمت نبوت قوم مذکور کو دنیا کے باقی اقوام کے بر عکس آئی تھی سپارہ قرآن کے پانچویں
سورہ میں لکھا ہوا ہے خیال کر جس وقت موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا ای میرے لوگو خدا نے کیا عنایات یاد رکھو
جو تمکو وہ تمہارے بیچ میں پیغمبر مقرر کیا اور تمہیں بادشاہ بھی تعین کیا اور وہی نعمت جو دنیا میں کسی دوسری
قوم کو نہیں دیا تمہیں عطا کیا۔ انبیاء عبرانی کے حق میں قرآن کا اظہار ویسا ہی ہے پر محمد کے باب میں بیان دیگر کرتا ہے
غرض بیان کر آگے ہوئے تھے سو پیغمبروں کی جماعت عمدہ کے نسبت نہیں کہنا چنانچہ ۹ ویں سورہ میں یوں لکھا
ہے یعنے اب ہماری خاص گروہ سے تمکو حواری آیا ہے ۲ اور ۱۰ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے کیا لوگوں کے آدمیوں کو
عجب ہے کہ ہم انہیں سے ایک آدمی کو اپنی مرضی بتلاتے ہیں ۲ اور ۱۶ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہے ایک روز ہم ہر ایک قوم میں
انہیں سے ایک گواہ پیدا کرینگے اور تجھے اے محمد ہم ان عربوں کے خلاف گواہ کے لئے لاوینگے۔ ان علیحدہ آیات
سے خوب معلوم ہوگا کہ ہم اپنے پانچویں مقالے میں لکھ چکے ہیں سو بات فرقان سے ثابت ہوتی ہے یعنے محمد موسے

سے انبیا کے وحدت جدے فرقے ہوئے ہیں جو خدائے واحد و لا شریک کے نام سے تعلیم کرنیکا دعویٰ کرتے ہیں

ناظرِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ انبیا کے ان دو فرقوں میں سے فرقۂ عبرانی کے بابت

قرآن اقرار کرتا ہی کہ وہ موسے سے عین موافقت رکھتا ہی کیونکہ اس کتاب میں لکھا گیا ہی کہ محمد ان سب کو قبول
کرتا ہی بلکہ انمیں کچھ فرق نہ لاکر آپ بھی سب پر ایمان لاتا ہی پس خوب واضح ہی کہ اگر انبیاے مذکور سے ہمیں موافقت نہ رکھتے
تو محمد سا عاقل شخص یا کبھی نہ کرتا چنانچہ سپارہ فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہو کہ ہم خدا پر اور
اس پر جو ہم پر نازل ہوا ہی ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو ابراہیم پر و اسمٰعیل پر و اسحاق پر و یعقوب پر و بنی اسرائیل پر
نازل ہوا اور اس پر جو موسے و عیسے کو دیا گیا تھا اور اس پر جو انکے خداوند سے پیغمبروں کو بھیجا تھا ایمان لاتے ہیں
ہم انمیں کچھ فرق نہیں کرتے اور خدا پر سونپتے ہیں اسی سورہ میں اور ایک آیت یہ ہی یعنے پیغمبر اپنے خداوند سے
نازل ہوئی سو وحی پر ایمان لاتا ہی اور مومنان بھی اس پر ایمان لاتے ہیں انمیں سے ہر ایک خداوند پر اور اسکے فرشتوں
پر اور اسکے کتب مقدس پر اور اسکے انبیاؤں پر ایمان لاتا ہی ہم اسکے انبیاؤں میں کچھ فرق نہیں کرتے ہیں
تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہو کہ ہم خدا پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا ہی ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو
ابراہیم و اسمٰعیل پر و اسحاق پر و یعقوب و بنی اسرائیل پر نازل ہوا اور اس پر جو انکے خداوند سے موسے و عیسے و پیغمبروں
کو دیا گیا تھا ایمان لاتے ہیں ہم انمیں کچھ فرق نہیں کرتے اور اسی پر سونپتے ہیں پس فرقان انبیاے عبرانی کے بابت
نے موسے سے اور انسبھوں سے عین موافقت رکھتے ہیں سو فیصلے سے ہمکو لازم ہی کہ یہاں ایک لحظہ توقف کر کے یہ سوال
کریں کہ موسے اور اسکے پیچھے ہوئے تھے سو انبیا کس بات پر متفق ہوئے ہیں کوئی بھی انکے کتب کو ملاحظہ کرنے سے
معلوم کر سکتا کہ سوال مذکور کا یہی جواب ہی یعنے انکی موافقت خدا ابتدا سے مقرر کیا تھا نجات اصلی پر یعنے
وہ نجات جو از راہ کفارہ و خون بیٹے کے ہی لہذا کل انبیا کتب و سو ہی پر متفق ہوئی سو نجات اصلی الٰہی پر متفق

ہونے سے ظاہر ہے کہ ہمارے چوتھویں مقالے میں لکھی گئی ہے سو بانچ وے سب کے سب نبوت حقیقی کی علامات قطعی رکھتے
ہیں یا نہیں ہے

ناظر محمدی آخر کس لحاظ کیا جاوے کہ فرقان انبیائے عبرانی کی ہستی معتبری کو قبول کر کے کہتا کہ محمد کی نبوت بھی
حقیقی ہے اور اسکی کتاب اللہ تعالے کی طرف سے وحی مخصوص ہے چنانچہ فرقان کے ۱۰ دسویں سورہ یونس میں لکھا ہوا ہے
یعنے یہ کتاب جسکی آیات ضلالت سے محفوظ ہیں بلکہ تفصیلوار بیان کیے جاتے ہیں خدائے دانا و بینا سے وحی ہوئی ہے فرقان
کے ۲۶ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہے یہ کتاب یقیناً خداوند خلایق سے وحی ہے جو فرشتہ امانتدار نے تیرے دل پر نازل کیا
کہ تو عربی زبان آشکار میں تیرے لوگوں کو وعظ کرنے والا ہووے چونکہ محمد کتاب فرقان کے باب میں دعوے کرتا ہے کہ
وحی حقیقی ہے ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ کتاب الہام الہی کی علامات صحیح رکھتی ہے کیا غرض وہ نجات کے باب میں موسے
اور اسکے پیچھے ہوئے تھے رسولوں کی شہادت کو تقویت دیتی ہے کیا آگے بتلایا گیا کہ موسیٰ اور انبیائے عبرانی
کی موافقت یہی ہے کہ وے سب کے سب خدا کی طرف سے فرستادہ ہوئے تھے نجات اصلی پر یعنے وہ نجات جو از راہ
کفارہ و خون بہنے کے ہے شہادت متحد دیتے ہیں مگر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو بھی کہ نجات از راہ
کفارہ و خون بہنے کے ہمیں پاوینگے الغرض صرف ایک راہ متفرق یعنے محمد پر ایمان لا کر خیر خیرات اور نیکی کرنا
بتلائی گئی ہے پس کوئی بھی بار اٹھا کر فرقان کو پڑھنے سے دیکھ سکتا ہے کہ محمد گفتہ موسوی میں فرستادہ ہوئی ہے سو
نجات اصلی اسکے خلاف کامل لکھا ہے لہذا موسے سے بالکل مختلف ہونے کا باعث خوب ثابت ہوا کہ محمد الہام
الہی کی علامات ضروری نہیں رکھتا ہے ہاں فرقان خود اسکے اختلاف پر گواہ ہو کر ثابت کرتا ہے کہ نبی عربستان الشہیر
لا الہام تھا اگر صاف پوچھے تو یونہی ناحق سپارہ میں داخل ہوئے ہیں سو سارے آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
ہمارے ساتھ مقالہ اصلی جو کلام انبیائے عبرانی کو حق ٹھہراتے ہیں بلکہ فرقان کو ناحق ثابت کرتے ہیں سو کتاب احسن

مدلل ہوگئے ہیں

قرقان کے ان سارے قایل کرنیوالے اقراروں کو جنکے ساتھ اور بھی بہت سے لکھے جا سکتے ہیں سو
دکھلا کر ہم نے محمدیوں میں مروج ہے سو خیال باطل کیا یا نہیں تو ثابت ہوا ہے سو بجائے اسکے آلقرقان سے
منسوخ ہوگئی ہے سو کیا سمجھینگے آپ اس بات میں گذارش کی ہے کہ شہادت کے بعد اسکو شک نہیں ہو سکتا ہے کہ خیال
مذکور صرف محمدیوں کے قرقان کے مضامین سے آگاہی نہ رکھنے کے سبب سے ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک طالب حق شخص کو
معلوم ہوگا کہ محمد عربی نے کتب مقدسہ کی منسوخ کرنیکا دعوی کرکے اپنی امت میں سرگرمی تمام سے انکو ٹھہرایا
چاہتا تھا کہ کتب الہی کی بہتوں نے شہرت تھی بلکہ آپ انکے مطالب کو تقویت دیتا اور قایم رہنے والے
بھیجا گیا تھا سو محمد کو تعلیم حدیث سے آگاہ نہ ہونیکے باعث جاہل ہیں کے تو شکر کرنا بہت مشکل تھا اور نہ ہی
کرنے میں کچھ بھی مشقت نہیں ہوتا تھا مگر صحیح ہے کہ آنحضرت جہالت اسکی کامیابی کا سبب بھی ہو کیونکہ اگر وے کتب کے
مضامین سے آگاہی رکھتے تو صاف پہچان لیتے کہ محمد جو ان کتب کو قایم کرتا کہتا تھا سو فی الواقع انکو انکار کرتا تھا
الغرض محمد اپنے بے سند دعوے کو تقویت دینے کی خاطر دوسرا کوئی واسطہ نہ دیکھتے جیسا کہ پیشگوئی کرتا یا جبرئیل لاتا
کتب مقدسہ کی وحی اور الہام کو غنیمت جانکر اپنے لاعلم و طنیون کتیں زبردست کرنے کے لئے انہیں کتب کی طرف
رجوع کیا کرتا تھا ان سارے خیالات سے ہم دیباچے میں ذکر کر گئے ہیں سو بات یہ ہے اگر کہتے ہیں کہ اگر محمدیان قرقان
کے مضامین سے آگاہی رکھتے تو ایک لحظہ بھی اس عقیدہ کو قایم نہ رکھتے کہ کلام غیر متبدل الہی قرقان سے منسوخ
ہوگیا ہے

اس باب کے مضمون سے صاف مفہوم ہوگا کہ محمدیوں میں جاری ہے سو تصور کہ انبیاوں میں سے ہر ایک نبی شریعت
متفرق کو مشہور کرنے بلکہ اپنی شہادت کے مطابق ایک امت کو ٹھہرانے بھیجا گیا سو بالکل باطل ہے کیونکہ بجائے

انسان کی خاطر پیشتر دنیا سے فقط الٰہی ایک راہ ٹھہرائے جانے کے باعث ہدایت انسان کے لئے فقط الٰہی ایک شہادت
انبیا کے وسیلے سے انشا ہوئی ہے ہم بوفاداری تمام محمدیوں کو خبر دیتے ہیں کہ اگر وے کوشش کریں کہ کتب مقدس میں شروع
سے آخر تک تلاش کریں تو سوائے مذکور الٰہی ایک راہ نجات کے دوسری کسی طور کی نہیں دکھلا سکینگے اگر محمدیان اللہ کے
کلام کو آزمائیں کہ کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجات اصلی کے سوائے دوسری کسی راہ نجات کو بتلا سکیں تو بھی
بات وے نجات اصلی منسوخ ہونے کے بابت ہمیں نے جو دعوے پر دلیل کافی ہوگی چونکہ دوسری راہ نجات کو ظاہر
کرنا بالکل غیر ممکن ہے تو واضح ہے کہ خدا تعالیٰ کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجات اصلی کو خواہ تبدیل یا منسوخ
کرنے کبھی اختیار نہیں کیا ہے لہٰذا کتب مقدس منسوخ ہونے کے بابت محمدیوں میں جاری رہتا ہے سو روایت عام صرف
ہر ایک بشر فہم کے عقل کے سزاوار نہیں ہے بلکہ طفلی ادب سے نہایت حقارت کے لائق ہے سو ہم نیچے آنیوالی عبرت پہنچانا
مناسب جانتے ہیں کہ اگر محمدیان اوپر دکھلائی گئی شہادت معتبر کے برعکس معنوی قصد سے اپنی روایت کے
دلیل کی حمایت کریں تو انکے ارواح پر یہ گناہ البتہ ٹھہریگا کہ وے جان بوجھکر نور سے تاریکی کو بلکہ حیات ابدی
سے موت کو اختیار کرتے ہیں جس گناہ کا یقینی نتیجہ یہی ہے کہ وے ابد الآباد زیادہ غضب الٰہی میں گرفتار ہونگے۔

دوسرا باب

توریت و قرآن ہر دو اصلیت انجیل پر شہادت دینے اور محمد مصطفیٰ خود

نجات مسیح پر گواہ ٹھہرنے اور انجیل قرآن سے منسوخ نہ ہونیکے ثبوت کا بیان

اب تک جاری ہی سو خصوصاً انجیل کی نسبت ہے کہ صرف توریت سے منسوب ہوئی ہے ہم کو اعتماد ہے کہ باب
سابق میں گذاری گئی ہی شہادت فرقان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محمدؐ دعوی نکیا چاہتا ہے بلکہ کبھی نکیا ہے کہ اپنی
کتاب توریت کو منسوخ کرنے بھیجی گئی تھی یہ روایت بے دلیل خواہ جاہل محمدی لوگ سے ہی جو اس کتاب سے خبر نہ
رکھنے بالکل واقف نہیں ہیں یا ماننے غرضمند سے ہیں جو اپنے فایدے کے واسطے دل انسان کو حقیقت توریت سے باز
رکھا چاہتے ہیں علاوہ فرقہ محمدی اپنے تئیں توریت انجیل کے دعوی راستی سے بچانیکی خاطر وجہ معقول نرکھنے سے
اس روایت کو پناہ کافی سمجھتا ہے سو اگر ہم لوگ تاکید تسلیم ہیں جیسے ادنی اعلیٰ تحت اللہ کے روبرو کھڑے ہونگے تو پناہ مذکور
کچھ کام نہ آویگی پھر کیفیت ایسے جانے بوجھے اندھے اشخاص کو جو نجات الٰہی کی حقارت کرتے ہیں سو حاکم حقیقی کے قبضہ میں
سپرد کرکے اس باب میں ہم فرقان کے خاص اقراروں سے ثابت کرینگے کہ وہی کتاب عیسویوں کی راستی میں بیشتر شہادت
دیتی ہے بلکہ محمد مصطفیٰ خود نجات عیسیٰ مسیح پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی فضل و کرم سے اس شخص کو جو اپنی روح کی نجات

کے باب میں فکرمند ہی سو اِس مقدمۂ اہم کی دریافت سے فایدہ بخشے ۔

بابِ سابق میں حقیقتِ توریت فرقان سے منسوخ نہیں ہوی ہے سو اب ہم مباحثے کی
طرف متوجہ ہو کر پوچھتے ہیں کہ توریت انجیل کی اصلیت کے باب میں کچھ شہادت دیتی ہے کیا اس سوال کا جواب بے تحقیق
کرنیکے لئے اولاً ناظرِ محمدی لحاظ کیا جاے کہ لفظِ انجیل جو زبانِ عربی میں عیسویوں کی کتابِ مقدس کی خاطر استعمال کرتے
ہیں سو یونانی لفظِ ایونجلیان سے نکلا ہی اغلب ہے کہ یہہ لفظ اصلاً عیسےٰ مسیح کی شہادت دینے والے تحریرات کے
واسطے لقب معقول گنا جا کر حواریوں سے ٹھہرایا گیا تھا اس لفظ کی معنی خوشخبری ہی بلکہ اُس فرشتے کی منادی
سے مشتق ہی جو شہر بیت اللحم کے چرواہوں کو تولد مسیح کی خبر پہنچایا چنانچہ لوقا کے دوسرے باب کی ۸ ویں آیت
میں لکھا ہوا ہی اور اُس ملک میں چرواہے میدان میں رہتے تھے اور رات کو اپنے گلے کی نگہبانی کرتے تھے ۔
اور دیکھو خداوند کا فرشتہ اُترا اور خدا کا نور اُنکے آس پاس چمکا اور وے نہایت ڈر گئے اور فرشتے نے اُنسے کہا
کہ ہراسان مت ہو دیکھو خوشخبری نہایت فرحت کی جو تمام عالم پر ہوگی میں تمہارے پاس لایا ہوں کیونکہ آج کے روز
داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجات دینے والا جو مسیح خداوند ہی پیدا ہوا اس مختصر بیان کے بعد ناظرِ محمدی توریت
اصلِ انجیل کے باب میں کیا شاہدی دیتی ہے سو سنا چاہئے چنانچہ اشعیا کے ۵۲ ویں باب کی ۷ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا
ہی یعنی پہاڑوں پر اُسکے قدم کیسے جمیل ہیں جو خوشخبری لاتا ہی جو صلح مشہور کرتا ہی جو خوبی کی خوشخبری پہنچاتا
ہی جو نجات مشہور کرتا ہی جو صیہون* سے کہتا ہی کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہی اس آیت میں عیسے مسیح کی انجیل یعنی
اسکی خوشخبری کے باب میں توریت کی شہادت صاف و خوشنما نظر آتی ہی پس دیکھو کہ انجیل کی اصلیت کے باب میں
اوپر تحریر کی ہوئی شہادت سے فرقان بھی نیچے آنیوالی آیت میں موافقت رکھتا ہی چنانچہ ۵ ویں سورہ میں

* لفظِ صیہون توریت کے اکثر مقاموں میں کلیسیای مسیحی کی معنی پر مستعمل ہی ۔

یوں لکھا ہوا ہی یعنے ہم بھی عیسے فرزند مریم کو اُسکے عہد کے آگے دی گئی شہادت کو اثبات کرنے کے لیئے پیغمبرو
ئکے قدموں پر چلوایے اور ہم نے اُسکو انجیل جسمیں ہدایت و نور ہے سونپا ہے جو اُسکے آگے دی گئی تھی شہادت کے اثبات کے لیئے
کی خاطر دیئے بلکہ اُنکے لیئے جو خدا سے ڈرتے ہیں ہدایت و نصیحت ہی تاکہ وے جو انجیل پاتے ہیں خدا اُسمیں فرمایا کیا اُسکے
انفصال کریں اور جو کوئی خدا اُسمیں فرمایا اسپر انفصال نکریگا گنہگار ہے پس اُن علیحدہ آیات
سے ظاہر ہی کہ توریت و فرقان یکدیگر موافق ہوکر انجیل کی اصلیت کو قبول کرتے ہیں

ناظرِ محمدی انجیل کی اصلیت پر توریت و فرقان کی شہادت متفق ہو دیکھکر تا بالحاظ کیا
چاہیئے کہ کتاب مقدس کے مطلب کے واسطے نبیجے آنیوالے اشخاص جو ابدا میں اول یحیے جو آمد خوشخبری کے
باب میں خبر پہنچایا اور دوم عیسے مسیح جو خود خوشخبری کا مظہر ہے سوم حواریان جو اُسکے گواہان بلکہ انجیل کے کاتب تھے
پس اُن تینوں میں سے ہر ایک پر موجود ہی شہادت الٰہی کو بخیال اختصار تمام آزمائش کرکے ہم صاحب اِس حصے کو
واگذاشت کرینگے۔

اول یحیے کے بابمیں انجیل گذارتی ہی سو شہادت نہایت عجیب ہے جسوقت اُسکا باپ زکریا بیت
المقدس میں خدمت بجالاتا تھا فرشتہ خدا اُسکو دکھائی دیکر نبیجے آنیوالے وعدیکی سنادی کہا چنانچہ
لوقا کے پہلے باب کی ۱۳ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی فرشتہ اُسکو کہا ای زکریا تو مت ڈر کہ تیری دعا قبول ہوی
اور تیری جورو الیسبا تجھسے ایک بیٹا جنیگی اور تو اُسکا نام یحیی رکھیگا اور تیرے تئیں خوشی و خرمی ہوگی
اور بہت لوگ اُسکے تولد سے خوشحال ہووینگے کیونکہ وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوویگا اور نہ انگور کا شیرا اور کوئی
نشہ کی شراب پیگا اور وہ اپنی ماں کے پیٹ سے بھی روح القدس سے بھرپور ہوویگا اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو خداوند اُنکے

* خدا تعالیٰ یہود کو اقوامِ دنیا میں سے چن لینے کے باعث اکثر آپکو خداوند اُنکا خدا کہلاتا ہے

خدا کی طرف پھرایگا اور وہ اُسکے آگے الیاس کی روح اور قدرت سے چلیگا کہ باپ کے دلوں کو بیٹوں کی طرف
پھیرے اور نافرمانبرداروں کو راستبازوں کی عقل کی طرف لاوے تاکہ خداوند کے لئے ایک کمربستہ قوم کو
تیار کرے — اور ساتویں باب کی ۲۸ویں آیت میں لکھا ہوا ہے کیونکہ میں یعنے عیسیٰ تم سے کہتا ہوں کہ عورتوں
سے پیدا ہوئے سو لوگوں میں یحییٰ سے کوئی بڑا پیغمبر نہیں ہے یحییٰ کے حق میں انجیل کی شہادت اسطرح پر ہے پس اب
فرقان کیا کہتا ہے محمد نے یحییٰ کی پیدایش کے باب میں جبرائیل کی بات سنائی کو انجیل سے حوالہ کیا ہے مگر تفصیل کیسے بلکہ
اصلی بخش باتوں کو بھی چھوڑ دیا ہے چنانچہ فرقان کے تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے کہ جب وہ دعا یعنے
ذکریا ہی خلوت میں دعا مانگتا کھڑا تھا فرشتگان اسکو بلائے کہ یقیناً خدا تجھے یحییٰ نام فرزند دینے کا بشارت
کیا ہے اور وہ خدا سے ہی سو کلام ✝ کا گواہ ہوگا وہ عزتمند و پرہیزگار بلکہ انبیائے حقیقی سے ہی ہیگا از روے
یہ بھی کہ محمد جاہل عرب کی تعلیم کے لئے انجیل میں لکھے ہوئے ہیں جو جبرائیل کے اصلی باتوں کو نہ بدلا کر حوالہ کرے مگر ایسا
کرنا اسکو پسند نہ آیا کیونکہ یحییٰ کی پیدایش کے باب میں فرشتہ کا سنانا وہی کہا گیا تھا کہ یحییٰ اسرائیل کے خداوند
خدا کے سامنے جاویگا تاکہ خداوند کے واسطے ایک گروہ کو مستعد تیار کرے اگر ایسا تذکرہ ہوتا تو جیسے
مسیح کا مرتبہ الوہیت ٹھہرایا جاتا اسواسطے محمد فضول جانا کہ جبرائیل کی بات کے عوض اپنی بات کو داخل کرے
پھر کیف فرقان میں لکھی ہوئی ہے سو آپ تا راستی کو قبول کر کے ہم سمجھتے ہیں کہ انجیل و فرقان سے یحییٰ نبی کے
بابت میں شہادت مختلف نکلتی ہے پس ہم ان دو گواہ سے یہ بات ٹھہراتے ہیں کہ یحییٰ ایسا شخص نہیں ہے جیسے کہ کتابی
سے خدا کا نام جھوٹی شہادت گذارے از برائے آنکہ ہم اسکو گواہ راست لکھتے ہیں

* اگر یحییٰ کی پیدایش کے باب میں سنائی کی ہوئی فرشتے کی شہادت خاطرخواہ ہی تو ہم بدستور

✝ لفظ کلام فرزند خدا کے خطابوں میں سے خطاب اصلی ہے

پیدایش مسیح کے حق مین بھی فرشتے کی گواہی بھی خاطرخواہ ہی چنانچہ لوقا کے پہلے باب کی ۳۰ وین آیت مین یون لکھا
ہوا ہی اور فرشتہ نے اس سے کہا اے مریم مت ڈر کیونکہ تجھپر اللہ مہربان ہوا ہی اور دیکھ تو حاملہ ہوکر بیٹا جنیگی اور
اسکا نام عیسے رکھیگی وہ بزرگ ہوویگا اور اللہ تعالے کا فرزند کہلاویگا اور خداوند خدا اسکے باپ* داؤد کا تخت
اُسے دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کریگا اور اسکی سلطنت کا کچھ انتہا نہ ہوگا تب مریم نے فرشتے
سے کہا یہہ کسطرح ہوگا کیونکہ مین مرد کو نہین جانتی ہون فرشتہ نے اسکو جواب دیا کہ روح القدس تجھپر اُتریگا اور اللہ تعالے کی
قدرت کا سایہ تجھپر پڑیگا اسلئے وہ مقدس جو تجھسے پیدا ہوگا سو خدا کا فرزند کہلاویگا متی کے تیسرے باب کی
۱۶ وین آیت مین بھی لکھا ہوا ہی اور عیسے اصطباغ پاکر پانی سے باہر آیا اور دیکھا یکایک اسکے واسطے آسمان کے دروازے
کھل گئے اور وہ خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اُترتی ہوی اور اپنے پر آتی ہوی دیکھا اور آسمان سے ایک آواز
آئی یہہ میرا پیارا فرزند ہی جس سے مین بہت راضی ہون مسیح کے بارے مین انجیل کی شہادت یہی ہی اب فرقان کا بیان
کیا کہتا ہی مسیح کی پیدایش کے بارے مین جو انجیل مین لکھی ہوی ہی سو [illegible] کو حوالہ کرتا ہی مگر نہایت عزت سے بلکہ
شانی کی فرزندیت مرتبہ الوہیت کے بالکل چھپا رکھتا ہی چنانچہ فرقان کے تیسرے سورۃ مین یون لکھا ہوا ہی
یعنے فرشتگان کہے اے مریم یقیناً اللہ تعالی تجھے خوشخبری بھیجتا ہی کہ ایک کلام جو خدا سے ہی جنیگی اسکا نام
مسیح فرزند مریم ہوگا وہ اس دنیا مین اور عالم البقا مین عزتمند ہی بلکہ اللہ تعالے کے حضور کے نزدیک [illegible]
سو لوگون مین سے ایک ہی جھولے مین بلکہ جوان ہونے بعد آدمیون سے ہدایت کریگا اور نیکون مین سے ایک
ہوگا اسی جائے مین یون لکھا ہوا ہی یعنے اللہ تعالے اسکو کتاب علم و توریت و انجیل سکھلاویگا اور اسکو بنی اسرائیل
پر اپنا پیغمبر متعین کریگا۔ فرقان کے ۴ وین سورۃ مین بھی یون لکھا ہوا ہی یعنے یقیناً عیسے مسیح فرزند مریم خدا کا

* مسیح سلسلۂ داؤد مین ہونے سے یہان داؤد اسکا باپ کہلایا ہی۔

پیغمبر ہی اور نہ اُنکا کلام جسکو آپنے شکم مریم میں بہیجا بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہے اگر محمد فرقان میں ایسا
مریم کو بہیجے سو اصلی باتوں کو نہ بدلاکر اُنکے عوض اپنی بات کو داخل نہ کرتا تو البتہ ہم اُسکے شریک ہمداستان ہوتے مگر ایسا کرنا
اُسکو فایدہ بخش نہ ہوتا کیونکہ اگر وہ مسیح کے مرتبہ الوہیت کا ذکر کرتا تو وہ تمام عیسویوں کے سارے مسایل کو ثابت
کرنے سے اپنے مسایل کو ناحق ٹھہراتا اسلیئے وہ لاچار ہوا کہ اپنے کلمات کو فرشتہ خدا کے کلمات کی جگہ میں داخل
کرے پہر کیفیت مسیح کی پیدایش کے باب میں آیت بآیت سنئے جیسا لکہا ہی ہے ویسا ہی قبول کرینگے پس ہر ایک شخص
فرقان کے ان جدے جدے منتخبات کو بغور ملاحظہ کرنے سے قایل ہوگا کہ محمد نیچے آنیوالے باتونکا صاف صاف اقرار کرتا ہی
اول یہہ کہ مسیح خدا سے نکلا تہا سو کلام ہی دوم یہہ کہ وہ خدا کے حضور کے نزدیک پہنچا ہی سوم یہہ کہ وہ ایک ہی جسکو
خدا نے توریت و انجیل سکہلایا چہارم یہہ کہ وہ پیغمبروں میں سے پیغمبر بزرگ ہی بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہی ان
سارے اقراروں کے بعد یہہ بات ٹھہرانا لازم پڑتا ہی کہ یہاں تک ہو سکتی ہے سو ذاتِ مقدس یعنے مسیح جہوٹے نہیں
ہو سکتی کیونکہ آپ خدا کا کلام ہونے اور خدا ہی سے سکہلایا جانے بلکہ خدا کا پیغمبر بزرگ و خدا سے نکلی ہوئی
روح ہونے سے بالکل غیر ممکن تہا کہ وہ خدا کی خوشنودی و عزت کے خلاف شہادت گذارے ازین باعث جیسا
یحیی کے باب میں لکہنا لازم ہوا ویسا ہی مسیح کو بہی گواہِ راست و معتبر لکہنا ضرور پڑتا ہے

یہاں ہم بیان مسیح کو موقوف کرکے اُسکے حواریوں کی طرف رجوع ہوتے
ہیں اُنکے الہام کے باب میں بہی دلیل معتبر و معقول ضرور ہی پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ کتب مقدس اُنکے باب میں کیا شہادت
دیتے ہیں کتابِ اعمال کے پہلے باب کی ۷ ویں آیت میں یوں لکہا ہوا ہی یعنے اُس مسیح نے اُنسے (یعنے حواریوں سے) کہا کہ تمہارا
کام نہیں کہ تم اُن وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ نے اپنے اختیار میں رکہا ہی جانو لیکن جب روح القدس تم پر آئیگا تو تم
قدرت پاوگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کے حد تک میرے گواہ ہوگے سنتی لک کے ۲۴

باب کی پہلی آیت میں لکھا ہوا ہے جب عید پنتیکوست کا دن آچکا وے یعنے حواریان سب ایکدل ہو کر اکٹھے تھے اور
ایکا ایک آسمان سے آواز آئی جیسا بڑی آندھی چلی اور اُس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھے تھے بھر گیا اور انکو آگ
کی سی منقسم زبانیں دکھائی دیں اور اُنمیں سے ہر ایک پر بیٹھیں تب وے روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانوں
میں جیسا روح انکو تلفظ بخشا بولنے لگے حواریوں کے باب میں انجیل کا ذکر ویسا ہی ہے پر فرقان ایسا نہیں کہتا
ہے وہ انجیل سے موافقت رکھکر حواریوں کو شہود الہ قبول کرتا ہے چنانچہ تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے
جب عیسے انکی بے ایمانی دیکھا تب پوچھا کہ کون خدا کے واسطے ہمارے مددگار ہونگے حواریان جواب دئے کہ ہم
خدا کے واسطے مددگار ہونگے ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں تو بھی شہادت دے کہ ہم ایماندار حقیقی ہیں اے پالنے والے
ہم تیرے نازل ہوئی ہوئی بات پر ایمان لاتے ہیں و تیرے حواری کی پیروی کئے ہیں پس ہمارے نام بھی
اُنکی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ فرقان کے پانچویں سورہ میں لکھا ہوا ہے جو تو نے عیسے کے
حواریوں کو حکم کیا کہ مجھپر اور میرے قاصد پر ایمان لاؤ وے جواب دئے ہم ایمان لاتے ہیں اور تو شہادت دے
کہ ہم تیرے اختیار کے نیچے ہیں اگرچہ فرقان کے بیان آیات میں اس بات کو پوشیدہ رکھتے ہیں کہ حواریان روح القدس سے نعمت الہام
اور معجزے بلانیکی قدرت پائے تھے تاہم قبول کرتے ہیں کہ حواریان خدا کے خدمتگذار و بندگان ایماندار تھے بلکہ
مسیح کے شہود معتبر بھی ٹھہرے از بس باعث اسکے ہمکو بھی روح کے باب میں لکھنا ضرور تھا ویسا ہی حواریوں
کو بھی شہود درست لکھنا ضرور پڑتا ہے پس جو شہادت کتب مقدس و فرقان سے یہ بات ٹھہراتے ہیں کہ یحیی

و عیسے مسیح و حواریوں کے مسایل خدا تعالے کی حقیقت لایزال سے ہیں

چونکہ یحیی و عیسے مسیح و حواریوں کے باب میں کتب مقدس و فرقان کی
شہادت ایسی ہے ناظر محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ عاصیوں کے لئے جس بات سے کوئی بات بھی ہم

نہیں ہو سکتی تھی جیسے شہود معتبر اللہ تعالیٰ کے نام پر گواہی دیتے ہیں اور اگر یحییٰ کی بابت ہم یوں پوچھتے ہیں کہ
جس وقت وہ دنیا میں خدا کی جانب سے گواہ ہو کر آیا تب گواہی دیا تھا اُسکی شہادت دو صورت پر تھی
اول اپنے پر دوم عیسیٰ مسیح کے حق میں اپنے بابت وہ شعیاہ نبی سے صدی کے قبل کیا تھا پیشگوئی کے مطابق
شہادت دیا چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کی ۱۹ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے اور یحییٰ کی گواہی یہہ تھی
کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لیویوں کو بھیجے کہ اُس سے پوچھیں تو کون ہے تو وہ اقرار کیا اور منکر نہ ہوا
بلکہ صاف کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب اُنہوں نے اُس سے پوچھے پھر کیا تو الیاس ہے اُس نے کہا کہ میں نہیں ہوں تب اُنہوں نے کہا
کیا تو وہ نبی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں تب اُنہوں نے اُس سے کہا کہ تو کون ہے بتا کہ ہمکو بھیجے سو لوگوں کو ہم جواب
دیویں تو اپنے بابت کیا کہتا ہے وہ کہا کہ جیسا شعیاہ پیغمبر کہا میں ایک شخص کی آواز ہوں جو بیابان میں
پکارتا ہے کہ خداوند کی راہ کو سیدھی کرو اُس شہادت کو ہمارے تمام دیکھنے سے معلوم ہوتا
ہے کہ جبرائیل کی منادی کے ساتھ جو پیدائش یحییٰ کے بابت فرشتے نے کیا تھا عین اتفاق رکھتی ہے اگر
ناظر اُس منادی کی طرف پھر رجوع ہووے تو معلوم کریگا کہ اُسمیں کہا گیا تھا کہ یحییٰ بنی اسرائیل کے خداوند
خدا کے آگے جانے والا ہووے نہ فقط واعظ کے آگے پیغمبر کے بلکہ خداوند کے تا کہ اُسکے ظہور کے بابت
خبر پہنچانے سے دل انسان کو مستعد کرکے خداوند کی راہ کو سیدھی کرے جس وقت لوگ یحییٰ سے اُسکے
بابت یوں پوچھے اُسکا جواب اسلیم تو اُسطور پر تھا لیکن جب مسیح کے حق میں شہادت دینا ضرور پڑا تو اُسکی گواہی
کیسی عمدگی سے تھی چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کی ۲۹ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے دوسرے دن یحییٰ
عیسیٰ کو اپنے پاس آتا ہوا دیکھکر کہا کہ دیکھو یہہ خدا کا حلوان ہے جو دنیا کے گناہ کو اُٹھا لیجاتا ہے یہہ
وہی ہے جسکے حق میں میں کہا کہ ایک شخص میرے پیچھے آتا ہے جو مجھ سے آگے ہے اسلئے کہ وہ مجھ سے

پہلا تھا اور میں اسکو نہیں جانتا تھا لیکن وہ اسرائیل پر ظاہر ہونیکے واسطے میں پانی سے اصطباغ دیتا ہوا آیا
ہوں اور یحیی گواہی دیا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان سے اترکر اسپر بیٹھی اور میں اسکو نہیں جانتا تھا
لیکن جو مجھے پانی سے اصطباغ دینے کے واسطے بھیجا وہی مجھکو کہا کہ جس پر تو دیکھے کہ روح نازل ہو کر اسپر بیٹھے
وہی شخص ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیتا ہے اور میں دیکھا اور گواہی دیا کہ یہہ خدا کا فرزند ہے سواے اسکے متی
کے تیسرے باب کی اور آیتوں میں بھی یحیی نے رگی جو مسیح پر یوں شہادت دیتا ہے یعنی سچ ہے کہ میں تمھیں توبہ
کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے سو مجھ سے بزرگتر ہے کہ میں اسکے جوتیاں
اٹھانے کے لایق نہیں ہوں وہ تمھارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا اسکے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے اور وہ
اپنے کھلیان کو خوب جھاڑیگا اور اپنے گیہوں کو کوٹھوں میں جمع کریگا پر بھوسے کو نہ بجھنے والی آگ سے جلاویگا اور
یوحنا کے پہلے باب کی ۲۹ ویں آیت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ دوسرے دن یحیی اور اسکے شاگرد وہیں کھڑے تھے
اور وہ عیسی کو چلتا ہوا نگاہ کر کے کہا کہ دیکھو خدا کا حلوان یہہ ہے ان تمام آیات سے یحیی عیسی مسیح کے باب میں کیا
سمجھا تھا سو خوب مفہوم ہوتا ہے کہ اسکو پیغمبر سمجھا ہاں بلکہ نبی سے بڑھکر جانا الغرض یحیی اپنے سامنے تھی

اصطباغ لینے کے وقت عیسی پر آسمانی بشارت ظاہر ہوتا تھا جیسا ابھی بیان کرتا ہوں

یہہ خطاب اسباب سے مشتق ہے کہ خدا موسی کے ہاتھ سے مقرر کیا تھا کہ اپنی مہربانی
و برکت بنی اسرائیل پر ہونے کے لئے وے ہر روز صبح و شام بلکہ ہمیشہ ایک
حلوان بے عیب کی قربانی کریں سو قربانیاں صرف نشان و علامت تھا سو قربانی
مسیح کے نمونے تھے اسلئے یحیی خطاب مذکور کو مسیح سے نسبت دیکر کہتا ہے
کہ دیکھو یہہ خدا کا حلوان ہے

نوشتجات الہی میں اللہ سے وعدہ کیا گیا تھا مسیح کو جو عصیان کا کفارہ دینے والا و عاصیوں کا رستگار ٹھہرانے
والا و دنیا کا شافی بزرگ ہے سو پہچانتا تھا۔
یحییٰ کی شہادت کے طور پر بھی سو خوب آزمائش کر کے ہم نے یا عیسیٰ مسیح کیا
گواہی دیا تھا تحقیق کرنا مناسب جانتے ہیں یحییٰ کے ہر ایک پڑھنے والے کو صاف معلوم ہوگا کہ مسیح اپنے حقیر
بلکہ ہم کفارے کے کار بزرگ کے بانی ہیں جس کا انصرام کامل کرنے کے لیے آسمان پر سے اترا تھا شہادت پا کر یا تھا سپر
اختصار کی خاطر ہم بہت سوال کرتے ہیں کیا عیسیٰ مسیح اپنے کو صرف نبی خدا اعتراف کیا یا فرزند خدا مشہور ہو کر خود
عزت الہی ہونے کے لائق دعوی کیا وہ صرف خود فرزند الہ ہونے کا دعوی کیا یا بولنا کافی نہیں ہے کیونکہ وہ ہم
کسی طور سے مسئلہ تثلیث کی تمام ابیات کو ٹھہرانے کے بغیر کبھی گفتگو ہی نہ کیا چنانچہ آپ در اپنے تعالی کے درمیان
تھی نسبت کا ذکر کرتے ہیں فی الحقیقت پدر سی ہی کہا کرتا تھا الوہیت میں اپنے مرتبہ فرزندیت و یکتائی پدر کو
روز بروز علانیہ ثابت کرتا تھا جب تک وہ دشمنوں سے اسیر ہو کر یہودیوں کے سردار امام کی بارگاہ میں کھڑا تھا تو
سردار امام کے روبرو اسی بات کا اعتراف کیا علاوہ اس کا انکار کر یہود کی خوشنودی کر کے اپنے موت کو عزیز تر
جانا ہاں دم واپسیں کے وقت میں بھی اس کا اقرار کر کے مر گیا پس پیچھے آنے والے آیات میں وہ کس طور پر الوہیت
بلکہ اپنے تعالی سے اپنی یکتائی کو ثابت کرتا تھا سو کان دھر کر سنو چنانچہ متی کے ۱۱ ویں باب کی ۲۵ ویں
آیت میں وہ پدر سے مخاطب ہو کر کہتا ہے اے باپ خداوند آسمان و زمین کے میں تیرا شکر کرتا ہوں کیونکہ تو نے ان
چیزوں کو عقلمند و دانا لوگوں سے چھپایا ہے اور لڑکوں پر ظاہر کیا ہے درست ہے اے باپ اس واسطے کہ
تیرے نظر میں یہی پسند آیا۔ تمام چیزیں میرے باپ سے مجھے حوالے کی گئی ہیں اور سوائے باپ کے کوئی بیٹے
کو نہیں پہچانتا ہے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا ہے سوائے بیٹے کے اور اس شخص کے جس پر وہ بیٹا باپ کو ظاہر کیا

چاہتا ہی۔ متی کے ۱۶ وین باب کی ۱۶ وین آیت میں بھی وہ اپنے حق میں پطرس نامی حواری کی پہنچی ہوئی سو
پہچانت کی تعریف کر کے نیچے لکھے سبب سکھا کہتا ہی یعنے یسوع نے انکو (یعنے حواریوں کو) کہا کہ میں کون ہوں سو
تم کیا کہتے ہو۔ شمعون پطرس جواب دیا کہ تو مسیح جیتے خدا کا بیٹا ہی پھر عیسیٰ نے اس سے کہا کہ ای شمعون بن
یونا مبارک ہی تو اسلئے کہ جسم و لہو نے یہ بات تجھے ظاہر نہیں کی بلکہ آسمان پر جو میرا باپ ہی۔ یوحنا کے
تیسرے باب کی ۱۶ وین آیت میں بھی آپ اپنی پیدایش کا باعث نیچے آنیوالی باتوں سے مشہور کرتا ہی یعنے خدا
دنیا کو ایسا دوست رکھا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے سو ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ
کی حیات پاوے کیونکہ خدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں نہیں بھیجا کہ دنیا پر فتوی دیوے بلکہ اسلئے کہ دنیا اسکے وسیلے
سے نجات پاوے وہ جو اسپر ایمان لاتا ہی سو اسپر فتوی نہیں دیا جائیگا پر وہ جو ایمان نہیں لاتا ہی سو آگے ہی
اسپر فتوی ہو چکا اسلئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لاتا ہی۔ اسی باب کی ۳۶ وین آیت میں وہ بول
کہتا ہی وہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی حیات اسکی ہی اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا ہی سو حیات کو نہیں
دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اسپر رہتا ہی۔ اسی انجیل کے ۵ وین باب کی ۲۲ وین آیت میں وہ نیچے لکھے سبب سکھایا ہی
کہ برابر دعوی عزت کرتا ہی یعنے باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ تمام عدالت بیٹے کو سونپ دیا ہی تاکہ
سب طرح کہ باپ کو عزت دیتے ہیں ویسا ہی بیٹے کو بھی عزت دیویں جو کوئی کہ بیٹے کو عزت نہیں دیتا ہی سو
باپ کو جس نے اسکو بھیجا ہی عزت نہیں دیتا۔ اسی باب کی ۲۵ وین آیت میں وہ روح انسان کو تیئے جسم کی نعمت
عطا کرنے کے لئے رکھتا ہی سو قدرت کے باب میں یوں کہتا ہی یعنے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گھڑی
آتی ہی بلکہ ابھی ہی کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنینگے اور جو سنینگے سو جئینگے۔ یوحنا کے ۸ وین باب کی ۵۸ وین
آیت میں بھی یہودیوں کے سوال بے ادب کے جواب میں وہ کہتا ہی اگر میں اپنے کو بزرگی دیوں تو میری بزرگی کچھ نہیں

ہی میرا باپ جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہی سو مجھے بزرگی دیتا ہی اُسی انجیل کے ۱۰ ویں باب کی ۲۸ ویں آیت میں وہ اپنی
قدرت سے محفوظ رکھنا ہی اشخاص کی سلامتی کے بیان میں یوں کہتا ہی یعنے میری بکریاں میری آواز سنتی ہیں اور میں
انکو جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے چلتی ہیں اور میں انکو ہمیشہ کی حیات بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہیں ہونگی اور
کوئی انکو میرے ہاتھ سے نہیں چھین لیگا میرا باپ جو انکو مجھے دیا ہی سب سے بڑا ہی اور کوئی میرے باپ کے ہاتھ سے
چھین لینے کی قدرت نہیں رکھتا ہی میں اور باپ ایک ہیں اُسی انجیل کے ۱۴ ویں باب کی ۹ ویں آیت میں جس وقت کہ
فلپوس نام حواری نے یہہ درخواست کیا کہ اے خداوند ہمکو باپ کو دکھلا کہ یہہ ہمکو بس ہی تب وے اس طرح اسکو جواب دیا
کہ اے فلپوس میں اتنی مدت سے تیرے ساتھ ہوں اور تو اب تک مجھے نہیں جانتا ہی کیا وہ جو مجھے دیکھا ہی باپ کو دیکھا
ہی پھر تو کس طرح کہتا کہ باپ کو ہمکو دکھلا ۱۷ ویں باب میں بھی وہ اپنے اور پدر کے مجد و جلال کی یکتائی کا الہی
دہرا دہرا کر شہادت تکرار دیتا ہی چنانچہ پہلی آیت میں یوں لکھا ہوا ہی اے باپ وقت پہنچا ہی اپنے بیٹے کو
عزت دے کہ تیرا بیٹا بھی تجھکو عزت بخشے ۵ ویں آیت میں بھی وہ کہتا ہی اے باپ تو اس بزرگی سے جو میں
دنیا کی پیدایش کے آگے تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ بزرگ کر اور ۱۱ ویں آیت میں بھی یوں کہتا ہی میں
آیندہ دنیا میں نہیں ہوں لیکن یہے (یعنے حواریاں) دنیا میں ہیں اور میں تیرے نزدیک آتا ہوں اے پدر اقدس جنکو
تو نے مجھے دیا سو اپنے نام سے نگاہ رکھ تا کہ وے ایک ہوویں جیسا کہ ہم ایک ہیں یہہ سچ ہی کہ مسیح اپنی الوہیت کی حقیقت
کو کیسی گرمی و سنجیدگی سے مشہور کیا کرتا تھا اسکو وے منتخبان انجیل کے بیشمار آیات میں سے فقط چند امثال
ہیں اگر ہم ان سبکو گذارین تو وقت کافی نہوگا کیونکہ مسیح کی ساری تقریر و وعظ گویا انسے بھرے ہوئے ہیں بجائے کہ
اس حقیقت عظیم پر شہادت دینے میں وہ کبھی ایک لحظہ بھی پس و پیش ہوا بلکہ حیلہ حوالہ بھی نکیا علاوہ وہ موت شدید جو
اس شہادت کا ثمرہ تھی اسکو ذرا کر منکر نہیں ہو سکتی تھی غرض جس حقیقت بزرگ کا گواہ ہو کر جیا بلکہ اسکا شہید

بھی منکر مر گیا۔

شہادت عیسےٰ مسیح جیسا ہماری اطلاع کی خاطر انجیل میں لکھی گئی ہی ویسا ہی ناظر کے روبرو گذار کر
آخر کار حواریان مسیح دیے سو شہادت کو تحقیق کرنا ہمارا کام ضروری ہی پس ہم پوچھتے ہیں کہ وے مشہور
الہامی کیا گواہی دیتے تھے مطلب انجیل کو سرسری دیکھنے سے جو بندہ قایل ہوگا کہ وے ایک آواز ہو کر
یہی شہادت دیتے ہیں کہ بزرگوں سے کیئے گئے موعدے و موسے کے خون آلودہ قربانیوں سے بتلائی گئی سو
حقیقت و انبیائے عبرانی کے وسیلے سے نازل ہوئے پیشگوئیاں سب مسیح کے جسم آجانے اور مرنے اور جی اٹھنے
اور آسمان پر جانے سے پورے ہو گئے تھے بلکہ مسیح ہی ہی جو خدا تعالیٰ کا اکلوتا فرزند سو شافی دنیا ہی سو اسکی
موت اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کے بابمیں وے دیکھے ہوئے شاہدان تھے بلکہ ان سچی تیوں کی گواہی دینے
میں اپنے جان کو عزیز نہ جانکر دم آخیر تک مشہور کئے چنانچہ ان بارہ میں سے گیارہ اپنی شہادت پر جان دیے باقی
ایک حواری جلاوطن ہو کر جزیرہ پاتمس میں مر گیا۔ پس حواریان الہامی کی شہادت معتبر ویسی ہی تھی وہ اکیلی
ایک شخص سے منسوب ہو کر ذات عیسےٰ مسیح پر قایم رہی۔

اور تحریر کئیے ہوئے آیات سنجیدہ کے وسیلے سے جو ابداران انجیل کی شہادت متفق ناظر کے روبرو گذار کر
کہتے ہی اور ممکن نہیں کہ طالب حق ان باتوں سے انجان رہے کہ یحیٰی و عیسےٰ مسیح و حواریاں سب کے سب تعلیم کئے تھے کہ نجات
انسان صرف فرزند خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہوتی ہی پس ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ یحیے و عیسے مسیح و حواریاں
اسطرح شہادت دینے سے موسے کی تعلیم اصلی بلکہ اسکے پیچھے ہوئے سو انبیائے عبرانی کی تعلیم کے خلاف کھلاتے تھے
کیا ہم جواب دیتے ہیں کہ نہیں کیونکہ ہمارے اگلے باب کے آخر میں مرقوم ہی سو سیکھا موسے و انبیائے توریت کی تعلیم
وہی تعلیم ہی بلکہ کتب مقدس میں شروع سے آخر تک دوسری کوئی راہ نجات نہیں نظر آتی ہی موسے و انبیائے

تو بھی سبب روح القدس کے الہام سے نجاتِ انسان کے لئے فرزندِ خدا کی مداری ہونے و کفارے کی پیشینگوئی کرتے تھے
بلکہ ہدایت بنی اسرائیل کی خاطر ان حقیقتوں کو اپنی پیشنگوئیوں میں مشہور کیا کرتے تھے پس انکے اور حواریوں کے بیچ میں اتفاق
کامل ہے انبیائے توریت و حواریوں کے درمیان ہماری گواہی سوا اتفاق بابِ ہشتم میں مشابہی دیا کے گواہی
دینیوالے پیشنگوئیوں کی موافقت پر شہادت دینا پر نگا بصورتِ تمام ثابت کیا جاویگا پر اسی باب میں یہہ بولنا
کافی ہے کہ وہ نجات جو جسم ازفرزندِ خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہے اور جو ابتدائے کتبِ عتیق میں مشہور ہوئی ہے
فرقانکی راہِ نجات سے جو محمدؐ پر ایمان لانے اور خیر خیرات و نیکی کرنے سے ہے عین اختلاف رکھتی ہے پس اگر راہِ اول
راست ہے تو بضرور راہِ اخیر باطل ہوگی بلکہ اگر کفارۂ مسیح روحِ انسان کو حقدارِ بہشت بناتا ہے تو دینِ محمدؐ اسکو جہنم
دوزخی کرواتا ہے۔

اب ناظرِ محمدی ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہئے کہ اس باب میں درج ہوئی ہے شہادت کا کیسا سلسلہ
خاطر خواہ موجود ہے اسکی معرفت سے روح القدس اپنی عنایت سے اسکے دل کو قایل کرے اولاً بتلایا گیا
کہ فرقانکی نیچے آنیوالی آیت میں محمدؐ نے انجیل کی اصلیت پر پوشیدہ شاہدی دینا ہے یعنے ہم نے بھی عیسے فرزندِ مریم کو اسکے عہد
کے آگے دی گئی تھی شہادت کو اثبات کرنے کے لئے پیغمبروں کے قدموں پر چلوایا اور ہم نے اسکو انجیل جسمیں ہدایت و نور
سمایا ہے اسکے آگے دی گئی شہادت کو اثبات کرنے کی خاطر دئے بلکہ انکے لئے جو خدا سے ترس ہدایت و نصیحت تاکہ
وے جو انجیل پاتے ہیں خدا نے اسمیں فرستادہ کیا ہے اسکا انصاف کریں اور جو کوئی خدا نے اسمیں فرستادہ کیا ہے اسکا انصاف نہ کریگا
سو گنہگار ہے۔ اِس آیت کے مضمون میں ناظرِ محمدی ان علیحدہ علیحدہ باتوں کو لحاظ کیا چاہئے اول یہہ کہ محمدؐ کہتا ہے کہ
انجیل عیسے پر نازل ہوئی تھی سو کتابِ توریت کو اثبات کرنے کے لئے آئی دوم یہہ کہ خدا نے ہدایت و نصیحت
ہے سوم یہہ کہ خدا نے اسمیں فرستادہ کیا ہے اسکا لوگ عمل کریں چہارم یہہ کہ سب لوگ جو خدا نے اسمیں فرستادہ کیا ہے اسکا عمل نہ کریں

گنہگار ہونگے انجیل کے بابمیں محمد کا اظہار سنجیدہ یہی ثابت بتلایا گیا کہ جوابداران انجیل یحیےٰ و عیسےٰ مسیح و حواریان
ہیں بلکہ انکی تعلیم کیا تھی بصفوت تمام دکھلائی گئی ہے چنانچہ یحیےٰ کے بابمیں ٹھہرایا گیا کہ وہ ہمیشہ یہی دیتا تھا کہ عیسےٰ
مسیح حلوان خدا ہے جو عصیان دنیا کو اٹھا لیجاتا ہے اور عیسےٰ مسیح کے حقمیں ثابت ہوا کہ وہ اپنے بابمیں یہہ گواہی دیا
کرتا تھا کہ میں نبیوں کو ہیبت کھینچتا ہوں بلکہ نجات انسان کے واسطے جان فدا کرنے کی خاطر آیا ہوں اور حواریوں کے
بابمیں دکھلایا گیا کہ وے مسیح کی موت و رجی اٹھنے پر دیکھے ہوئے شاہد ہو کر یہہ گواہی دیا کرتے تھے کہ خدا نے اسکو سچ
کیا تھا سو وعدے و قربانیاں موسی سے ظاہر ہوتی ہیں حقیقت وا انبیائے عبرانی کے پیشگوئیاں بکفارہ مسیح سے پورے
ہوگئے تھے بلکہ مسیح کی قربانی سے ہی سو نجات کے سوائے زیر سما یعنی اولاد آدم کے لئے دوسری کوئی نجات نہیں ہے
اور دیکھو اس شہادت کی معتبری و راستی کو ثابت کرنے کی خاطر وے اپنا جان بھی دریغ نہ کئے پس جوابداران
انجیل کی شہادت متفق سے یہہ حقیقت اہم بخوبی ثابت ہوتی ہے یعنے نجات انسان تمام و کمال موت و کفارہ عیسے
مسیح سے ٹھہرائی گئی ہے چونکہ محمد خود صرف اصلیت انجیل پر نہیں بلکہ اسکے جوابدارون کی راستی و معتبری پر
شاہدی دیتا ہے وہ مقدمہ جو ہمکو ثابت کرنا لازم تھا سو انصرام کو پہنچا ہے یعنے محمد مصطفے خود اس نجات
پر جو کفارہ و خون بہنے سے ہے بجائے گواہ ہے

اگر ناظر محمدی محمد کے بہ نسبت اس سلسلہ شہادت کو شروع سے آخر تک جانچیگا
تو معلوم کریگا کہ یقیناً نجات مسیح سے انجام پاتی ہے کیونکہ محمد فرقان میں یحیےٰ و عیسے مسیح و حواریوں کی معتبری
پر شہادت عزت بخش گذرانتا ہے اور یحیےٰ پیشرو مسیح مقرر ہو کر اسکے بابمیں یہہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فرزند الٰہی اور
حلوان خدا جو عصیان دنیا کو اٹھا لیجاتا ہے اور عیسے مسیح خود شہادت یحیےٰ کو تقویت دیکر کہتا ہے کہ ہاں میں خدا کا
فرزند ہوں بلکہ عصیان دنیا کی خاطر میں اپنا جان بخشتا ہوں اور حواریان مسیح اپنے آقا کی موت و رجی اٹھنے اور

آسمان پر جانے پر بیٹھے ہمارے شاہد ہیں ہو کر بالاتفاق مشہور کرتے ہیں کہ اولادِ یعنی آدم کے واسطے فرزندِ خدا کی محبت و موت
و کفارے سے ہی سو نجات کے سوائے دوسری کوئی نجات نہیں ہے علاوہ یہ شاہد بکثرت کسی کی راستی و معتبری کو
ثابت کرنے کے لئے اپنی جان عزیز کو دریغ نہیں کئے پس ان کے بیانات بھی ایسے ہی ہیں سو مابین قرآن و عیسویاں
کی معتبری میں شہادت دیتا ہے بلکہ محمد مصطفےٰ جو نجات مسیح پر گواہ ہے بصفت تمام ثابت ہو چکی ہے اس
مقدمے میں محمدؐ کا شکر نہیں لیکن حمد و شکر اُس خدائے اعظم کے لئے سزاوار ہے جو اپنی قدرتِ کاملہ سے مکاروں کو
اپنے مکرِ خاص سے گرفتار کیا کرتا ہے وہ یہی ہے جو تعین کیا کہ محمد قصداً بلکہ سہواً اُس نجات پر جو فرزندِ خدا
کے کفارے و خون بہنے سے ہی سو گواہِ مخصوص ہے۔

آخر کار ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ جس قدر محمد نجات مسیح پر گواہ ہے
اُس قدر اسکے اعترافات قرآن میں ٹھہری ہے سو راہِ نجات کے خلاف ہیں کیونکہ قرآن میں بتلائی گئی سو راہ
نجات اللہ تعالیٰ کے اکیلوتے فرزند کے خون بہنے سے نہیں ہے بلکہ محمدؐ پر ایمان لانے و خیر خیرات اسکی کرنے سے ہے
اگر صورتِ مقدم راست ہو تو بضرور صورتِ مؤخر ناراست ہوگی الغرض اگر راہِ انجیل خدا سے ہووے تو البتہ
قرآنکی راہ آدمی سے ہوتا ہے پس ان مختلف راہِ نجات ہمارے روبرو ہونے کے باعث ہمکو نہایت ضرور ہے کہ
انکے درمیان انفصال کریں آنمیں سے راہِ اول کتبِ مقدس سے پیدا ہو کر عہدِ موسیٰ سے زمانہ حواری یوحنا تک جو
انجیل کی کتابِ اخیر کا کاتب ہے کل انبیائے عبرانی سے نسبتی پائی سے ضرور بضرور ہے کہ ہم اسکو قبول کریں علاوہ اسکے
راہِ دوم جو قرآن میں محمد مصطفےٰ سے بتلائی گئی ہے سو کتبِ مقدس کے سارے انبیا سے مختلف ہونے کے باعث ضرور
بضرور ہے کہ ہم اسکو رد کریں کیونکہ محمدؐ کا اظہار یہی ہے کہ توریت و انجیل خدا سے فقط نازل نہیں ہیں بلکہ اللہ
تعالیٰ روحِ انسانکو راہِ رحم و شفقت سے ہدایت کرنے کی خاطر اُن کتب کو مقرر کیا ہے چونکہ قرآن سے بتلائی گئی سو

راہِ نجات کُتُبِ مُقدس کی راہ سے بالکل مختلف ہی ہر ایک جویندہ عادل کو ظاہر ہوگا کہ اس کتاب کا مصنف ملہم نہ تھا اگر صاف پوچھے تو نبی نا حق

اب ہم ہر ایک اہلِ اسلام محمدی سے پوچھتے ہیں کہ اس محل وابتر یعنے فرقان انجیل کو منسوخ کرنے آیا سو کچھہ بھی دلیل کہاں ہے کیا اسنے ہم سے یہ ثابت کیا کہ توریت و فرقان بالاتفاق انجیل کی اصلیت کو خوب ثابت کرتی ہیں سوائے اسکے جو ابدال انجیل یعنے یحییٰ و مسیح و حواریان کیا سب کے سب گواہی نہیں دیتے ہیں کہ مسیح فرزند خدا کی قربانی سے ہی سو نجات کے سوائے انسان کے لئے دوسری کوئی نجات نہیں ہے پس انجیل کی کسی کتاب فرقان سے منسوخ ہونا کیا امکان ہی ہے کیونکہ فرقان محمدیان کبھی سے یہ دعویٰ کبھی نہیں کرتا ہی اگر کرتا تو بھی ہم یہی سوال کرنا لازم جانتے کہ خدا کا کلام غیر متبدل کتاب بے سند سے منسوخ ہو سکتا ہی کیا۔

تیسرا باب

کتبِ مقدسہ یہودیوں و عیسویوں کے ہاتھ سے مبتدل ہو گئے ہیں سو محمدیوں کی

روایتِ ثانی بالکل بے دلیل و باطل ثابت ہونے کے بیان میں

کتبِ مقدسہ قرآن سے منسوخ ہو گئے ہیں سو محمدیوں کی پہلی روایتِ بے دلیل کو خود محمد مصطفے کی شہادت سے
رد کر کے ہم اس قوم میں مروج ہے سو دوسری روایتِ تحریف کی طرف یعنی یہود و عیسویوں کے کتبِ مقدسہ مبتدل ہو گئے
ہیں رجوع ہوتے ہیں اس روایت کے بابمیں ناظر دیکھا چاہئے کہ وہ ایسی ہے کہ کوئی محمدی اسکو ثابت کرنے کے لئے کوشش
نہیں کرتا ہے کیونکہ محمدیانی خوب جانتے ہیں کہ یہ امر لا ابل گذارنا غیر ممکن ہے ایسے طور سے کہنے کا سبب فقط یہی کہ کتبِ
مقدسہ کے دعوے کو دفع کرنے کے لئے دوسرا کوئی واسطہ نہیں رکھتے ہیں لیکن اپنے اظہار کو ثابت کرنے سے بالکل
لاچار ہیں کیونکہ بہ زعم فاسد دوسرے سبب و وغیرہ کے سبب سے ثابت ہونا غیر ممکن ہے جس وقت کہ ہم محمدیوں سے پوچھتے
ہیں کہ توریت و انجیل کس زمانے میں مبتدل ہوئے اور کس گروہ کے ہاتھ سے کس طور سے بلکہ کونسی آیات ہیں تب ان سوالات
سے لاجواب ہو جاتے ہیں الغرض محمدیان یہی باقی رہ گئی ہے سو اکیلی ایک وہ جسکی معرفت سے وے اپ کو توریت
و انجیل کی حقیقت و دعوے سے بچاتے ہیں دلیل معتبر نہیں رکھتے ہیں وہ مذہب یہ قدر نا معتبر ہے جو کتبِ مقدسہ کے مضمون

سے ناحق ٹھہرکر فقط روایت بے دلیل سے حمایت پاسکتا ہے جیسا کہ ہم محمدیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم کس سند پر کہتے
ہو کہ یہودیوں و عیسائیوں کے کتب مقدسہ منسوخ ہو گئے ہیں آپ ہی تھوڑے جواب دینگے کہ فرقان میں ایسا خبر یا اشارہ
نظر آتے ہیں یہ کہ جھوٹی روایت کو مشہور کرنے کی خاطر محمدیوں کو دوسرا کوئی وجہ نہیں ہے لہذا ہم محمدیوں کے
اِس مقدمے میں بھی جوابدار ہوتے ہیں کہ کتاب فرقان سے معاملہ رکھنا ہمکو ضرور ہے تو بھی ہم اُس کو
خدا کا کلام اور اُن کی خدمت سمجھکر پیغمبر اسلام کو پھر دریافت میں لانا مناسب جانتے ہیں بلکہ یقین ہے
کہ نہ محمد صاحب سے نہ کوئی اور معتبر سے روایت کو کچھ تسلی پاویگا۔

اُمت محمدی محمد کو روایت مذکور کا جوابدار ٹھہرانے کے باعث

ناظر محمدی ولا لحاظ کیا چاہئے کہ محمدیان فرقان سے منسوب کرتے ہیں سو دعویٰ اُس کتاب میں کہیں بھی نظر آتا
ہے از روئے ثبوت کے ہم اِس مقدمے پر فرقان کے سارے آیات مخصوص کو انتخاب کرکے یہاں داخل کرینگے چنانچہ
دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے حق کو حماقت سے مت ڈھانپو نہ حق کو اپنی پہچانت کے خلاف پوشیدہ
رکھو تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے اُن لوگوں جنکو کتب مقدسہ دیے گئے ہیں حق کو حماقت سے کیوں
ڈھانپتے اور جان بوجھکر حق کو پوشیدہ رکھتے ہو اُسی سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے اور اُنمیں یقیناً تھوڑے سے
جو کتاب کو غلطی سے پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو جو وے پڑھتے کتاب میں ہے مگر کتاب میں نہیں ہے اور وے کہتے ہیں کہ یہ خدا سے ہے مگر خدا
سے نہیں ہے اور اپنی پہچانت کے خلاف خدا کی باتیں جھوٹھ بکتے ہیں ۴ دیں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہودیوں میں
تھوڑے ہیں جو الفاظ کو اپنے مقامات سے بدلاتے اور کہتے ہیں کہ ہم سُنتے ہیں اور نافرمانبرداری کئے اور تو بھی ناسمجھکر
سُن اور ہم پر نظر رکھیو یوں اپنے زبانوں سے پھیران کرتے ہیں اور دین پر لعنت کرتے ہیں ۵ ویں سورہ میں بھی
یوں لکھا ہوا ہے یعنے وے کتب مقدسہ کے الفاظ کو اُنکے مقامات سے بدلاتے ہیں بلکہ وے بھول گئے ہیں نصیحت کا ایک حصہ

فراموش کیے ہیں پس اس مقدمہ سے سب ہوشمند فرقان کے سارے آیات مخصوص ہیں اور انمیں سے ایک بھی اسمعنی
پر نہیں کہ یہود و عیسویاں کتب مقدس کے مطالب کو تبدیل کیے ہیں انہی تمام منتخبات کے بابمیں اسسے زیادہ نہیں
کہہ سکتے ہیں یعنے فریقین کو امت محمدؐ سے کئی زبانی جھگڑے ہیں کتب مقدس کی حقیقت کو حماقت سے دبانے
بلکہ اسکے بعضے حصوں کو چھپانیکی کوشش کیے محمدؐ کی معنی صحیح یہی ہیں سو خود آیات سے نظر آتی ہے کیونکہ وہ
ان آیات میں یہود و عیسویوں پر یہہ تہمت نہیں کرتا ہے کہ وے کتب مقدس پر اپنا قلم چلاتے تھے بلکہ یہہ کہ وے اپنے باتوں
سے فریب یا مکر کرتے تھے محمدؐ یوں نہیں بولتا ہے کہ وے فریب دینے کے لیے کتب مقدس کو تبدیل کیے ہیں مگر یہہ کہ محمدؐ کو
کو فریب دینے کی خاطر وے اپنا وسیلہ کہتے ہیں بلکہ یہ سب اپنا کہنے کے زبانوں سے جبرا کرتے تھے اور پس تحریریں
سو منتخبات سے ہر ایک بسبب بار پڑھنے والا معقول ہوگا کہ یہود و عیسویاں محمدیوں کو ایمان اسلام سے پھر گشتہ کرنے
کے لیے کئی سو جھگڑے نسبت محمدؐ نظر رکھکر صرف انکے پڑھنے اور کہنے اور جھوٹھ بکنے اور زبانوں سے جبرا کرنے کے
بابمیں ذکر کرتا ہے یہود و عیسویاں کا جھگڑا کرنا اور اپنے قلم سے کتب مقدس کو تبدیل کرنا بالکل علیحدی بات ہے غرض
ہم اس باب میں صاف صاف ثابت کرینگے کہ وے فریقین کتب مذکورہ کے مضمون اصلی کو بہت عزیز جانکر اسکو بچا رکھنے
کی خاطر نہایت کوشش کیا کرتے تھے پس خلاف میں انہی بیہودہ لوگوں کے جو بغیر سند و دلیل کے اپنی مرضی کے موافق
کہتے ہیں کہ کتب مقدس تبدیل ہوگئے ہیں فرقان خود گواہ معتبر ہے کیونکہ اگر فرقان کے ان آیات کی معنی حقیقی پر نظر
رکھکر ہم محمدؐ کی نیت کے خلاف شرح کریں تو اس مقدمے کو فایدہ ہوگا کیا ہم جواب دیتے ہیں کہ نہیں ایک لحظہ ہم
قبول کرینگے کہ آیات مذکور سکھلاتی ہیں کہ یہود و عیسویاں اپنے قلموں سے کتب مقدس کو تبدیل کیے ہیں خیر اس سکھلانے
سے کچھ ثابت ہوتا ہے کیا صرف انکو فرقوں سے بغض رکھنے کے باعث محمدؐ کا بہتان ہے اسلیے کہ وے بحرارت
تمام اسکے مسایل و دعویٰ بے سند کے منکر رہتے تھے مگر اسبات پر محمدؐ کچھ دلیل نہیں گذارتا ہے لہذا سوا دشمن کی افترا

پر کرنیکے اور کچھہ نہیں ہی پس یہود و عیسویوں پر سو بہتان کو ٹھہرانیکی خاطر بہت بات بولنا کہ فرقان میں لکھا ہوا ہی سو
مطلق لاحاصل و عبث ہی یہاں یکلحظہ توقف کرکے ہم پوچھتے ہیں کہ فرقان کیا چیز ہی وہ ایک کتاب ہی کہ اسکے مصنف
کے اظہار خاص کے سوائے اپنے نزول پر کچھہ بھی دلیل نہیں رکھتی ہی ہم فرقۂ محمدی سے یہہ درخواست کرتے ہیں کہ
وے فرقان کے نزول پر ایکہی دلیل معتبر گذرانیں بلکہ اسکے مصنف کے اظہار کے سوائے اسکی معتبری پر کچھہ بھی شہادت
دکھلاویں ہمکو یقین ہی کہ وے ایسا نہیں کر سکتے ہیں کتاب فرقان ایک بشر کے ہاتھہ سے لکھی گئی جسکی گروہ کو خدا
بحکم مخصوص ہی سب اہل سے بالکل جدا کر دیا تھا وہ معجزے کی معرفت سے کچھہ تشفی نہیں پاتا ہی بلکہ یہہ کوئی بھی
نہیں رکھتا ہی اسکی عبارت کتب مقدس کی عبارت سے بالکل متفق ہی بلکہ یہہ اسکا مضمون موسے و انبیا و عیسے مسیح کے
مسایل کے خلاف ہی لہذا محمد صلعم کے اظہار بے دلیل کے سوائے کتاب کی معتبری کے باب میں جسپر مسلمان اپنے ارواح
لا یموت کو خطرہ میں ڈالتے ہیں دوسری کوئی سند نہیں ہی سوائے اسکے ہم اپنے اگلے بابوں میں ان دو باتوں کو بدرستی
تمام ثابت کرچکے اول یہہ کہ فرقان توریت و انجیل کے الہام کو علانیہ اعتراف کرتا ہی دوم یہہ کہ وہ انکی سب خلاف
تعلیم کرتے صاف صاف دکھلاتا ہی کہ اپنا اصل خدا سے نہیں ہی جبتک کوئی محمدی اس سالکے مذکور بابوں کے دلایل
کو باطل نہ کریگا تب تک فرقان جس حالت میں عزیز جوان دلایل سے پڑ گیا ہی یعنے اپنے مصنف کی لاالہامی و ناراستی
پر گواہ مخصوص کے سر جھکا رہنا پڑیگا پس اگر کوئی محمدی سمجھے کہ آپ ان دلایل کو باطل کر سکتا ہی تو کوشش کرے
اور فوراً پہچان لیگا کہ انکو باطل کرنا غیر ممکن ہی مگر ہمکو فرقان پر بہت غلطی کا ناظر ہونا ہی اسلئے کہ وہ دل
انسان کو کتب مقدس سے تمام و کمال برگشتہ کرنے کے لئے بیچ ایسی والی جھوٹھہ کو شہرت کرتا ہی چنانچہ ۹ ویں سورہ میں
یوں لکھا ہوا ہی یعنے یہود کہتے ہیں کہ عزیز فرزند خدا ہی اور عیسویاں کہتے ہیں کہ مسیح فرزند خدا ہی یہہ آیت یہود پر
صرف بہتان بلکہ اسپر جھوٹھہ ہی کیونکہ کوئی یہودی نہیں بولتا بلکہ کبھو نہ بولا ہوگا کہ عزیز فرزند خدا ہی کہ

کسی محمدی کو بے باشبہ شک ہو تو وہ پہلے ہنود سے جسکے ساتھہ ملاقات کا اتفاق ہوگا دریافت کرے۔ اور جلد یہہ بات کی حقیقت
سو جھہ پر دلیل واضح حاصل کریگا۔ فرقان کے ۵ ویں سپارہ میں بھی عیسیٰ یسوع پر سچے ایمان والوں کی چھوٹی آیت لکھی ہوئی ہے یعنے قرآن کا قول
جو کہتا ہے یقیناً المسیح فرزند مریم ہے یہہ تہمت جو محمدیوں کے حق میں پھرایا جاتا ہے بالکل جھوٹھہ ہے کیونکہ کوئی عیسوی
نہیں کہتا کہ المسیح فرزند مریم ہے اگر ایسا ہوتا تو الوہیت پدر و روح القدس کو خارج کریگا۔ عیسوی لوگ کہتے ہیں کہ اقنوم
میں تین ذات پاک ہوتے ہیں یعنے پدر و کلام و روح القدس اور یہ تینوں ایک ہی گنے ہیں جب تک مسیح کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں
کہ وہ فی الحقیقت خدا کا فرزند ابدی ہے ✣ فرقان کی یہ بات نہ صرف بلکہ کتب مقدسہ سے اسکے اختلاف یہاں گذارے گئے سو
مثال کے بعد ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ اگر محمدی ہنود و عیسویوں کے باہمی کہا ہو تاکہ وے اپنے قلم سے کتب مقدسہ کو تبدیل کئے ہیں تو
ایسی شہادت نامعتبر بات کو ثابت کر سکتی ہے بیشک ہستی و حقیقت کے ہر ایک قدردان سے حقارت کی جاویگی اما
محمد کے حقیقی مصنفی کہیں تو اعتراف کرنا ضرور ہے کہ وہ فریق مذکور پر بھی ایک بہتان نہیں کیا ہے کہ یہہ کفف وکیا یا کیا
سو تیری بات نہیں ہے کیونکہ ہم آگے اسکو اور اسکے تحریرات کو شہود نا حق ٹھہراتے ہیں ہم اسے سیکھتے ہیں کہ ایسی شہادتیں
اس سے ثابت ہوا ہے کہ محمدیاں کتنی بھی کوشش کرنے کے واسطے کیوں نہ روز قیامت تک کام آویگی
محمدیوں کی سند فخری کو جسے دو دلیل کے سوائے ہنود و عیسویوں پر بہتان
کرتے ہیں سو جھوٹی و لاحاصل ثابت کر دکھاتا ہے۔ ہم اس سچائی پر کہ کتب مقدسہ فریق مذکور سے متبدل نہیں ہوئے ہیں جو چند
قایل کرنیوالے دلایل گذارتے ہیں یہ دلایل ہیں معقول و منقول ہونگے اگر آدمی بے اعتنا یا متعصب ہو تو انکو قبول
کرنا ضرور ہوگا۔

اولاً بہ نسبت ہنود ناظر محمدی لحاظ کیا جاوے کہ محمد کہتا ہے کہ صرف میرے ساتھہ حسد پیدا کرکے ہے

✣ یعنے کلام جو نجات کے کار فیاض کی خاطر جسم دار ہوا۔

وے اسلام سے برگشتہ ہوکر عداوت رکھتے ہیں از بس باعث ہم ٹھہراتے ہیں کہ حسدِ محمدؐ کے سوائے یہود کتبِ مقدس کو تبدیل
کرنے کے واسطے دوسرا کوئی وجہ نہ تھا پس ایک ناظر ظاہر ہوگا کہ محمدؐ کے ہونے کے آگے یہود اپنے کتبِ مقدس کو
تبدیل کرنیکی خاطر کچھہ ترغیب پاتے تھے کیونکہ وے اسکے بابت کچھہ آگہی رکھتے تھے قرآن کے تیسرے سورہ میں محمدؐ
اِسبات پر کہ جیسے لکھے رکھا کہتا ہی یعنے یقیناً خدا کی نظر میں مذہب اسلام ہی اور وے جو کتب مقدس رکھتے تھے
تھے ہیں سے منحرف نہ ہوے جبتک کہ شناخت یعنے شناخت محمدؐ و مسایل قرآن انکو پہنچی اور انمیں حسد پیدا ہونے لگا
یہاں اقرار صاف ہے کہ یہود کو انکے مذہب اصلی سے جسکو محمدؐ اسلام کہتا ہی منحرف ہونیکے لئے کچھہ وجہ نہ تھا جبتک
کہ محمدؐ اور اسکے مسایل کی شناخت انکو آئی بعد اسکے وے حاسد ہوکر منحرف ہوگئے پس شہادت قرآن سے ہم
ٹھہراتے ہیں کہ زمانہ محمدؐ کے قبل یہود کتب مقدس کو تبدیل کرنے کے واسطے کچھہ بھی سبب نہ رکھتے تھے اگر محمدؐ سے
بڑھکر گواہ مطلوب ہو تو عیسے مسیح کی ذات میں جو ویے اعمال مسیح کتبِ عتیق کی معتبری کو ثابت نہیں کرتے
ہیں کیا چنانچہ بیابان میں اپہر ہوی ابلیس کی آزمایش پیدا ہیں وہ شیطان کے سارے ترغیبوں کو کتب مقدس کے
مضمون سے جواب دیکر رد کیا کیا ایسا انکو ایک جو بندہ حقیقت متی اور لوقا کے ہم وین باب دیکھنے سے فوراً
معلوم کریگا پس ہم سوال کرتے ہیں کہ عیسے مسیح اور نبیلاتے کہ کہ رکھا عمل کرنے ایسے کتب کی عزت کیا ہوتا
جنکے بابت وہ خوب جانتا تھا کہ متبدل ہونیکے باعث وے جعلی و نامعتبر ہوگئے ہیں سوا اسکے ہم پوچھتے ہیں کیا وہ
کسیوقت اپنے حواریوں کو آگاہ کیا کہ کتب عتیق متبدل ہونے سے جھوٹے اور نامعتبر ہوگئے ہیں کبھی نہیں بلکہ اسکے وہ اپنے
مسیحائی کو ثابت کرنے بلکہ اپنے مسایل و دعووں کو تشفی دینے کے واسطے توریت و زبور و کتب انبیا کی طرف ہمیشہ
رجوع ہوتا تھا چنانچہ لوقا کے ۲۴ ویں باب کی ۲۵ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تب وہ انسے کہا کہ اے نادانو
اور انبیا کی سب ساری باتوں کو باور کرنے میں سست دل لوگو کیا ایسا نہیں ہونا تھا کہ مسیح یہہ عذاب اٹھا کر اپنی

جلال کو پھر حاصل کرے تب موسےٰ اور سب نبیوں کے کتب سے شروع کر کر اُن تمام کتابوں کی جو باتاں اپنے حق میں
لکھی تھیں بیان کیا۔ اُسی باب کی ۴۴ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے وہ اُن سے کہا جس وقت میں تمہارے ساتھ تھا
یہی باتاں میں تم سے کہتا تھا کہ جو کچھ موسے کی شرع اور پیغمبروں کے کتابوں اور زبوروں میں میرے حق میں لکھا گیا ہی سو
کامل ہونا ضرور ہی تب انکے ذہن کو کھولا تا کہ کتابوں کو سمجھیں اور اُنسے کہا کہ اِس صورت سے لکھا ہوا ہی اور اِس طرح
ضرور تھا کہ مسیح رنج کھینچے اور تیسرے دن مُردوں میں سے اُٹھے اور یروسلم سے لیکر تمام قوموں میں توبہ اور گناہوں
بخشش کی منادی اُسکے نام سے کیجاوے سواے اسکے مسیح مدام ملک یہودیہ کی تمام شہروں میں کہتا تھا کہ توریت
کامل ہوتی تک اُسکا ایک نقطہ یا ایک شوشہ گر نہیں جا رہیگا کیونکہ آپ ہی کتاب و کتب انبیا کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ
پورے کرنے آیا تھا چنانچہ متی کے ۵ ویں باب کی ۱۷ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے یہہ گمان مت کرو کہ میں
توریت اور پیغمبروں کے کتابوں کو ضایع کرنیکے واسطے آیا ہوں میں مٹانے نہیں بلکہ کامل کرنے کے لئے آیا ہوں
کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان و زمین آخر نہووے توریت سب کامل ہوتی تک اُسکا ایک نقطہ یا ایک
شوشہ گر نہیں جا رہیگا۔ اگر یہود کتب مقدس کو تبدیل کر کر جھوٹے بنائے ہوتے تو ممکن نہیں کہ عیسے مسیح ایسا کہا ہوتا کیونکہ
ایسا کہنے سے گویا وہ بولا ہوتا کہ میں یہودیوں کے جھوٹھ موٹھ کو پورا کرنے آیا ہوں الغرض عیسے مسیح کتب مقدس
کو تبدیل کرنیکے واسطے یہود پر کبھی تہمت نہیں کیا سو اِس بات سے خوب ثابت ہوتی ہی کہ وہ ہمیشہ انکو تاکید کرتا تھا
کہ اپنے کتب اپنے شاہد ہونے سے ویسے ہوشیاری تمام انکو تلاش کریں چنانچہ یوحنا کے ۵ ویں باب کی ۳۹ ویں
آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تم کتابوں میں ڈھونڈھو کیونکہ گمان کرتے ہو کہ انمیں تمہارے لئے ہمیشہ کی حیات
ہی اور وہی ہیں جو میرے بابت گواہی دیتے ہیں پس یہود محمد سے حسد کرنے اور دین اسلام سے متنفر ہونیکے
باعث میں اُسکے اوپر داخل کئے ہیں سو آیت فرقان سے بلکہ تعلیم و عادت عیسے مسیح سے بھی خوب ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ

محمدؐ کے قبل کتبِ مقدس یہود کے ہاتھ سے مستبدل نہ ہوئے تھے۔

اِس مقدمے پر اور ایک دلیلِ متواتر موجود ہی ناظرِ محمدی کو بہ ہوشیاری

تمام لحاظ رکھے یعنے عہدِ ابراہیم سے زمانہ عیسیٰ مسیح تک یہود اپنے تئیں دنیا کے دوسرے اقوام سے بزرگ جانتے تھے

بلکہ آجکے روز بھی اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں پس وے ایسا خیال کرینگا کیا سبب ہے البتہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ انکے باپ

ابراہیم کو دنیا کے اقوام سے چن لیکر اُس سے وعدہ کیا کہ مسیح تیرے نسل میں پیدا ہوگا سوائے اسکے خدا اُسکی

اولاد کو اپنی بندگی پر تعین کر معبد و توریت و امامان و پیغمبران انہیں مقرر کیا علاوہ انکو اپنے بندے

ٹھہراکر آپ اُنکا خدا کہلانا قبول کیا بلکہ اپنی عنایت سے انہیں سرفراز کر سب دشمنوں سے محفوظ رکھا اُن

سارے نعماتِ مخصوص کے باعث عبرانیان یہ خیال کرتے تھے کہ دنیا کے اقوام میں سے فقط آپ حقدارِ نجات

ہیں اسلئے دوسرے اقوام کو محقر جانکر اپنے تئیں بزرگ سمجھتے تھے انکی حماقت یہی تھی کہ خدا کی عنایتِ دنیوی

کو اُسکی نجاتِ روحانی سے شامل کرتے تھے سچ ہے کہ وے وہی قوم تھیں جسمیں مسیح پیدا ہونا تھا سو ٹھہرنے بلکہ

وہ ہونے تک اسکے ظاہر کرنے والے مذہب کے پیروان مقرر ہونے سے لازم تھا کہ خدا انکو سب اقوام کے اوپر

عنایتِ دنیوی و نعماتِ مذہبی سے سرفراز کرے مگر خدا تعالیٰ صرف انکو نجات بخشنے کا وعدہ نہ اُسنے ابراہیم

کیا پھر کیونکر وے خدا کی عنایتِ دنیوی کو اسکا ارادے پر نہیں بلکہ اپنی غروری کے مطابق تشریح کرتے

اپنے تئیں بزرگ جانکر دوسروں کی حقارت کرتے تھے پس ایسی بدمزاجی قوم رکھنے سے یہود جنہوں کو اپنے

حقوق و نعمات و نجات کی سند پر بزرگ جانتے تھے کیا توریت نہ تھی خدا کا ابراہیم کو چن لینا اور ہدایت دینا بلکہ مسیح کے

اور وعدہ کرنا وہاں نہیں لکھتے تھے کیا اِسلئے کتبِ مقدس انکی نظر میں بہت عزیز تھے یہ آگے تب بزرگ فرشتہ ہوتا تھا

مذہب پاک کو پیارا جانتے تھے کیونکہ وے نفسانی ہوکر مذہب الٰہی سے ہمیشہ برگشتہ ہوتے تھے مگر بدمزاجی قوم

سے فقط اپنے ہی حقدارِ نجات سمجھکر کتبِ مقدسہ کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ فرقان کے دوسرے سورہ میں یہود کے اِس
زعمِ فاسد کے باب میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے کہا اگر خدا کے پاس محلِ ابدی وے سے لوگ سوا خصوصاً تمہارے لئے موجود
ہی تو موت چاہو اگر تم سچ بولتے ہو۔ پس ناظر دیکھا چاہیے کہ یہاں کیا ہوا ہے سو تصور کتبِ مقدسہ کے مضمون
اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے لئے اولادِ ابراہیم کیسی تیز اشوق تھا یہاں تک کہ قومِ محمدی اقرار کرتی ہے سو یہاں تک کہ
وے اپنے کتبِ مقدسہ تبدیل نہ ہونے کی خاطر ان کتب میں سارے الفاظ و حروف کو ہوشیاری سے تمام گن
لیتے تھے پس بات سے ہم امید رکھتے ہیں کہ قبول کیا جاوے کہ بنی اسرائیل توریت کو اپنے نعماتِ دنیوی و نجاتِ
ابدی کی سند سمجھکر نہایت عزیز رکھتے تھے بلکہ عہدِ محمد کے قبل تبدیل کرنے اور نامعتبر ٹھہرانے کے لئے کچھ
وجہ نہ رکھتے تھے۔

اب ناظر پر ظاہر ہوگا کہ اگر محمد یہود پر یہ بہتان کیا چاہتا تھا کہ وے اپنے قلم سے کتبِ مقدسہ کو تبدیل
کئے ہیں تو اسکی مراد یہی تھی کہ آپ یہود ہونیکے بعد یہہ کارِ کفر انصرام کو پہنچاتی فی الحقیقت وہ یوں کہتا ہے کہ خدا انکی
نظر میں مذہبِ اسلام ہی اور یہود دین سے برگشتہ ہوئے جبتک کہ شناخت (یعنے شناختِ محمد بوسیلۂ
فرقان انکو پہنچی اسکے بعد جیسا وہ کہتا ہے وے حاسد ہوگئے۔ پس اِس مقدمے کی طرف متوجہ ہو کہ ہم فرقان میں
موجود ہے سو شہادت کے موافق محمد کی مہر دریافت میں لاوینگے بہرکیف ہم نہیں لیتے ہیں کہ محمد نے یا اسکی
امت نے کبھی ظاہر لکھا ہو جو یہ بہتان کیا ہے ہمکو یقین ہے کہ فرقان اِس بات کو نہیں دکھلاتا مگر محمدیان وہ کتاب
اپنی ہی دکھلاتی ہیں سو چند دعوی کرنے سے ہمکو ضرور ہے کہ یہ بہتان کس قدر معتبر ہے سو ہوشیاری سے تمام
تحقیق کریں۔

ناظرِ محمدی دیکھا چاہیے کہ فرقان چند مقامات میں تفصیلوار شاہدی دیتا ہے کہ یہود محمد کے

دعووں اور وحیوں سے بے نہایت نفرت کرکے علانیہ حقارت کرتے تھے وے فقط اسلام سے برگشتہ نہ ہوئے بلکہ اسکو ٹھٹھہ

و مسخری میں اڑایا کرتے تھے چنانچہ فرقان کے تیسرے سورے میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے کیا تو ان لوگوں پر لحاظ نہیں کیا

ہے جنکو کتب کا ایک حصہ دیا گیا تھا وے کتاب اللہ کی طرف دعوت کیے گئے کہ وہ انکے درمیان انفصال کرے تو

بعض ان میں کے اپنی پیٹھ پھیر کر بہت دور نکل گئے ۔ ھ دوسرے میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے اے مومنان جب

لوگ جنکو تمھارے آگے کتب مقدس دی گئی تھی یا کافروں کو اپنے دوستوں کے بیچ مت گنو جو تمھارے

مذہب کا ٹھٹھہ و مسخری کرتے ہیں ۔ ھ سورے میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے تو یقینا دیکھیگا کہ مومنوں سے سخت تر عداوت

رکھنے والے یہودی بت پرست ہیں ۔ ھ ان سے الفاظ زیادہ صفائی سے ظاہر کر سکتے کہ قدر اولاد مغرور ابراہیم

اسحق فرزند اسماعیل اور اسکے وحیوں سے نفرت رکھتی تھی محمد اس بات کو پوشیدہ نہیں رکھتا ہے کہ عبرانیاں

اپنی چال سے ظاہر کیا کرتے تھے کہ ان کے خیال میں اسلام لائق نہیں تھا کہ کوئی یہودی اسپر غور کرے پس جو محمد اور

اسکے وحیوں سے اتنی حقارت رکھنے کے باوجود کیا اغلب تھا کہ وے ایسے شخص کی خاطر اپنے کتب مقدس کو

تبدیل کریں اگر ہم یاد رکھیں کہ یہودی دماغی قوم کے سبب سے توریت کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے لئے

کیا شوق و ذوق رکھتے تھے بلکہ انکا فخر و امید نجات انہیں کتب سے کس قدر متعلق تھی تو ہم مان لینگے کہ نہ آپ

کتب مقدس کو تبدیل کریں نہ دوسرے کسیکو تبدیل کرنے دیویں ان کتب سے وے سمجھتے تھے کہ دنیا کے سارے اقوام

کے برعکس ہم حیات ابدی کے لئے مقرر ہیں گو کہ یہ گمان بالکل نا درست تھا تاہم انکو اپنی نظر خاص میں نہایت سربلند

کرتا تھا ازیں باعث اگر یہود محمد کے احسان کے لئے اپنے حقوق و نعمات کی سند بزرگ کو تبدیل ہونے دیتے تو نہایت

عجب معلوم ہوتا سوا اسکے اللہ تعالی انکو اپنے کلام کے باب میں حکم مخصوص کیا تھا کہ وے اسمیں نہ افزود کریں

نہ کچھ گھٹا دیویں چنانچہ موسے کے ہاتھ سے کتاب استثنا کے ۴ ویں باب کی دوسری آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے تم

سکو حکم کرتا ہوں کلام میں تم نہ افزود کرو گے نہ کچھ کم کرو گے تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام جو میں تمہیں حکم کرتا ہوں بجا
لاؤ۔ خدا نے ایسی عبارت سنجیدہ بیان کے بعد بلکہ محمد اور اسکے اصحاب سے ایسی حقارت رکھنے کے باوجود کیا ممکن تھا کہ
یہود کتب مقدسہ کو تغیر کرنے سے تقصیر مند ہو کر اپنے تئیں جوابدار ٹھہراویں اللہ کے کلام کو تغیر کر کے جھوٹا ٹھہرانا انسان
سے صادر ہونے میں سب گناہوں سے گناہ کبیرہ ہے بلکہ اسکی جوابداری نہایت خوفناک ہوویگی پس ہر ایک رشید
کو معلوم ہو گا کہ ممکن نہیں کہ یہود یا دوسرا کوئی فرقہ ایک شخص کی خاطر جسکی تعلیم ناراستی و دعوی گستاخانہ ہووے تھے
وسحر ہو کے انکے لئے اور کچھ نہ عقاب گناہ کے لئے ان تجدیدوں سے جو فرقان کو کتاب الہامی سمجھتے ہیں ہم سوال کرتے
ہیں کہ اگر ان لوگوں میں کوئی فرسی اٹھکر آپ خدا کا پیغمبر آخر و برگزیدہ ہونیکا دعوی کرے تو وے فرقان کی تبدیل کو
قبول کرینگے کیا یا اسکے تبدیل پر کچھ وجہ دیکھینگے کیا۔ مثلاً کئی سال کے قبل امریقہ کے ملک میں ایک جوزف
اسمت نام ہستی نے تو کیا مارمن نامی ایک کتاب لکھکر اپنے تئیں پیغمبر زمانہ آخر مشہور کیا بلکہ مارمنیت نامی ایک فرقہ
جسکے اب ہزاران پیروان موجود ہیں جمع کیا۔ اس سے ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ جوزف اسمت صاحب جھوٹ مکر کو شہرت
دینے سے محمدیان فرقان کو تغیر کرنیکا وجہ رکھتے ہیں کیا۔ اگر نہیں تو محمد مصطفےٰ و حاشا حق مشہور کرنے کے باعث یہود
کیا واسطے اپنے کتب مقدسہ کو تبدیل کریں محمدیان اسکا سبب بتلایا چاہئے۔

ناظر محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگر محمد تو ہونیکے بعد یہود اپنے کتب مقدسہ کو تبدیل کیا چاہتے تو بھی کرنا ممکن ہوتا کیونکہ
زمانہ مسیح سے خروج محمد تک جو ۶۰۰ سال کی ہے کتب مقدسہ فقط یہود کے علاقے میں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک کے عیسویوں کی حفاظت میں تھے
زمانہ مسیح کے پیشتر کتب عتیق بیشک علاقہ یہود میں تھے مگر عہد مسیح سے وے کتب ولایت ایشیا و افریقہ کے بہتیرے ملک کے اقوام
کے ہاتھ لگے تھے اسلئے یہود کو زیادہ قدرت نہ تھی کہ وے اپنی حرکات سے ہونیکے بغیر ان کتب کو تبدیل کریں کیونکہ اگر وے
ان میں مروج تھے سو نقول کو تبدیل کر کے جھوٹے ٹھہراتے ہوتے تو دنیا کے علیحدہ علیحدہ اقوام عیسوی میں مروج تھے

سو نقول کو تبدیل کرنیکی قدرت نہ رکھتے ہوئے سوا اسکے اگر انمیں مروج تھے سو سارے نقول کو تبدیل کرتے تو ظاہر
ہی کر دیوے دخل کئے تھے سو آیات تعلّقی تحریف اقوام مذکور میں مروج تھے سو نقول سے ظاہر ہو جاتے بلکہ یہ اقوام ہو
کی اِس شرارت کو فاش کرنا مناسب جانتے ہیں محمدیانِ ہند سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم فرقان کو کسی جگہہ میں تبدیل کیا جاوے
بلکہ ہند میں ہی سو ہے ایک نقل کو چند مقامات میں فی الحقیقت تبدیل کریں تو کیا تم فارسیوں اور عربوں میں ملک ولایت
و ایشیا و افریقہ کے علیحدہ علیحدہ اقوام محمدی میں مروج ہیں سو نقول کو تبدیل کر سکوگے اگر نہیں تو وے اقوام آپس کھینچے
سو نقول صحیح سے ہند میں مروج ہیں سو نقول میں تم دخل کئے تھے سو آیات تعلّقی تو پہچان سکینگے کیا اور وہی اقوام
محمدیانِ ہند کی اِس حرکت ریب کو فاش کرنا اپنی خدمت ضروری نہ جانینگے کیا ہم اِس سے زیادہ کہہ سکتے ہیں چنانچہ
اگر دنیا میں ہر سو سارے اقوام محمدی تبدیل فرقان پر متفق ہو ویں تو بھی یہ حرکت بغیر فاش ہونے کے عمل میں لانا غیر
ممکن ہو وے کیونکہ فرقان کے نقول صحیح زبان اصلی عربی میں ولایت کے اکثر اقوام عیسوی کے ہر ایک کتبخانہ میں محفوظ
رکھے جاتے ہیں جنکی معرفت محمدیان اس کئے ہوئے سو آیات تعلّقی جلد پہچانا جاوے ہیں اگر محمد مصطفے یا انکے یا
ہم سے کہیں کہ محمد کے ہوئے بعد کتب مقدسہ میں دست سے مستبدل ہوئے تھے تو تم ثابت کر چکے ہیں ہمارے پاس شہادت کامل
ہی سکے مطابق ہم انکو جواب دے سکتے ہیں کہ تم صرف دروغ گوئی کرتے ہو اور وے کتنی ہی چالاکی اور ایسے کوشش
کریں تو اِس تہمت کو دفعہ نہ کر سکینگے کیونکہ یہود و عیسیوں میں مروج ہیں سو نقول توریت و انجیل کے روزگار عین میں واقف
رکھتے ہیں

اِس مقدمے پر بہت سی شہادت باقی ہے بلحاظ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہیئے کہ کوئی شخص ایسی کتاب کو جو اپنے
دینی فخر کو شکستی دیتی ہے تبدیل کرنیکا وجہ نہیں رکھتا ہے پر فخر مذکور کی توڑنے والی کتاب کو تبدیل کرنے کے لئے البتہ غرض
عظیم معلوم ہوتی ہے اگر یہہ بات سچ ہو تو یہ ہو محمد مصطفٰے کے باعث نہیں بلکہ بسبب مسیح کے کتب عتیق کو

تبدیل کرنیکا ترغیب پائے تھے کیونکہ حق یہ ہے کہ اگرچہ وے نبوت مسیح و محمدؐ کے منکر ہیں تاہم اُن کے کتب مسیح کی الوہیت و کفارہ
کی شہادت سے بھرے ہوئے ہیں لیکن قرآن کی نسبت محمدؐ امین بالکل نہیں ہے یہ کیفیت ایسی اہم ہے کہ ہم اسکے باب میں تھوڑا سا
بیان کرنا اپنی خدمت ضروری جانتے ہیں

قوم یہود اپنے باپ دادوں سے قتل ہوا تھا مسیح کے ساتھ کسقدر عداوت رکھتے ہیں
سو محمدیان خوب جانتے ہیں ورنہ فقط محمدؐ کے سیکھا اسکی الوہیت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اسکو سب فریبیوں میں فریبندۂ عظیم
سمجھتے محمدؐ اگرچہ قرآن میں بھی اُسکی الوہیت کا انکار کرتا ہے تاہم اُس کتاب کے بہت سے آیات میں اسکو اللہ تعالیٰ کا نبی بزرگ
اقرار کرتا ہے اور امت محمدؐ بھی اسکے مرتبہ نبوت کا اعتراف کرتی ہے مگر یہود سیانکو صرف انکار نہیں کرتے بلکہ اسکے نام
سے بھی نفرت کامل رکھتے ہیں اگرچہ اکثر یہود کی اس عداوت سے خوب واقف ہیں تاہم اُمید ہے بہت کم نکلینگے جو اسکے وجہ
کے باب میں آگاہی کامل رکھتے ہیں پس لازم ہے کہ ہم اسبات پر بھی تھوڑا سا بیان کریں چنانچہ ہزارہا سال سے نجات دنیا کی
خاطر مسیح کا آنا وعدہ کیا گیا تھا بلکہ اسکے ظہور ہونے کے لئے جا انبیاء نے پیشگوئی کیا تھا سو وقت آپہنچا تھا اور
یہود روز بروز اسکے ظہور کے منتظر تھے مگر وے ایک عظیم و شاندار دنیوی شہزادے کے منتظر تھے جو قوم اسرائیل
کو شہنشاہ روم کی تابعداری سے آزاد کرکے بے نہایت سربلند کرے یعنے ایک شہزادہ جو ہر ایک بات میں حلیم و غریب و محقر
عیسے کا مقابل ہووے مسیح کی افلاس و انکساری و ذات یہود کے خیال مذکور سے عین خلاف تھی بلکہ وہ مشہور کرتا
تھا سو عاجزی بخش تھا پس اُس قوم کے اماموں و حاکموں کی غروری و ریاکاری سے بالکل مقابلہ کرتے تھے اسلئے وے اسکے
دعویٰ مسیحائی سے بے نہایت نفرت کر کر عداوت و بغض سے بھر گئے اسکو پکڑ کر فتوے لوائے اور مار ڈالے سوائے اسکے
وے بد دعا مانگے کہ اسکے خون کے سزاوار ہی سو غضب الہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے اور خدا تعالیٰ اُس بد دعا
کے مطابق انکو انکی بے ایمانی پر کچھ چھوڑنے سے وے آجکے روز تک بھی سے اپنے دلوں کو سخت کرتے ہیں اور اسی باعث

قوم یہود عیسی مسیح کے نام سے نہایت دشمنی و حقارت رکھتے ہیں بلکہ یہہ عداوت ایسی شدید ہی کہ اسکو دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہی کہ یہہ حالت بغیر قدرت غیبی باطل نہیں ہو سکتی پس لایق لحاظ ہی کہ عیسی مسیح سے عداوت نہایت رکھنے کے
باوجود یہود توریت کے مضمون اصلی کو کامل بحال رکھنے کے واسطے از بس تر اشوق رکھتے ہیں اس کتاب کے بیشمار
آیات کو جو عفو عصیان فقط کفارہ و خون بہنے سے ہو سکتا ہی سو بتلاتے ہیں بلکہ ایسی قسم کے آیات کو جو نجات
انسان کے لئے مسیح کا عذاب و موت ظاہر کرتے ہیں سو توریت سے کبھی نہیں مٹا دئے ہیں گو کہ صلیب کے رد بر قاتلان مسیح
کئے سو حرکات اور کہے سو الفاظ جیسا اشعیہ ۷۰۰ سال و داود ۱۰۰۰ سال کے قبل پیشگوئی کئے تھے توریت
کے صفحوں میں صاف صاف نظر آتے ہیں تاہم وے گستاخی کر کر ایک آیت کو بھی تبدیل نہ کئے ہیں کتاب اشعیہ کے ۵۳ ویں
باب میں اور زبور کے ۲۲ ویں قصیدے میں اور کتاب دانیال کے ۹ ویں باب میں اور کتاب زکریا کے ۱۲ ویں باب میں ایسی
پیشگوئیان عجیب بلکہ کتب موسوی کے ان سارے آیات بیشمار جو نعمت عفو عصیان کو از راہ کفارہ و خون
بہنے کے بتلاتے ہیں سو اب تک توریت میں موجود ہیں اگر انہوں اور جیسا محمدیان بیان کرتے تمام کیسے ہم انکو اور کیا زیادہ
کہیں کتب مقدس کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے باعث ہم اولاد قاتلان مسیح کی ستایش کریں کیا
نہیں ہیں مگر اللہ تعالے کی دانائی و قدرت کامل کی تعریف کرینگے کیونکہ وہ یہود کی عداوت کے برعکس انبیا کے
وسیلے سے دنیا میں شایع ہو گیا تھا سو حقیقت اصلی نجات کو بحال رکھا ہی

تبدیل توریت کے بابت محمدیان یہود پر کرتے ہیں سو بہتانکی آزمایش کے

ہم اسکی و مذہب ایک ہی ہوش کو قایل کر سکنے کے لئے دلیل کافی گذار چکے ہیں چنانچہ محمدیان ان دلایل کے خلاف وجہ
معقول و منقول نہ بتلا دیں تب تک اس سے زیادہ حجت کرنا ضرور نہیں کیونکہ ہم اس رسالیکو بسبب طول طویل
نہ کیا چاہتے ہیں اس کو ہی کوئی محمدی شہادت معتبر گذار کر اس بحث کے دلایل کو باطل نہ کئے تب تک ہم قوم محمدی سے یہ

پر کرتی ہی سو بہتان کے باب میں ٹھہراتے ہیں کہ نقصان بالکل پایا ہی اب محمدیان عیسویوں پر کرتے ہیں یعنی رسمی بہتانوں کی طرف متوجہ
ہو کر بحث کو شروع کرتے ہیں

ناظرِ محمدی نے کہا ہی کہ اگر یہہ بہتان توریت سے منسوب ہے تو ممکن نہیں کہ عیسایوں الہی حرکت
ہاتھ سے ہو سکے یعنی تعبیر و تغیر کر سکیں کیونکہ یہود عیسویوں کے آنے سے توریت کے محافظ تھے یہود جو مذہب میں انکے دشمن
جانی ہیں سو وہی کتاب رکھتے تھے پس اگر عیسایوں نے اپنے میں مروج تھے سو نقول کو تغیر کرتے تو یہود اسے پہچان لیکر شرارت
کو مشہور کرنا غنیمت جانکر کبھی درگذر نہ کرتے پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ توریت کو تبدیل کرنیکے باعث یہود و عیسویوں کو
رسوا کرنیکی قدرت رکھتے ہیں کیا۔ وے بالکل نہیں رکھتے کیونکہ عیسویوں میں مروج ہیں سو نقول توریت یہود میں مروج
ہیں سو نقول سے عین موافقت رکھتے ہیں یہود کی توریت عبرانی کے مضامین اور علیحدے علیحدے اقوام عیسوی کے نقول
کے مطالب یکساں ہیں وے یہود و عیسویوں کچھ تہمت نہیں کر سکتے ہیں پس یہہ بہتان جس کا ہم نسبت یہود ٹھہرائے
ہیں وہ بھی عیسویوں کے باب میں ٹھہرانا ضرور ہی پر انکو ایسی حرکت قابل ہونے کے بغیر تبدیل توریت کرنا غیر ممکن
تھا اگر یہہ کہیں کہ توریت نہیں مگر کتاب انجیل ہی کو وے تبدیل کئے ہیں تو ہم یہہ سوال کرتے ہیں چونکہ مضامین انجیل مطالب توریت
سے عین موافقت رکھتے ہیں سو یہہ بات کیونکر ہو سکتی عیسویوں کا لاف و فخر ہی کہ انجیل کا ہر ایک مسئلہ توریت سے ثابت
ہوتا ہی بلکہ اگر کسیوقت انجیل کے مسایل کا انکار ہووے تو وہی القول حقایق و پیشگوئیاں توریت کی طرف رجوع کر

جواب سبھوں میں سے ہم اسکے آگے ثابت کر چکے ہیں کہ محمد خود اقرار کرتا ہی کہ توریت و انجیل ہر دو الہام الہی سے دیئے
گئے ہیں اور ہمارے پہلے باب میں یہہ بھی بتلایا گیا ہی کہ الہام میں بالکل اختلاف نہیں آتا ہی کیونکہ خدا اپنے کلام کو جھوٹا
نہ تبدیل کرتا لہذا توریت و انجیل اصلاً از طرف اللہ نزول پانے سے بضرور موافقت رکھیں پس اگر انجیل عیسوی
کے ہاتھ سے متبدل ہوتی تو البتہ وہ توریت سے مختلف ہے کیونکہ اگر یہہ کتب اصلاً از طرف اللہ نزول پاتے

سے متفق ہوتے تھے تو ظاہر ہے کہ وے پہنچے سبب سے اگر ایک بھی تبدیل پاتی تو موافقت اصلی ضایع ہو کر بالکلیہ مگر مختلف
ہین پس اگر عیسویوں بعضے جاہل محمدیاں کہے سر یکھا انجیل کو تبدیل کیے دیتے تو واضح ہی کہ وہ کتاب اپنی توریت سے موافقت
نہ رکھے مگر نادریات یہی ہی کہ آجکے روز بھی ان کتب کے درمیان موافقت کامل پائی جاتی ہے اور یہہ دلیل ہے سو اسکے
نہ یہہ نہ وہ کبھی تبدیل ہوئی تھی فخر توریت تھا کہ اس بات کو دکھلاوے کہ عیسے مسیح وقت مقرری جسمدار ہو کر اور
بلکہ اپنے عذاب و موت سے عصیان دنیا کی خاطر کفارہ دیگا اور فخر انجیل یہی ہے کہ اسکو ظاہر کرے کہ عیسے مسیح
جسمدار ہو کر آچکا ہی بلکہ اپنے عذاب و موت سے نجات انسان کے لئے لابد تھا کفارہ دے چکا ہی وہ شہادت
عیسویوں کی موجب خوشی و خرمی ہی وے فخر کرتے ہین کہ جو خبر انجیل مقرر ہو کر آغاز سے توریت مین افشا ہوئی تھی سو نجات
اصلی الہ سے عین موافقت رکھتی ہی الغرض توریت کا مسئلہ عمدہ یہی ہے کہ نجات انسان وقت مقرری از راہ کفارہ و خون
بہنے کے انصرام کو پہنچے اور انجیل کا مسئلہ بزرگ یہی ہی کہ نجات انسان از راہ کفارہ و خون بہنے کے انصرام کو پہنچی ہے

ناظر محمدی تا بنا بغور دیکھا چاہئے کہ عیسے مسیح کے آسمان پر جانے
کی تاریخ سے سن ہجری تک جو قریب ۶۰۰ سال کے ہی بہت سے قابل عیسوی زندہ تھے جنکے تحریرات محفوظ ہو کر آجکے روز
تک موجود ہین ان تحریروں سے ثابت ہوتا ہی کہ عرصہ مذکور مین کلیسیاے مسیح* کا ایمان جیسا آجکے روز ہی ویسا ہی تھا۔
اور دیکھو کہ فرقان بھی اس سچائی پر صاف صاف شاہدی دیتا ہی لہذا صرف پہلے عیسویوں کی تحریروں سے نہیں
بلکہ شہادت محمدی سے ثابت ہوتا ہی کہ عہد مسیح سے زمانہ ہجری تک کلیسیا کے مسایل جیسا اب ہین ویسا ہی تھے
سارے مصنفان مذکور کے نام یہاں لکھنا ممکن نہین کیونکہ اس رسالے مین گنجایش بالکل نہین ہی ازین باعث ہم انمین سے
بعضوں کا ذکر کرکے اکتفا کرینگے پہلا انمین سے بارنیبوس ہی جو حواری پولس کا رفیق اور ہمسفر بھی تھا جسکے تحریر ول

* ناظر یاد رکھا چاہئے کہ لفظ کلیسیا سے کل امت مسیح کی معنی نکلتی ہے۔

میں ہے ایک مکتوب آجکل روز تک باقی ہے دوسرا ہرماس جسکا نام رومیوں کے بنوت کے مکتوب میں حواری پالوس سے مذکور ہوا
ہے تیسرا اگنیشیوس جو حواریوں کے دنوں میں زندہ رہنے سے اغلب ہے کہ انکو دیکھا ہو جسکا ذکر ہوا ہو گا اسکی تاریخ
نام آوری سنہ ۷۰ عیسوی میں تھی چوتھا کلیمنٹ جسکا نام بھی فلپیوں کے بنوت کے مکتوب میں پالوس حواری سے مذکور ہوا
ہے اسکی تاریخ نام آوری سنہ ۷۰ عیسوی میں تھی پانچواں پالیکارپ جو حواری یوحنا کا مرید بھی تھا اسکے ایام نام آوری سنہ ۱۰۸
عیسوی میں تھے چھٹا پپیاس جو یوحنا حواری کے وعظ کا سامع بلکہ پالیکارپ کا رفیق تھا اسکی تاریخ نام آوری
سنہ ۱۱۶ عیسوی میں تھی ساتواں جسٹن مارٹر جو پپیاس کے بعد ۳۰ سال کے یعنے سنہ ۱۴۰ عیسوی میں نام آور ہوا آٹھواں جسٹس
جو جسٹن مارٹر کے بعد ۳۰ سال کے یعنے ۱۷۰ عیسوی میں نام آور ہوا نواں ارینیوس جو پالیکارپ کا مرید تھا اسکا عہد
نام آوری دوسری صدی کا آخیر ہے دسواں شہر اسکندریہ کا کلیمنٹ جو ارینیوس کے بعد قریب سولہ سال
کے نام آور ہوا ان مصنفان نامور میں سے ہم دوسروں کا ذکر نہ کرکے اتنا ہی کہینگے کہ ان سبکے تحریرات سے ثابت
ہو سکتا ہے کہ سب مسائل یعنے تثلیث مع وحدت الہٰ اور الوہیت و فرزندیت مسیح اور نجات انسان از راہ قربانی
خون بہنے کے جیسا اب کلیسیا مسیح کے مسائل ہیں ویسا ہی ان دنوں میں بھی اس کلیسیے کے مسائل تھے بہرکیف ان پہلے
مصنفان عیسوی کے تحریرات سے درگذر کرکے ہم ناظر کو دوسری ایک بات سے آگاہ کرتے ہیں یعنے ۳۲۵ عیسوی
میں ایک بڑی مجلس جسمیں کلیسیا مسیحی کے ۳۱۸ بشپ حاضر تھے شہر نیس میں جمع ہوئی تھی کہ اریوس نام ایک شخص جو بدعتی
ہوکر مسیح کی الوہیت کا انکار کرتا تھا علانیہ رسوا کرے وہ مجلس عمدہ ایک نوشتے میں جو شہر نیس کا اعتقاد نامہ
کہلاتا ہے کلیسیا مسیحی کا ایمان صاف صاف لکھی اور یہ اعتقاد نامہ ۳۸۱ عیسوی میں شہر قسطنطنیہ میں جمع ہوئی تھی
سو دوسری بڑی مجلس جسمیں کلیسیے کے ۱۵۰ بشپ جمع ہوئے تھے مقرر پایا سوائے اسکے یاد رکھو ۴۳۱
عیسوی میں شہر افسس میں جمع ہوئی تھی تیسری بڑی مجلس میں پھر قائم و استوار ہوگیا یاد رکھو کہ یہ اعتقاد نامہ

جیسا کلیسیا مسیحی کے پہلے بزرگوں سے لکھا گیا تھا آجکے روز بھی بصورت تمام کلیسیا مسیحی کا ایمان بتلاتا ہی بلکہ کلیسیا انگلستان کی علیحدہ علیحدہ محفلوں میں اتوار کے روز عبادت عام کے وقت پڑھا جاتا ہی پس ثابت ہو چکا کہ کلیسیا مسیحی کا ایمان جب مسیح کے آسمان پر جانیکے وقت تھا ویسا ہی اب بھی ہی۔ قرآن بھی کئی آیات میں اس بات پر شہادت دیتا ہی چنانچہ ۴ سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے ای لوگو جنکو کتب مقدس پہنچے ہیں اپنے مذہبی مسائل سے تجاوز مت کرو بلکہ خدا کے بابت سوائے حق کے مت بولو یقیناً عیسی مسیح فرزند مریم خدا کا حواری ہی اور اسکا کلام ہی جو وہ شکم مریم میں بھیجا یا بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہی پس خدا پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور مت کہو کہ تین خدا ہیں اس سے باز رہو تمہارے حق میں بہتر ہوگی خدا تعالی خدائے واحد ہی اس سے دور ہووے کہ وہ فرزند رکھے۔ اور ۵ سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی وے بیشک کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ یقیناً خدا مسیح فرزند مریم ہی کیونکہ مسیح خود کہا ای بنی اسرائیل خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا خداوند ہی جو کوئی شرک کرے خدا اسکو بہشت سے خارج کریگا اور اسکا مقام نار جہنم ہوگا یا بلکہ گنہگار لوگوں کو کوئی کمک دینے والا نہ ہوگا وے یقیناً کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں تیسرا ہی† کیونکہ سوائے خدائے واحد کے دوسرا کوئی خدا نہیں ہی اگر وے اپنے بیانوں سے باز نہ رہیں تو انمیں سے جو بے ایمان ہیں یقیناً عذاب شدید پہنچایا جاویگا۔ ظاہر ہی کہ قرآن کے یہ منتخبات عیسویوں کو رسوا کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں اسلئے کہ وے خدا کی تثلیث در وحدت اور عیسی مسیح کی الوہیت و فرزندیت پر ایمان لاتے تھے۔ بسبب اس ایمان کے محمد انکو لعنت و ملامت کرنا مناسب جانتا اور یہہ دلیل قطعی ہی کہ عہد محمد کے آگے کلیسیا مسیحی کا ایمان ویسا ہی تھا جیسا کہ اب ہی۔ مسائل اس وقت بھی عیسویوں کے مسائل ہیں بلکہ انجیل سے بصورت تمام بتلائے گئے ہیں اور صحیح ہی کہ محمد کے دنوں میں جاری ہی سو جھوٹی روایات کے بر عکس کتاب انجیل کبھی تبدیل نہ ہوئی ہی جیسا

† تثلیث الوہیت کی حقارت کرنیکے لئے محمد اسطرح کی بیہودہ گوئی کرتا ہی۔

عہدِ حواریوں میں تھی ویسا اب بھی ہی بلکہ دنیا آخر ہوئی تک ویسی ہی باقی رہیگی کیونکہ متی کے ۲۴ ویں باب کی ۳۵ ویں آیت میں

مسیح خود کہتا ہی کہ آسمان و زمین ٹل جائینگے لیکن میری باتیں کبھی نہیں ٹلینگی

یہاں دخل ہوتی ہی سو شہادت کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی بشر فہیم تیجے سے

زیادہ دلیل طلب کرے اگر زیادہ ضرور ہو تو بہت سی باقی رہ جاتی ہی مگر اور ایک حقیقت مخصوص ہم اکتفا کرینگے وہ

یہ ہی ہی کہ کتبِ مقدس کی ایک نقل جو سنِ ہجری سے دو سو پچاس سال کے پیشتر لکھی گئی ہی اب تک شہرِ روم میں

باقی اور موجود ہی اور دوسری ایک نقل جو نقلِ مذکور کے برابر قدیم ہی بلکہ کوہِ طور کے راہب خانے سے لائی گئی

باقی رہتی ہی جس کا ایک حصہ شہرِ لیپسک اور دوسرا حصہ شہرِ سینٹ پیٹرسبرگ میں محفوظ رکھا گیا ہی اور تیسری ایک

نقل جو سنِ ہجری سے دو سو سال کے قبل لکھی گئی تھی شہرِ لندن میں حفاظت سے رکھتے ہیں یہ تحریراتِ قدیم باہم دیگر

مقابل ہو کر آپس میں متفق ہیں بلکہ سنِ ہجری کے بعد صرف قوم ہوئے ہیں سو نقول اور الحال عیسوئیوں میں مروج ہیں سو کتب

سے عین موافق رکھتے ہیں سو حقیقت کی صحت کے بابت کوئی محمدی اگر کتب خانوں میں جہاں تحریراتِ مذکور رکھے

جاتے ہیں حاضر ہو کر جلد قائل ہو سکتا ہی اگر ناظر یہہ سوال کرے کہ اتنے صدیوں تک کتب محفوظ رہنا کیونکر ممکن ہی تو اسکا

جواب یہ ہی کہ یہ کتب صرف کاغذ پر نہیں بلکہ پوستین کے کاغذ پر کہ جس کی خاصیت نہایت سخت اور پایداری لکھے ہوئے ہیں

اور ایسے پوستینی تحریرات چند روز میں منتقل ہو کر راہبانِ عیسوی سے بحفاظتِ تمام اپنے راہب خانوں میں محفوظ رکھے

گئے ہیں پس بغیر اعتراض کے ثابت ہو چکا ہی کہ یہود و عیسویوں کے کتبِ مقدس کسی وقت متغیر نہ ہو کر آج کے روز تک

اپنے مضمونِ اصلی پر برقرار ہیں ازبس باعثِ ناظر کو نہایت اہم ہی کہ ہم آگے یہی ظاہر کرتے ہیں سو حقیقت کو یاد رکھے

کہ توریت و انجیل کے علیحدہ علیحدہ کتب بالاتفاق شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالی نے صرف انسان کی خاطر مقرر کیا ہی سو

نجات صرف از راہِ قربانی و خون بہنے کے ہی اور دیکھو ہم ادھر اگر سعین تمام کہتے ہیں کہ کلِ کتبِ مقدس میں

دوسری کوئی راہ نجات نہیں نظر آتی ہے بلکہ اگر کوئی محمدی کتابات سے منکر ہووے تو ہم اس سے ... بہ خوبی بحث کر سکتے ہیں
کہ وہ خود ان کتب میں راہ نجات دکھلاوے ہم قبول کرتے ہیں کہ احکام توریت کے با معنی احکام انجیل سے متفرق ہیں لیکن
تعلیم نجات پر جو ابتدا سے دنیا سے دنیا کے آخر تک فقط ایک ہی طور سے مقرر ہوئی کچھ بھی فرق نہیں پایا جاتا ہے
ضرور تھا کہ وعدہ کئے گئے مسیح کے ظہور تک جو کہ ظاہر ہونے والے مذہب کے قواعد ان قواعد سے جو اسکے
ظہور کے بعد قیام پاویں جہت سے باتوں میں متفق ہوویں تاہم فرق جو البتہ توریت وانجیل کے احکام کے
درمیان ہے سو صرف اسی اعتبار سے ہے مگر ناظرین خوب لحاظ کیا چاہئے کہ توریت کے قواعد جو ہوویں سو ہوویں یہ بات
یقین ہے کہ یہ کتاب ہے اس سے بخوبی ظاہر کی تھی سو نجات صرف ازراہ قربانی و خون بہانے کے تھی پھر بعد اسکے احکام
انجیل جو ہوویں سو ہوویں یہ بات حق ہے کہ اس کتاب میں دکھلائی گئی ہے سو نجات فقط قربانی و خون مسیح کے

* مثلاً توریت میں آمد مسیح کے دکھلانیوالے مذہب کی علامت ظاہری ختنہ ٹھہرائی گئی تھی
پر انجیل میں مذہب مسیح کا نشان علامت اصطباغ مقرر ہوئی تھی پھر بدستور مسیح کے
بتلانے والے مذہب کا فرض ہی تھا کہ لوگ آنیوالے شافع الٰہی پر اپنا ایمان ثابت کرنے کے لئے قربانیاں
چڑھاویں الودہ گناہ ہیں مگر مذہب مسیح کا حکم یہی ہے کہ آچکا ہے سو شافع الٰہی عصیان دنیا کی
خاطر سر انجام کیا ہے سو قربانی پر لوگ ایمان لاویں بس ہر ایک بشر کے فہم پر بھی ظاہر ہو گا
کہ اگر مسیح کی آمد و موت کے بعد رسم ختنہ اور قربانیاں خون آلودہ کا کرنا موقوف
نہ ہوتا تو ان رسموں کو جاری رکھنے سے مذہب یہود کی شہادت کہ مسیح آنیوالا ہے الی قیام
باقی رہتی شافی اگر اپنے بن عصیان دنیا کے لئے فدا کئے بعد اسکی شہادت بالکل صحیح نہ رہتی
از باعث لازم و ملزوم تھا کہ عہد مسیح سے اسکے دکھلانے والے مذہب کے رسوم منقطع ہو جاویں

راہ سے ہے پس محمدیان ہمیشہ توریت و انجیل کے قواعد کے درمیان ہے سو فرق کے باہمی جھگڑا کرنا بالکل عبث ہے کیونکہ
ہم اُن فرقوں کا علانیہ اقرار کرتے ہیں مگر خود اُن کتب کی سند و شہادت سے ہم تمہارے اُنہیں کتب موسوی میں افشا
ہوئی ہے سو نجات جیسا پہلے کہ بجز دوسری کوئی نجات ابتدائے دنیا سے نہیں ہوئی ہے بلکہ اُسکے آخر تک نہیں ہوویگی
اگر محمدیان اپنی قوم کے فخر کی خاطر کل شہادات الٰہی کو رد کرکے ضلالت سے اپنے دل کو سخت کریوینگے تو وے
جانیں کہ آپ بجز بے نہایت تقصیر مند ٹھہرینگے یہہ حرکت نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ کتب مقدس میں افشا ہوئی ہے سو نجات کا
انکار کرنے سے وے صرف خدا کو جھوٹا نہیں بناتے بلکہ اپنے مقدور بھر تثلیث الوہیت و فرزندیت مسیح و کفارہ
عصیان کے مسایل عمدہ کو اپنے پاؤں تلے کھوندلیتے ہیں جناب الٰہی کے روبرو جو محبت سے نجات دنیا کی خاطر
اپنے اکلوتے فرزند کو بھی دریغ نہیں کیا اُس سے زیادہ ہتک و مضرت نہیں ہو سکتی ہے بلکہ آخرکار اُسکے سبب سے
حقارت کرنے والوں کا انصاف نہایت شدید و خوفناک ہوویگا ہم بنام خدا بلکہ بشفقت تمام اپنے برادران
محمدی کو اِس مقدمہ سنجیدہ کے باہمیں عبرت پہنچاتے ہیں خدا روح القدس کی قدرت و تاثیر سے اِس فرقہ کے
بہت آدمیوں کو روشن دل کرے تاکہ وے اپنے گناہوں کے باعث فکرمند و بیقرار ہوکر خواہش تمام غضب ابدی
الٰہ سے نجات چاہیں

اِسبابکے مقدمہ اہم کو موقوف کرنے میں ہم اپنے ناظرین محمدی کو یاد دلاتے ہیں کہ عیسویان نے مسیح
سے عہد محمد تک فرزند خدا کو کفارہ عصیان و اصل ایمان و سر ارکان و امید لایزال ارواح جانتے تھے سوا
اِسکے انجیل جو رحمت الٰہ و کل نعمات روحانی پر اُنکی سند تھی گویا عیسویان مسیح کی الوہیت و سرداری و موت
و کفارہ اور جی اُٹھنے اور آسمان پر جانیکے باہمیں شہادت کامل گذارتی تھی بلکہ جو کچھ کہ وہ اُنکے خداوند و
استادی کے حقیقی بیانات تھی او ابتدا سے توریت کے کثرت پیشگوئیوں میں افشا ہوا تھا الغرض آدم بہشت میں گنہگار ہوئے

خدا شناسی کے باب میں کیا سو عمدہ مثل ہے کہ کتاب مکاشفات تک ۱۸۰۰ سال ہوئے تھے جنمیں سارے انبیا عیسیٰ مسیح
پر شہادت متفق ہو کر دیتے آئے۔ لہٰذا عیسائیوں کے خداوند شناسی کے باب میں شہادتی کامل رکھنے سے ممکن نہیں کہ
کسی شخص کے دعوے پر جو بیان عرب میں بلند کر کر اپنے تئیں خدا کا پیغمبر آخر پیغمبر گنتا ہے کہ جہلا تھا سو لحاظ کچھ بھی
پس کیا امکان کہ وے بسبب محمد انجیل میں کلام کے ہر ایک تبدیل کرنیوالے پر لکھی ہوئی ہے سو لعنت کے سبب کو اپنے پر لانے دیویں گے
اگر محمدیان عیسیٰ مسیح کی الوہیت کو باور نہیں کرتے ہیں کیونکہ عیسائیوں نے خداوند کو ذات الٰہی مشہور کرنیکے
لئے انجیل کو تبدیل کئے ہیں تو دیکھا چاہئے کہ جیسا انجیل الوہیت مسیح پر گواہی دیتی ہے ویسا ہی توریت بھی اس
بات پر شہادت گذارتی ہے فی الحقیقت اس مقدمے میں وے عین موافقت رکھتے ہیں پس اگر مسیح کو ذات
الٰہی مشہور کرنیکی خاطر انجیل تبدیل ہوئی تھی تو نادر ہے کہ یہود کی توریت عیسائیوں کی اصل کتاب جعلی سے
عین متفق ہووے محمدیان خوب جانتے ہیں کہ یہود مسیح سے نفرت کامل رکھکر اسکے دعوے کو شکستی دینے کی خاطر
توریت کو بھی بدل لاتے پس ہم پوچھتے ہیں کہ کتاب یہود مسیح کی الوہیت و قربانی کے باب میں کیونکر کتاب عیسائیوں
سے موافقت کامل رکھتی ہے وے اسطرح متفق ہیں سو ہم باب آیندہ میں ثابت کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں مگر اثنا
میں ہم ان لوگوں سے جو صدا کہتے ہیں کہ انجیل تبدیل ہوئی ہے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وے سوال مذکور کا جواب
پہنچاویں یعنی تبدیل انجیل کے باب میں محمدیان عیسائیوں پر کرتے ہیں سو تہمت کے خلاف انکو اور کچھ کہنا ضرور نہیں
جبتک کہ کوئی محمدی یہاں گذارتی گئی ہے سو حجت کے رد میں دلیل معقول نہ لاوے مگر ایسی دلیل بتلانا بالکل غیر
ممکن ہوئے اگر اسکے واسطے منتظر رہیں تو اغلب ہے کہ روز قیامت تک دیر کرنا ضرور پڑیگا۔

اب کلام مختصر سے ہم تبدیل کتب کے باب میں مباحثے کو ختم کرینگے وہ کلام
یہی ہے کہ اگر مصنف یہود و عیسائیوں پر ہوئی ہے سو تہمت کو بنی عربستان پر لگایا جاتا تو محمدیان جانتے کہ اسمیں حرکت کیسی

کامل کرنے کے لیے بہت سے شاہدیاں نہیں ہیں کیونکہ قرآن میں داخل ہوئے ہیں تو توریت و انجیل کے مضمونوں میں
سے ایک بھی نہیں ہے جو صحت کے ساتھ ہے محمد اپنا مقصد حاصل کرنے مرضی کے موافق انکو تبدیل کر کے
انکے مضمونکو سرنگون کر دیا ہے کیونکہ اگر ہم اسکو سچ سمجھیں تمام بدل لیویں تو شاید محمد یہی پیدا کرتا
محمد سے عداوت و نفاق رکھتے میں اور یہ باعث تمام اسلام سے باز رہتے ہیں غرض اس روایت باطل کو جسکا رد
اس باب کا اصل اصول ہی شہادت معتبر کے موافق سر جو ٹھہرانا ہمکو کافی ہے کہ محمد یا کسی سچ جو لیکن چونکہ
عیسیوں سے ہوئی ہے سو ہم محمد مصطفے پر ثابت کرنے کے لئے اس شہادت کا ذکر کرتے ہیں

چوتھا باب

انصاف الٰہی کے بیان میں بلکہ نجات انسان کے لئے شریعت اقدس کو عصیان کا کفارہ عوض بخش

لازم و ملزوم تھا سو ثابت کرنیکا بیان

اگلے بابوں میں ہم اُن دو روایت باطل کو جنسے محمدیان کتب مقدس کی غفلت و حقارت کرکے اپنی خاطر
کو معذور رکھتے ہیں مشہور کر چکے ہیں روایات مذکورہ میں پہلی یہہ کہ توریت و انجیل کے حقایق لازوال قرآن
سے منسوخ ہوگئے ہیں دوسری یہہ کہ کتب مقدسہ یہود و عیسویوں کے ہاتھ سے تبدیل پاکر جھوٹھے ٹھہر گئے ہیں
ئے دو روایت بے دلیل فرقہ مذکور کے باپ دادوں کو فریب دیکر انکی ہلاکی ابدی کی خاطر بہت روز سے ابلیس کے
کام آئے ہیں اب اگلے بابوں میں علانیہ رد کئے گئے ہیں بلکہ ممکن نہیں کہ شہادت معقول و منقول کے موافق پھر قایم کئے
جاویں بے شک اکثر لوگ ضد اُنکو عزیز رکھا کرینگے کیونکہ جھوٹے مقدمات میں پیشین بنا سے ہی ہو چلا
ایا ہی جیسا یوحنا کے تیسرے باب میں لکھا ہوا ہے کہ لوگ اندھیرے کو نور سے عزیز رکھتے ہیں کیونکہ انکے افعال بد ہیں
اما جھوٹھ پسند کرنیوالوں کو یہاں صاف صاف اطلاع دی جاتی ہے کہ وے کتب مقدس کے گستاخی کرنے
کے لئے کچھ وجہ نہ رکھنے سے بضرور روز قیامت انکا فتوےٰ شدید تر ہوگا۔

اب ہم ایزد تعالیٰ کے انصافِ بلا تغیر کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم اپنے ارادہ اصلیہ
کے موافق چاہتے ہیں کہ بابت عیسیٰ مسیح کی الوہیت و میت و موت پر موجود ہیں پیشگوئیاں توریت و انجیل کو داخل
کرکے انکی موافقتِ کامل کیتین ناظر کے روبرو گذاریں مگر خوب تامل کرنے سے ہم ذکر پیشگوئیاں باب آئندہ میں لاویں
انصافِ الٰہ کا بیان اس باب میں کرنا مناسب جانتے کیونکہ اگر ناظر محمدی اول منصفی خدا سے خوب آگاہ ہو تو انبیا
کے پیشگوئیاں عمدہ جو اس منصفی سے نسبتِ کامل رکھتے ہیں فہم میں آکر زیادہ قدر و منزلت پاوینگے الغرض یہ سارے
پیشگوئیاں انصافِ الٰہ کے مطابق لازم تھا سو کفارہ عصیان سے منسوب ہونے کے باعث اگر اس انصاف سے
آگاہی نہ رکھیں تو پیشگوئیوں کا مطالعہ لاحاصل و ہیچ ہوگا ازیں باعث ہم اپنے ارادہ اصلی کو بدلا کر مطلبِ مقصود
کو آغاز کرتے ہیں

اس باب کے شروع میں نہایت ضرور ہے کہ ناظر محمدی ان دو باتوں کو دلنشین کرے اولاً یہہ کہ پیشگوئیاں توریت
سے کہ ہوئی سو کفارہ عصیان فقط انصافِ الٰہ بلا تغیر ہونے کے باعث لابد تھا ثانیاً یہہ کہ مقدمہ انصافِ الٰہ ایسا
اہم ہے کہ اسکے بابت کہہ سکتے ہیں نعمتِ نجات اسکی شناختِ درست و اعتقادِ قلبی پر متعلق ہے حیف اس شخص جو اپنی بے
دماغی و جہالت سے فریب کہا کر سمجھیگا کہ آپ ایسے مقدمہ سنجیدہ سے روگردان ہو سکتا ہے وہ شخص آخر میں دیکھیگا
کہ وے جو خدا کے انصاف کی حقارت کرکے اسکی شریعت اقدس کے فتوے راست کے منکر ہوئے ہیں سو رحمتِ الٰہی سے
بالکل محروم رہینگے آیندہ بھی وے خواہ مخواہ ان باتوں پر غور و تامل کرینگے بلکہ ابد میں انکی شناختِ کامل کی
خاطر فرصتِ بے نہایت پاوینگے پر وہاں انکی شناخت سوا اپنے پر لعنت زیادہ عقاب کے لینے کے اور کچھ کام
نہ آویگی پس ہم ان سب سے جو اب تک اس مقدمہ اہم کی طرف متوجہ نہ ہوئے ہیں مجبور ہوکر کہتے ہیں کہ وے اپنی موت
اور بھرتی پر نظر رکھکر اسکی خوب دریافت کریں مبادا غفلت و حقارت کو کام فرما کر عذابِ ابدی میں گرفتار ہو جاویں

اب ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ انصافِ الٰہ جسکا بیان ہم یہاں سے شروع کرتے
ہیں الوہیت کی صفتِ اصلی ہی بلکہ اُن سارے صفات میں جنسے ذاتِ الٰہ کی کاملیت ٹھہرتی ہی سو اُنکی ہی بیچ اُسکی
شناختِ ہستی کی خاطر او لازم ہی یہ ہم کاملیت کو یہ لحاظ کریں لفظِ کاملیت یہی کہ جس کسی سے منسوب
ہو تو نسبت اُسکے خیالِ عیب کو بالکل خارج کر دیتا ہی لہٰذا اگرچہ ہم انصاف سے اس لفظ کو ربط دیویں تو صرف
انسان سے نہیں بلکہ سارے مصنوعات ہم سے منسوب نہیں ہو سکتا کیونکہ وے سب کے سب علاماتِ نقص رکھتے ہیں مگر
وجودِ قایم بالذات العیب سے بالکل پاک ہی بلکہ ہر ایک صفتِ اعلیٰ میں کمال رکھتا ہی چنانچہ خدا دانائی و نیکی
و فیاضی و پاکی و حقیقت و شفا و رحم و محبت میں کامل ہی ویسے ہی اُسکے صحیح ہوگا کہ انصاف میں بھی کامل ہی پس وے
سارے صفاتِ اعلیٰ و اولی الاتفاق ذاتِ الٰہ کی کاملیت کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ اُسکے جلالِ حقیقی بیان ہیں مگر اُس حقیقت
کی دریافتِ صحیح میں یاد رکھنا چاہئے کہ الوہیت کے صفات کہ جو اصلی و ذاتی ہونیکے باعث غیر متغیر ہی کہ ایک
لحظہ بھی خواہ موقوف ہو ویں یا نہ کئے جاویں جبتک کہ خدا قایم ہی وہی صفات ہیں کہ عمل کرتے رہینگے [illegible]
ہو سکتے ہیں [illegible] اگر انصافِ الٰہ کے بابت [illegible] ہو سکیں تو اُسکا خلاصہ نتیجے کے لئے سمجھا ہوگا [illegible]
کہ خدا قایم [illegible] نہیں ہو سکیگا۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگر یہ بات سچ ہو کہ جبتک خدا قایم ہی وہ عدالت
کرنے سے باز نہ رہیگا پس ظاہر ہی کہ رحم کرنے میں وہ کبھی اپنے انصاف کے خلاف نہ کریگا خصوصاً گناہگار انسان پر معاصی کی
نسبت [illegible] کا ذکر کریں تو حق ہی کہ اگرچہ خدا رحیم ہی تاہم اپنی انصاف کے خلاف کر کر اولادِ آدم کو اُنکے عصیان
کی سزا سے بچا نہیں سکیگا سو جو شخص اس بات کے خلاف سمجھیگا فی الواقع حقیقتِ مذکور کو یعنے جبتک کہ خدا قایم ہی وہ
عدالت کرنے سے باز نہ رہیگا سو انکار کرتا ہی اے آقا و میاں جو سمجھیں سو سمجھیں یہی حق ہی کہ الوہیت کے اُن سارے صفاتِ اعلیٰ

جنبۂ خیالِ ناظر آگے ہی متوجہ کیا گیا ہی سو خدا کے پاس اتنی قدر عزیز ہیں جنکو وہ انمیں سے کسی ایک کو عیب لگنے نہ دیگا
اگر ممکن ہو کہ خدا اپنے صفتوں میں سے کسی ایک کو عیب لگنے دیوے تو یہہ بات ایسی ہی ہی جیسا وہ اپنی ذاتِ خاص کی کاملیت
کو ضایع کرے چنانچہ اُسکے انصاف کے بابمیں ہم ظاہر کرچکے ہیں کہ اُن سارے صفاتِ اعلیٰ میں سے جو ذاتِ الٰہی کا کاملیت ٹھہراتی ہیں
صفتِ مخصوص ہونے کے باعث اسکا عمل کسی وجہ سے موقوف نہیں ہوسکتا بلکہ اسکے سبب سے خدا کسی مخلوق کو گنہگار ہونے
نہ دیگا یہہ حقیقت اُن لوگ کی حماقت کو جو خدا کی اس صفت پر گرسنے غفلت کرتے ہیں خوبی ظاہر کرتی ہے وہ
حماقت خصوصا گروہِ محمدی سے منسوب ہے جسکو نہایت تمام کہنا لازم پڑتا ہی کیونکہ یہہ فرقہ صفاتِ الٰہی کے
عین ہمہ ہی کے برعکس صرف اُسکی رحمت پر لحاظ رکھکر اُسکے انصاف کی غور و تامل سے بالکل باز رہتا ہے پر کیونکہ اُسکا
انصاف اُسکی غفلت کی بنا پر اُس صفات کو نہ روکیگا نہ موقوف کرسکیگا پس روزِ قیامت جب وے اُسی انصاف سے
مقابل کئے جاوینگے تو اپنے تئیں مقامِ خوفناک میں پھنسنگے لیکن باعث اسکے خدا کی جانب سے سخت جوابی تمام اُنکو یاد
دلاتے ہیں کہ جسکے کل الوہیت کی اس صفتِ اعلیٰ سے عمدا غفلت کیں تھا اُنکو خواہ مخواہ دوزخ میں ڈالے ہونا پڑیگا

ناظرِ محمدی ثانیا دیکھا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی ذات سے ضرور تھا کہ خلقت پیدا ہوتے ہی آپ
انکا شارع بنے سبکا وجہ ظاہر ہی کیونکہ خدا اپنی پاکیزگی کامل کے باعث بہ نفرتِ تمام گناہ سے عداوت رکھتا
ہی لیکن گناہ سے اسقدر عداوت رکھنے کے باعث آپ مخلوق کو پیدا کرکے تیری عصیان سے باز رکھنے کے لئے شریعت کو
جاری کرنا لازم جانا غرض خدا مخلوق کو اپنی شریعت کے زیرِ حکم رکھنے کے سوا کبھی پیدا کیا ہی بلکہ نہ پیدا کرسکتا

✠ اگر کوئی پوچھے کہ بنی آدم کیوں اسبابِ سے آگاہ نہ ہوئے ہیں تو ہم جواب دیتے ہیں
کہ خدا اُسکے بابمیں آدم کو آگاہی پہنچایا مگر اولادِ آدم محافظتِ حقیقت نہ کرنے سے دنیا
میں مطلق نادانی میں گر گئی ہے جانا چاہئے کہ یہہ سب فقط کتبِ مقدس سے بہر حال ہو سکتی

ایسا ہوا کہ وہ آدم کو پیدا کرکے باغِ بہشت میں داخل کرتے ہی اُسکو شریعت کے زیر حکم رکھا۔ یہہ شریعتِ الٰہی سب
باتوں سے سلیس و قابلِ فہم ہی اُسکو خواہ دس ہزار قواعد یا ایکہی قاعدے پر لکھ سکتے ہیں لیکن یہہ نادر ہی کہ دس ہزار
قواعد کے عوض ایکہی قاعدے سے تفصیلوار لکھی جاتی ہی اُسکا وجہہ یہی ہی کہ اگر دس ہزار یا دس لاکھ آئین پر لکھیں تو
بھی آخرش کئی باتوں کو واگذاشت کرنا پڑیگا مگر ایک قاعدے پر لکھیں تو سب کے سب مندرج ہونگے پس خدا آدم کو
باغِ بہشت میں داخل کیا اُسوقت ایکہی قاعدے پر شریعت کو عطا کرنا مناسب جانا چنانچہ اُس باغ کے سارے
جھاڑاں اُسکو بتلا کر خواہش کے موافق کھانیکا حکم کیا بعدہ نیکی اور بدی کی پہچانت کا جھاڑ بتلا کر بولا
کہ تو اُسکا پھل مت کھا اگر کھائیگا تو یقیناً مر جائیگا۔ اِس سے صاف صاف مفہوم ہوتا ہی کہ فرمانبرداری
کرنا عینِ شریعت ہی یہ ثابت ہو چکا کہ فرمانبرداری کامل نہ کہ ناقص وہی شریعت ہی جو پروردگارِ حقیقی
اپنی خلایق کے واسطے مقرر کیا ہی۔

ثانیاً ناظر لحاظ کیا چاہیے کہ اگر شریعت کی محافظت کے واسطے فتوی نہ ہوتا تو شریعت
بالکل لاحاصل ٹھہرتی کیونکہ بغیر فتوے کے مخلوق اُسکی شکست کا مختار ہوتا لازم باعث خداوند گنہہ کو
روکنے کی خاطر شریعت کو جاری کرکر اُسکی محافظت کے لئے شکست دینے والوں پر فتوے شدید مقرر کرنا مناسب
جانا پس فتوے شریعت کو بخوبی سمجھنا نہایت اہم ہونیکے باعث ہم ناظر سے ملتجی ہو کر التماس کرتے ہیں کہ
وہ بغور و تامل تمام اُسکی دریافت کرے۔ آگے کہا گیا کہ صفاتِ الوہیت میں سے صفتِ پاکی تھی جسکے
باعث خداوند گناہ کو روکنے کے لئے شریعت کو ٹھہرانا لازم جانا۔ چونکہ اللہ تعالی خود خلایق میں قصد
الٰہی کو قایم کرنے کی خاطر شریعت کو ٹھہرایا ہی واضح ہی کہ وہ شریعت ادنیٰ چیز نہیں ہی جسکی بے عزتی گستاخانہ
کی جاوے لیکن اقدس و معزز بلکہ سارے خلایقِ فہیم کے پاس تعظیم و توقیر کے لایق ہی غرض شریعت قصد الٰہی کی

دکھلانے والی ہووے سے عزت بے نہایت رکھتی ہی اور وہ جو اسکی حقارت کرتا ہی خدا کی حقارت کرتا ہی پس شریعت عزت بے نہایت رکھنے خدا
اسکی عزت کو ذری بھی بے عزتی سے محفوظ رکھنے کے لئے مقرر کیا ہی کہ اسکی شکست کے واسطے فتوی بھی بے انتہا ہووے سو یہہ
صرف یہی وجہ ہی کہ گناہ کی سزا ابدالآباد ٹھہری ہی چنانچہ شریعت اقدس عزت بے نہایت رکھنے کے باعث اسکی شکست کا
بدلہ موت ابدی ہی جس سے مراد یہی ہی کہ روح دوزخ میں ابد الآباد رہکر اپنی سعادت و امید و آرام سے بالکل
محروم رہجاوے پس فتوی مذہب سے علانیہ ثابت ہوا ہی کہ اللہ تعالی کی شریعت غیر قابل شکست ہی نافرمانبردار
ہونا مقام خوفناک ہی اے ناظرین محمدی خدا کی مراد کیا تھی صاف معلوم کریگا جبکہ وہ آدم کو باغ بہشت میں رکھکر
فتوی شریعت کو ظاہر کرنے کی خاطر کہا جس روز کہ تو اس پھل کو کھائیگا البتہ مر جائیگا یہہ فتوی اللہ تعالی آغاز سے
توریت و انجیل کے انبیا و حواریوں کے وسیلے سے بار بار شہرہ کرنے میں کمی نہ کیا چنانچہ کتاب حزقیایل کے ۱۸ ویں باب کی
۴ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی کہ دیکھ سارے ارواح ہمارے ہیں جیسی باپ کی روح ہماری ہی ویسی ہی روح فرزند بھی ہماری
ہی اور وہ روح جو گناہ کرتی ہی سو مر جائیگی اور رومیوں کے مکتوب کے ۶ ویں باب کی ۲۳ ویں آیت میں لکھا ہوا ہی
گناہ کا بدلہ موت ہی مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند عیسی مسیح کی معرفت سے حیات ابدی ہی اور گلاتیوں کے مکتوب کے ۳
ویں باب کی ۱۰ ویں آیت میں لکھا ہوا ہی کہ سب جو اعمال شرعی پر بھروسا کرتے لعنتی ہیں کیونکہ لکھا گیا ہی کہ ملعون ہی ہر ایک شخص
جو کتاب شریعت میں لکھی ہیں ان سب چیزوں پر قایم رہکر عمل نہیں کرتا ہی اے ناظر ہوشیاری تمام لحاظ رکھے کہ شریعت کا
یہہ فتوی مذہب فقط ایسے شریر عاصیوں کی عدالت کرنے بہ صرف کثیر معاصی کا بدلہ لینے ٹھہرا بلکہ ہر ایک بات کو جو گناہ کہلاتی
ہی سو گرفت کرنے کے لئے مقرر ہوا ہی چنانچہ اللہ تعالی آدم سے یہہ فرمایا تھا کہ جس روز تو اکثر نیک و بد کی پہچان کے جھاڑ کا
پھل کھائیگا مر جائیگا اور یہہ کہ جس روز تو دوبار کھائیگا مر جائیگا مگر یہہ کہا تھا کہ جس روز تو کھائیگا مر جائیگا سیدنا حزقیایل
حزقیایل یہہ نہیں کہتا ہی کہ وہ روح جو اکثر گناہ کرتی ہی مر جائیگی مگر یہہ کہتا ہی کہ وہ روح جو گناہ کرتی ہی مر جائیگی

حواری پاؤل نہیں کہتا ہی کہ کثرت گناہ کا باعث ثبوت ہی مگر گناہ کا بد ثبوت ہی جیسے ہم ہمیشہ میں کہ گناہ صغیرہ بھی شریعت
کے فتوے کامل کے لائق ہوتا ہی کیونکہ گناہ صغیرہ وہ ہین اگر گناہ کبیرہ شریعت کی شکست کرے شارع کی حقارت کرتا ہی
اور باعث اسکو حواری یعقوب کے دوسرے باب کی دسویں آیت میں یون لکھا ہوا ہی یعنے جو کوئی ساری شریعت کو بجا لاکر
ایک ہی بات میں بھی خطا کریگا تو وہ سب باتون کا تقصیر ہو گیا کیونکہ وہ جو حکم کیا کہ حرام مست کر وہی حکم کیا کہ خون
مت کر دیکہ اگر تم حرام نہ کرکے قتل کروگے تو تم شریعت کے نافرمانبردار ہو گئے ہو

ناظر محمدی یاد رکھا چاہئے کہ گناہ کے خلاف شریعت عذر ہو کبیرہ
اسکی شکست کو روکنے کے واسطے فتوی تعین یا کبیرہ فتوے بہت کو عمل میں لانیکی خاطر انصاف الہی ہوشیاری تمام
نگہبانی کرتا رہتا ہی کیونکہ اگر یہہ فتوی سختی تمام عمل میں نہ لایا جاوے تو نتیجے اسکے الٹین برائیان پیدا ہونگے پہلے یہہ کہ
شریعت محتقر ہو جایگی دوسری یہہ کہ خدا جو فتوے سے عاصیون کو ڈراتا ہی جھوٹھا ٹھہریگا تیسری یہہ کہ گنہگار اپنے
مرضی و حکم کے خلاف کرنے میں حمایت پاوینگے پس خداوند زمین و آسمان کے بابمیں سمجھنا کہ وہ ایسے برائیون کو جانے دیگا جو ہونے
دیگا دل انسان سے ممکن نہیں سو سارے خیالات میں خیال باطل تر یہہ ہی خداوند پاک سے ایسا بازرہیگا کہ گناہ کے خلاف
اپنے غضب شدید کو دکھلانیکی خاطر کہتا ہی کہ میں اپنے قہر کی قسم کھایا ہون کہ شریر ان میرے آرام میں داخل ہونگے
دوسرے مقام میں بھی یون لکھا ہوا ہی یعنے خداوند فرماتا ہی انتقام لینا میرا کام ہی میں خود بدلہ لیونگا اگر شریعت
کو محفوظ رکھنے اور خدا کو جھوٹھا نہونے دینا اور عاصیون کو حمایت سے محروم رکھنے کی خاطر انصاف الہی ہوشیاری
تمام نگہبانی کرتی رہتی بلکہ رحیم الرحیم اسکی صفت ہیں اسلئے اور بے شک انصاف کے ساتھ الوہیت میں موجود ہیں سو الہی خدا
بھی اسکو اپنے حق سے باز نہیں رکھ سکتا ہی وہ انصاف باآواز بلند شہرت دیکے سر کہتا ٹھہراتی ہی کہ شریعت اور حکم
محقر نہ ہوگی معبود حقیقی جھوٹھا نہ ٹھہریگا نہ عاصی شوخ حمایت پاویگا الغرض اللہ تعالی اپنی پاکی کامل کے باعث

جو گناہ سے نفرت نہایت رکھتی ہے سو تباہی نافرمانبردار کو مناسب جانتا ہے بلکہ خود شارع ہو کر بیچ جانتا ہے کہ
نیک بندوں سے بیٹا اتو بہتری کائنات کی خاطر عین لازم ہے کہ مجرمان ابدالاباد ہلاک ہو جاویں پس کون
اسکو روک سکتا ہے کیونکہ یہ قدر رفا در ہے کہ انصاف اسکو اسکے وجہی حق سے باز رکھ سکے پس انصاف
بلا انتہا کے سبب سے روئے زمین پر سارے باشندگان پر معاصی فی الحقیقت مردگان گنے جاتے ہیں بلکہ یقین ہے کہ غضب
خدا کی شدت سے ہر ایک عاقبت لاعلاج آخرش آتے کے سر کھا پیسا جاویگا پس محمدیان کیسی بیہودگی سے رحم کے امیدوار
رہتے ہیں جبکہ وے خدا کے انصاف کو قبول نہ کرکے حقارت کرتے ہیں اور کیسی حماقت سے توقعِ نجات رکھتے ہیں جبکہ وے
خدا کے عادل ہستی کو عطا کرنے کے لئے ٹھہرایا ہے سو حکمت سے اسپر نظر بھی نہیں رکھتے ہیں

ناظرِ محمدی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر سچ ہی کہ فتوے شریعت بشدت تمام
عمل میں لایا جاوے تو شریعت محقر ہوگی اور خدا جھوٹا ٹھہریگا اور عاصیاں حمایت پاوینگے تو کیونکر یہ بھی روح
انسان اپنے نیک افعال کے باعث سے فتوے سے بچ جاوے غرض وہ روح جو گناہ صغیر کرکے تقصیر مند ٹھہرتی ہے
سو اپنی کسی بہتر یا فعل سے از منصفی خدا حمایت نہیں پا سکتی ہے اگر ناظر ایک لحظہ غور کرے تو ہم یہاں بیان کرتے ہیں
سو غیر امکان کے باہمی البتہ قابل ہو جاویگا وہ اور پھر کر موئی ہے سو بات بہر خوب لحاظ رکھنا چاہئے یعنے حفاظتِ
شریعت کے لئے فتوے شریعت مقرر ہو کر یہ فتوی عمل میں لایا جاوے تو شریعت محقر ہووے اور خدا جھوٹا
ٹھہرے اور عاصیان حمایت پاویں لہذا ایسے سخت برائیوں کو روکنے کے لئے انصاف الٰہ کا کارِ مخصوص یہ ہے کہ
فتوے کو عمل میں لانے کی خاطر نگہبانی کرے پس ناظرِ محمدی آپ ہی انصاف کے بیچ سے کس مذہب یا حکمت یا کوشش
محفوظ رہ سکتا ہے سو بتلایا چاہئے کہ گنہگار اپنی بچاؤ کی خاطر کتنی بھی کوشش کرے تو خدا تعالے شریعت اقدس کا
محقر ہونا اپنا جھوٹا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا کیا شاید یہ بات بہر ناظرِ محمدی اپنی گروہ کے

کلمہ ناحق سے رجوع کرکے یہہ جواب دیگا کہ اگرچہ میں اپنے تئیں بچانیکے لئے کچھہ نہیں کرسکتا ہوں تاہم محمدؐ پر ایمان لانے سے مجھے
بچنیکا بھروسا ہے کیونکہ قرآن میں ویسا ہی وعدہ موجود ہے اس جواب کے بعد سوال اُنکو ہنوز باقی رہتا ہے یعنے خدا

پر ایمان لانے سے اپنی شریعتِ اقدس کا بے عزت ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا کیا۔
ہم محمدیوں کے جواب کے منتظر ہیں اگر کوئی محمدی اس سوال سنجیدہ سے لاجواب ہو کر جواب سے گریز کرے کہ تاہم محمد مصطفےٰ
کی خاطر البتہ خدا اپنی شریعت کا ستک ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا تو اس شخص کو چاہئیے کہ کتب
مقدس کے کلام کو کان دھر کر سنے بلکہ اس لعنت سے ڈرے جو اللہ تعالیٰ نے معتقدانِ شریعت کیواسطے مقرر کی ہے چنانچہ کتاب
یرمیاہ کے ۱۷ ویں باب میں لکھا ہوا ہے خداوند یوں فرماتا ہے ملعون ہو وہ آدمی جو آدمی کا بھروسا کرتا ہے اور بشر کو اپنا
بازو جانتا ہے اور جسکا دل خداوند سے پھر جاتا ہے کتبِ مقدس کی اس طرح کی حقیقتِ خوفناک کے رو برو ہم ایسے
گستاخ لوگوں سے بے تکلف کہتے ہیں کہ کلامِ خدا لگے تمہارے منہہ میں لگام کے برابر رکھا ہے بلکہ اس سوال تو کے آئندہ
تمہارے جان لینے کے لئے سچا نے شمشیر ہوگا مگر ہم سب محمدیانِ صادق و صاحبِ غور سے متجوز ہو کر کہتے ہیں کہ اے انسانو اور
بھائیو اور اس کے مقدمہ اہم سے منہہ مت موڑو کیونکہ اس میں خواہ حیات یا موتِ ابدی متعلق ہے اسکو آزما دو خوب
جانچکر دیکھو آنکھوں میں نیند آنے بلکہ پلک کو پلک لگنے مت دو جب تک کہ خدا کی پاکی و حقیقت و انصاف کے موافق اسکا انفصال
نہو خدا کی پاکی کامل جسکے باعث وہ گناہ سے نفرت نہایت کرتا ہے سو یاد رکھو وہ جاری کر رہا ہے شریعت کو بلکہ اسکے خلاف
کرنیوالوں کی گرفت کے لئے مقرر کیا ہے سو فتوے کو بھی یاد رکھو سوائے اسکے فتوی عمل میں لایا جاوے تو شریعتِ اقدس بے عزت
ہوگی خدا جھوٹھا ٹھہریگا اور عاصیان حمایت پاوینگے سو خبرداری سے یاد رکھو آخر کار انصافِ بلا تغیر اس شریعت کے
درست ہے اسپر کھڑا ہو کر شہرت سے یہی کہا کرتا ہے کہ شریعت بے عزت نہ ہوگی خدا جھوٹھا نہ ٹھہریگا اور عاصیان
حمایت نہ پاوینگے خوب یاد رکھو پس ان ساری حقیقتوں کو یاد رکھکر ہر ایک متفکر اس سوالِ اہم کو ہوشیاری کا تم رہا فقط

کرے کہ میں خدا کو بالکل حقیقت و انصاف کے موافق ٹھہرا کے کس و رحم نے کس طرح بچونگا۔

خدا کے انصاف بلا تغیر و شریعت غیر قابل شکست کے روبرو شرمندگان دنیا

مردود کے سپرد کئے گئے ہیں سو ظاہر کر کے ہم نے ثابت کر چکے ہیں کہ اس مصیبت سے نجات یابی صرف نہ افعال مخلوق نہ محمد
پر ایمان لانے سے ہو سکتی ہے پس ناظرِ محمدی ہوشیاری تمام جستجو کرے کہ اس لاچاری سے نکلنے کے واسطے فقط الٰہی حکمت
ہی کیونکہ اگر انصاف اور شریعت اقدس محقر نہ ہونے اور خدا جھوٹا نہ ٹھہرنے اور عاصیان حمایت نہ پانے کی خاطر
خواہ افعال مخلوق یا محمد پر ایمان لانے سے گنہگاروں کو نجات نہیں عطا کر سکتی ہے تو یقین ہے کہ گنہگار کبھی نجات نہیں
پاوینگا جبتک کہ ایسی حکمت نہ پائی جاوے جس سے شریعت محقر نہ ہووے خدا جھوٹا نہ ٹھہرے اور عاصیان حمایت پاویں
پس ہم ٹھہراتے ہیں کہ گنہگار کی نجات کے واسطے فقط الٰہی راہ ہے یعنے وہ حکمت جس سے شریعت عزت پاویگی خدا سچا ٹھہریگا
و عاصیان بے حمایت ہو جائینگے وہ حکمت کونسی ہے ہم کتب مقدس سے با اعتماد تمام جواب دیتے ہیں کہ وہ حکمت فقط
یہی ہے یعنے قربانی الٰہی کے وسیلے سے شریعت کو عصیان کا کفارہ عزت بخش پہنچانا جو کچھ کہ اس سے کم ہو اس طرح کے
مقدمے میں کافی نہ ہوگا اور دیکھو کہ وجہ جس سے قربانی مذکور قربانی الٰہی ہونا سو یہی ہے کہ بجز قربانی الٰہی کے شریعت کو
عصیان کا کفارہ عزت بخش پہنچانا غیر ممکن ہے پس عصیان کا کفارہ عزت بخش کیا ہے سوال یافت کریں

ناظرِ محمدی جس وقت ہم کتب مقدس سے عصیان کے کفارہ عزت بخش کا بیان

تفصیلوار کرتے ہیں دل و جان سے غور کیا چاہئے کیونکہ یہہ مقدمہ تھوڑا مشکل ہے یا ہم عوام الناس کی سمجھ میں صاف تمام
آنے کے لئے ہے جس قدر ای تمام کوشش کرینگے اگلے صفحہ میں بتلایا گیا ہے کہ اگر فتوےٰ شریعت کبھی تمام عمل نہ لایا جاوے
تو تین پریشانیاں نکلینگے پہلا شریعت محقر ہوگی دوسرا خدا جھوٹا ٹھہریگا تیسرا عاصیان حمایت پاوینگے
یہہ بات کیونکر ہی سوال یافت کریں اولا جاننا چاہئے کہ شریعت اقدس شکستہ ہونے کے بعد عزت و فرمانبرداری

کیا جانے کے لئے دی گئی ہے پس اگر کوئی مخلوق شریعت کی شکست کرکے بے سزا رہ سکے تو ظاہر کہ شریعت محقر ہو جاوے
اُنہیں شریعت کی عزت کو محفوظ رکھنے کی خاطر شریعت فتوی لکھتی ہے اِس سے مراد یہی ہے کہ خدا شریعت کی قدر بحال
کیا کہ ہر ایک بے عزتی کے لئے موت* ابدی سے بدلا لیوے پس ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ شریعت کے اُس فتوے کو رد کرے تو آپ
جھوٹا ٹھہریگا کیونکہ وہی تھا جو مقرر کیا کہ شریعت ہر ایک بے عزتی کے واسطے موت ابدی سے بدلا لینے کی قدرت
رکھیگی نیز اگر شریعت اور فتوے شریعت کو جاری کرنے سے ارادہ خدا یہی تھا کہ عاصیوں کو بچاوئے تو بالکل بیرحم ہے کیا
خلایق کو گناہ سے روکنے پس صحیح ہے کہ اگر مخلوق نافرمانی سے شریعت کی شکست کرکے زیر فتوی نہ ہو تو گناہ کرنے میں
حمایت پاویگا اُنہیں ہمارے خیالات سے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ناظر کو صاف صاف معلوم ہوگا کہ اُوپر کے تین ابواب کو رد کرکے
کے سوائے انصاف اِلٰہی کسی چیز کو کفارہ عوض بخشش کی مانند قبول نہ کریگا پس ہم ٹھہراتے ہیں کہ عصیاں کا کفارہ عوض بخشش وہی
ہے جو نجات بنا پیدا کرکے شریعت کو محقر ہونے سے خدا کو جھوٹا ٹھہرنے سے بلکہ عاصی کو حمایت پانے نہ دیوے

عصیاں کا کفارہ عوض بخشش کیا ہے سو تفصیلوار بیان کرکے ہم ثابت

کرینگے کہ قربانی الٰہی کے بجز اور کفارہ نہیں ہو سکتا اور اگر نسبت شریعت کہ وہ محقر ہو اُس مقصد کی دریافت کریں
ناظر محمدی کیا چاہیے کہ شریعت اور تکلیف تلافی کی خاطر قاعدہ الٰہی ہو کہ کل نافرمانبرداروں کی ہلاکی کے واسطے قدرت
کامل رکھتی ہے سوائے اِسکے کتب مقدس صاف صاف بتلاتے ہیں کہ آدم باغ بہشت میں گناہ کرکے بالکل ناپاک ہو گیا بلکہ بنی آدم
سب کے سب بھی ناپاکی میں پیدا ہو کر نافرمانی کرتے ہوئے شریعت کے شکست کرنے والے ٹھہرتے ہیں شریعت پہنچی ہوئی
بے عزتی کے باعث سب پر موت ابدی کا فتوی ٹھہراتی ہے اگر شریعت اُس فتوے کو عمل میں لاکر سارے خلایق کو ہلاک کرے تو البتہ
اُس نقصان سے آپ عاصیوں کے ہاتھ سے اُٹھائی ہوئی بے عزتی کے عوض عزت کامل حاصل کریگی مگر یہہ عزت فقط خلایق کی

* یہہ لفظ موت اور موت ثانی کتب مقدس میں گرفتاری دوزخ کے معنی پر استعمال کرتے ہیں

معاصی دنیا پاک کی معرفت سے ہو گئی عبر اسکے اگر وہ جو شریعت سے اعلیٰ ترین بیٹا بادشاہ و بانی شریعت عاصیوں کے
عوض شریعت کی تہمت اٹھائے بیجا سہو بے عزتی کے لیے آپکو فدا کرے تو کیا بشر کم فہم بھی نہیں سمجھ سکتا ہے کہ اس قربانی الٰہی سے شریعت
کی عزت بے انتہا حاصل ہوگی کہ اگر وہ سارے خلائق کو بھی قتل کرے تو بھی اسکے برابر عزت نہ پاوے کیونکہ ہرگز شریعت کا ایسا اعلیٰ جزا
ہو سکے ظاہر کہ شریعت کی عزت کے لیے قربانی الٰہی بہ نسبت تمامی خلائق ہزار بار بڑھکر ہے اگر غلط ابن الٰہی عاصیاں
بنکر دعوی شریعت پر آپکو فدا کرے تو شریعت کو پہنچتی ہے بے عزتی کے لیے دینے کے کل عاصیاں کی بقا ہوئی ہے کفارہ
معتبر ہوگا علاوہ عدد گنہگاران کے عوض وہ اپنے تئیں فدا کرے کتنا بھی ہو نہ مضایقہ نہیں کیونکہ گو عاصیان بیان
کا عدد بعض اوقات بڑھکر ہو تو بھی ظاہر کہ الوہیت کی ہرگز نا محدود انکے عوض فدا ہو کر سب کو بنا کرے
سے شریعت کو عزت وافر بخشی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قربانی الٰہی سے وہ کفارہ عزت بخشی جو شریعت کے لئے لائق
تھا حاصل ہوتا ہے کیونکہ ایسی قربانی سے عزت شریعت صرف قایم رہ جاتی نہیں بلکہ بے نہایت قدر و منزلت پاتی ہے
ثانیاً اس مقدمے کو بہ نسبت خدا کہ وہ جھوٹھا ٹھہرے ازمایش کریں آگے بتلایا گیا ہے کہ خدا خود شریعت جاری
کر کر اسکی نافرمانی کی سزا اپنی مقدمے کو تعین کیا۔ الغرض خدا ہی تھا جو مشہور کیا کہ شریعت پر ایک بے عزتی کے واسطے تو اب اسکی
سے بدلہ لینے کی قدرت رکھیگی لہذا اگر خدا کسی حیلے سے شریعت کے اس دعوی کو روکے تو بجز و جھوٹھا ٹھہریگا۔
پس اگر گنہگاران اپنے لیئے جو ابدا ہو دیں یا جناب الٰہی انکے واسطے کفارہ دیوے لابد تھا کہ فتوی شریعت عمل میں لایا جاوے نہیں تو
خدا البتہ جھوٹھا ٹھہریگا اگر جناب الٰہی شفقت و مہربانی سے دنیا کے ہر عاصی کے عوض شریعت کی بے عزتی پر اپنے تئیں قربان کرے
تو واضح ہے کہ کسی صورت سے فتوے شریعت کے مطابق ٹھہرا ہے عذاب و عقاب اٹھاوے کیونکہ آپ خود شریعت میں ہو
کیا کہ بدلہ لینا فرمانی ثبوت ہے اور یہ فتوی عمل میں لایا جاوے تو بجز و خدا جھوٹھا ٹھہریگا لہذا کفارہ عزت بخشی کے لیے
لازم تھا عذاب و عقاب کو اٹھانے کی خاطر ضرور تھا کہ خدا کا فرزند مجسم ہو وے تا کہ صورت بشر میں شریعت کی

شکست پہ موقوف ہی ہو فتوے کے موافق قربانی کیا جاوے پس فرزندِ خدا جسمدار ہو کر شریعت کے فتوے کے موافق
عاصیوں کے عوض قربانی کیا جائے ظاہر ہوا ہی کہ نہ فقط شریعت بے عزتی سے محفوظ رہتی بلکہ خدا تعالیٰ بھی تھا
ٹھہرنے سے بچ جاتا ہی ۔

شاید یہاں ناظر کے دل میں یہہ شک پیدا ہوگا کہ اگر گناہ کی سزا موتِ ابدی کا فتویٰ مقرر تھا
کیا انصاف نہیں کہ مسیح اپنے تئیں دینا ئے پر معاصی کے واسطے قربان کرنے سے عذابِ ابدی اٹھاوے اِس سوال کا
جواب گو کہ مشکل نظر آتا ہی تاہم اس میں وہ جواب سوال کرتا ہی لحاظ کیا چاہئے کہ جب وقت مخلوق نافرمانبردار ہو کے
سے شریعت کو بے عزت کرتا ہی تو شریعت اپنی عزت کو پھر حاصل کرنے کے لئے فقط ایک ہی واسطہ رکھتی ہی یعنے عاصی
کو موتِ ابدی میں مبتلا کرنا اگر شریعت وقت یا نہ کرے اسکو ایک ہزار یا دس ہزار سال تک سزا کے دوزخ میں گرفتار کرے
تو اس عرصے کے بعد عاصی پھر مخلصی پاویگا اور جس وقت کہ وہ رہائی پاکر آزاد ہو جاوے تو شریعت اپنی بے عزتی سالو
پھر اٹھا لیگی کیونکہ اسی نظام سے معلوم ہوتا ہی کہ شریعت اپنی تاثیر سزا کے واسطے شکستہ ہو سکتی ہی پھر کیفیتِ شریعت
قاعدۂ الٰہی ہونے کے باعث غیر بے انتہا رکھتی ہی لہذا اغراض خدا نے اسکے باعث مقرر کیا ہی کہ کسی طرح شکستہ ہووے
بلکہ اگر مخلوق کی نافرمانی سے بے عزت کی جاوے تو وہ عاصی کو موتِ ابدی میں گرفتار کرنے سے اپنی عزت کامل پھر حاصل
کرے کیونکہ فقط اس فتوے مہیب کی معرفت سے ممکن ہی کہ بزرگی شریعت یعنے غیر قابلِ شکست کی مانند محفوظ رہے
جاوے بہ نسبتِ مخلوق مقدسہ شریعت ویسا ہی ہی بخلاف اسکے اگر جنابِ الٰہی اپنے تئیں گنہگاروں کے عوض قربان کرکے
فتوے شریعت کا حامل ہو تو یہہ بات کچھ اور ہی کیونکہ قربانئ الٰہی شریعت کو ایسی عزت بے انتہا پہنچاتی ہی بلکہ خلائق
فہیم کی نظر میں ایسی بزرگی و شرف بخشتی ہی کہ وہ شکستہ ہونے کے قبل کبھی نہ تھی سو عزت کے عوض عزتِ نامحدود پانے

٭ الوہیتِ فرزند کا موت ہونے سے مجرد ہی تب رکھنے کے جان دیکر شافی دنیا ہونا غیر ممکن ہوتا ۔

لازم ہے کہ شافی ہمیشگی کا عذاب و عقاب ابدی اٹھاوے القصہ فرزند اللہ فتوے شریعت کے مطابق جان بلکہ شریعت کو بھی عزت
واقعی بخشا ہے کہ اگر وہ دنیا کے سارے عاصیوں کو ابدالاباد دوزخ میں ہلاک کرتی تو اتنی نہ حاصل ہوتی لہذا شریعت دنیا کے سارے
عاصیوں کو عذاب دوزخ میں گرفتار کرنیکے عوض فرزند اللہ کی قربانی سے زیادہ بلکہ بے نہایت عزت و حرمت پا کر اور کچھ دعوی نہ
رکھتی ہے پس شریعت کا دعوی مطلق منقطع ہونے سے انصاف ہے کہ شافی دنیا عذاب و عقاب ابدی اٹھاوے تا کہ شریعت کی
بزرگی و شرف کے لئے ضرور تھا کہ مسیح موت سے جی اٹھکر ہاتھ پاؤں میں زخم شریعت لئے ہوئے شاگردوں کے سامنے نظر آوے
تاکہ ان علامتوں سے بزرگی شریعت نہایت مشہور ہوکر تعظیم کی جاوے الغرض شریعت بزرگ ہے جب مسیح مرنیکے آگے فتوے کے
موافق ہلاکی موت کا دعوی کی تھی ویسا ہی مرگئے بعد اسکا جی اٹھنا و آسمان پر جانا طالب تھی پس جب شریعت بزرگی
شریعت کو درکار ہونے سے انصاف الہی جب ہلاکی موت کو ٹھہرایا لازم جانا اتنا ہی اسکو جی اٹھنے کی نعمت عطا کرنا
راست سمجھا کہ دیکھو شریعت کی عزت کو کامل محفوظ رکھنا حاصل مقصد ہے

ثانیاً امر کفارہ عزت بخشش کی بابت اخیر یعنے کہ عاصیاں حمایت پاویں سو
دریافت کریں آگے کہا گیا کہ اگر کوئی مخلوق شریعت کی شکست کرکے اسکے زیر فتوی نہ ہو تو کل خلایق نافرمانی
کرنے میں حمایت پاوینگے سو اسکا کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا ہے برعکس اسکے جب مسیح کو صلیب پر کھینچنے سے صاف
نظر آتا ہے کہ مخلوق شریعت کی شکست کرکے اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہے تو مسیح گناہ کو روکنے کے لئے سبب ہو
میں عبرت عظیم تر ہو جاتی ہے یہ بات کبھی فراموش نہ کی جاوے کہ قربانی مسیح دلیل قطعی ہے کہ مخلوق شریعت کی
نافرمانی کرکے اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہے کیونکہ اس فتوے سے اسکی عاصی بچنے کے آگے ضرور تھا کہ فرزند خدا
خود جسمدار ہوکر ملعون کے سر کھا جاوے یہ سچ اپنی رحمت کو شرف بخشنے بلکہ قریب اللہ میں غالب آنے کے لئے کہ

ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھوکر مسیح کو صلیب پر کھینچے۔

بار اٹھایا ہے لیکن صاف لکھا گیا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کریگا پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح صلیب کھینچا جاوے عبرت یہ نمایاں
ہوتی ہے کہ مخلوق شریعت کی حقارت کرکر اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہے جب نجات روح کے واسطے فقط ایک ہی راہ
یعنے فرزند خدا کی جیمداری و قربانی سے نمایاں ہوئی ہے تو ایسے مقدمے سے خلائق گناہ کرنے میں حمایت پاوینگے کیا
سوائے اسکے جب لکھا گیا ہے کہ فرزند خدا موت پر غالب آکر پھر کبھی نہ مریگا لہذا تا ظاہر کہ فرشتے یا سردار فرشتگان یا
ملائکہ یا کروبیان یا اور کوئی خلقت سماوی خدا کی شریعت غیر قابل شکست کی نافرمانی کرنے میں حمایت پاوینگے
کیا نہیں ہیں کیونکہ مسیح گناہ کے واسطے مرکر جی اٹھے بعد اسکی ذات میں شہادت معتبر ہمیشہ موجود ہے کہ شریعت
کی ادنی بھی نافرمانی کرنا انکی تباہی جو ابدی و لاعلاج ہو جائیگی۔

اب ثابت ہوچکا کہ عصیان کے کفارہ عزت بخشش میں جو کچھ کہ خدا کی بابت
حقیقت و عدالت کے لائق تھا سو فرزند الٰہ کے کفارے میں موجود ہے اگر شریعت اقدس محترم ہونے کی خاطر محافظت
درکار ہے تو کفارہ مسیح سے حاصل ہوتی ہے اگر شارع الٰہی جو تھا ٹھہرنے کے لئے واسطہ کامل ضروری ہے تو کفارہ مسیح سے
نمایاں ہوتا ہے اگر خلائق کو نافرمانی میں حمایت نہ ہو کر راہ نجات مطلوب ہے تو کفارہ مسیح سے صاف صاف نظر آتی ہے۔
پس ثابت ہوچکا کہ فقط فرزند خدا کی قربانی سے وہی کفارہ عادل و عزت بخش صادر ہوتا ہے جو انصاف الٰہ کو
مقبول ہو سکتا اسی باعث کتاب اشعیہ کے ۴۲ ویں باب کی ۲۱ ویں آیت میں لکھا ہوا ہے کہ خداوند اپنی راستی کے
سبب بہت راضی ہے وہ شریعت کو بزرگی بخشکر اسکو معزز ٹھہرائیگا۔

محمدیان فرزند خدا کی قربانی و کفارے سے جو نجات ہے اسپر ہمیشہ
اعتراض کرتے ہیں کہ اگر خدا عصیان دنیا کو اپنے فرزند معصوم پر ڈالکر غضب الٰہی نازل کرے تو انصاف سے بعید ہووے یہہ
اعتراض بغیر علم کتب مقدسہ کے کیا جاتا ہے کیونکہ معقول نظر آتا ہے کہ ایک لحظہ اسکی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے پس ہر ایک طالب حق

جاننا چاہیے کہ فقط محمدیان ماہیت الوہیت سے یعنے تثلیث المقدس کی تین ذات پاک کی وحدت قلب و ارادہ و عمل جاہل
ہونیکے باعث یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہی اُس کمالِ وحدت سے واقف نہ ہو کر وے پدرِ ابدی کے باہمیں جو دنیوی باپ کے سے رکھنا تجویز
ٹھہراتے ہیں بلکہ فرزند کے حق میں بھی دنیوی بچے کی مانند جو پدر کے ہاتھہ میں عاجز و لاچار رہتا ہی قیاس کرتے ہیں اسی وجہ سے
طفلی و ناحق کو ٹھہرا کر وے یہہ سوال کرتے ہیں کہ خدا عصیانِ دنیا کو اپنے فرزند معصوم پر و الکرت غضبِ الٰہی نازل
کرنا انصاف ہی کیا اگر اِس مقدمے میں خیالِ محمدیان ہستے تو البتہ وے کرتے ہیں یہ اعتراض بجا ہوتا پر یہہ مقدمہ اُنکے تصور
سے کچھہ نسبت نہیں رکھکر نیچے ظاہر کئے گئے سو لکھا ہی یعنے تثلیث المقدس کی تین ذات پاک ازل سے ابد تک متحد کامل ہو کر قلب و
ارادہ و عمل میں ایک ہیں چنانچہ یوحنا کے پہلے مکتوب کے ۵ ویں باب میں لکھا ہوا ہی کہ تین ہیں جو آسمان میں گواہی دیتے
ہیں پدر و کلام و روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں اور یوحنا کے انجیل کے ۱۰ ویں باب میں بھی یوں لکھا ہی یعنے میں اور
باپ ایک ہیں اور دوسری ایک جگہہ میں لکھا ہوا ہی وہ جو مجھے دیکھا ہی سو باپ کو دیکھا ہی پس تثلیث المقدس کی ماہیت
دنیوی باپ اور بیٹے کی نسبت سے کچھہ بھی قرب نہیں رکھتی ہی مثلاً دنیوی مقدمے میں اگر وقت پر نظر رکھیں تو باپ اپنے بیٹے
سے پہلا ہی پر مقدمہ آسمانی میں کچھہ فرق نہیں ہی جیسا پدر ازل سے ہی ویسا ہی فرزند بھی ازل سے اُسکے کنے سے پیدا ہو کر موجود
ہی پھر دنیوی مقدمے میں باپ اپنے بچے سے قادر و دانا تر ہی پر مقدمہ آسمانی میں بالکل فرق نہیں آتا ہی کیونکہ جو قدرت و علم غیب
پدر کا ہی وہی قدرت و علم غیب فرزند اور روح القدس کا بھی ہی آخرکار دنیوی مقدمے میں باپ کا قلب و ارادات و
افعال اپنے بیٹے کے قلب و ارادات و افعال سے نیر اتفاوت رکھتے ہیں پر مقدمہ آسمانی میں عینیت متفق ہیں جیسا قلب و ارادات
و افعال پدر میں ویسا ہی قلب و ارادات و افعال فرزند و روح القدس بھی ہی اگر نہیں تو آسمان میں تثلیث نہیں ہوتی بلکہ
تین خدا ہوتے یہہ کیفیت مقدس ایسی نالائق بات کو دکھلا کر خدا ایک واحد و لاشریک جسکا وجود متحد و
ثلثاً الاحد ہی ظاہر کرتے ہیں اسی حجت کے تئیں نتیجہ کیا ہیں سو اب ناظر ہوشیار ہی تمام لحاظ کیا چاہیئے اول کیہ انسان

کر لئے جو محبت ازل سے پدر کے قلب میں جاری تھی وہی محبت قلبِ فرزند اور روح القدس میں بھی جاگزیں تھی تو اُس محبت
مذکور کے باعث جو ارادۂ نجات پدر کی خاطر میں آیا وہی ارادہ فرزند اور روح القدس کی خاطر میں بھی پیدا ہوا
آخرکار اُس محبت و ارادۂ نجات کے سبب سے جو عمل پدر سے اختیار کیا گیا یعنے کہ فرزند مجسّم ہووے بلکہ قربانِ عصیاں بنکر
بعد انجام مر جاوے وہی عمل فرزند ابدی و روح القدس کو بھی پسند ہوا الغرض تثلیث المقدس کی مرضی تھی کہ نجاتِ
انسان اِسی طرح ہووے ازیں باعث داؤد نبی زبور کے ۴۰ ویں قصیدے میں فرزندِ الٰہ کی جانب سے پیشگوئی کرکے کہتا ہے
قربانی و فدیہ (یعنے ہدیہ) نہیں چاہا تو نے میرے کانوں کو کھول دیا ہے قربانیٔ عصیان و قربانیٔ سوختنی تو نے طلب نہیں کیا تب میں نے کہا
کہ دیکھ میں آتا ہوں کتاب میں میرے باب میں لکھی ہے اے میرے خدا میں خوش ہوں کہ تیری مرضی کو بجا لاؤں ہاں تیری شریعت
میرے دل میں قائم ہے پس ہم محمدیوں سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ فرزندِ خدا کے کفارے پر بہتانِ بے انصافی کرنے کی جگہ
کہاں ہے جبکہ کسی مقدمے میں یہہ بہتانِ بے انصافی کا نہیں فرزند اور روح القدس پر بھی نہیں لگ سکتا ہے کیونکہ
جیسا پدر نے قربانیٔ فرزند کی راہ سے نجاتِ دنیا کو اختیار کیا تھا ویسا ہی فرزند اور روح القدس نے بھی اُسکو اختیار
کیا بلکہ جسقدر کہ پدر نے محبتِ الٰہی کو شرف بخشنے کی خاطر نجاتِ دنیا کو از راہِ قربانیٔ فرزند لازم جانا اُسیقدر فرزند
اور روح القدس نے بھی اُس نجات کو مناسب جانا پس اگر کوئی محمدی کفارۂ مسیح کی راہ سے ہی سو نجات پر ضد اعتراض
کرے تو وہ اِس بات کو بتلایا چاہئے کہ تثلیث المقدس کیوں حقدار نہیں ہے کہ راست و معقول حکمتوں سے اپنے ارادات کو بجا لاوے
انصافِ الٰہ کے باب میں مختصر بیان کو تمام کرکے بلکہ عصیان کا کفارہ غرض بخشش کیا ہے سو بتلا کر ان جملات
اہم کو ختم کرنے میں راست جانتے کہ اپنے ناظرین محمدی کو یاد دلاویں کہ یہاں ظاہر کی گئی ہے حقیقت جسکو فرقان
کہلاتی ہے سو کتاب شروع سے آخر تک کچھ آگہی نہیں دیتی ہے مصنفِ فرقان اس کتاب کی کسی جائے میں اس حقیقت
سے واقف ہی ہوا یا نہ دیکر اسکے بابت اپنے ناظرین کو کچھ خبر نہیں پہنچاتا ہے انکو ذاتِ الٰہ کی کاملیت بلکہ اُس سے جاری ہے

سو ہمسری انصاف و رحم کے باہمی مدد و حلق کے کہ الہی علامت نقص رکھے کچھ بیان کرکے عالم بقا میں جانے دینا الغرض مقدمہ

اہم نجات میں محمد مصطفے انصاف اللہ رحیم الہی کس طرح متفق کیا جاتا ہے سو بتلانے کی خاطر کچھ کوشش نہیں کیا ہے کیونکہ

فرقانمیں رحم اللہ کے باہمی طرح کہتا ہے گویا خدائے عادل اپنے انصاف بلا التغیر و شریعت غیر قابل شکست سے نظر رکھکر

مختاری کے طور سے ہر نعمت کو عطا کر سکتا ہے ایسا ہی کہ ناظرین فرقان حکم عجیب کے باہمی کو بدرا بدی انصاف

و رحم اللہ کے درمیان اتفاق دینے کی خاطر تعین کرکر قربانی فرزند سے ابراہم کو بھیجا یا ہے سو کچھ تعلیم نہیں پاتے ہیں گو کہ اتفاق

انصاف و رحم کتب موسوی کے فرمایان خروج الو وہ کی معنی کو نکالتے اور مسیح کی مدد جسمداری و عذاب کے باہمی

موجود ہیں پیشگوئیوں کو سمجھنے بلکہ فرزند مریم کی پیدایش فوق العادت اور موت اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کے راز

کو ظاہر کرنیکی خاطر معرفت بیگانہ ہی تا ہم فرقان میں اسکا ذکر نہیں نظر آتا ہی اور معتقدان فرقان سر حقیقت سکے

سے چاروں طرف میں شہوت پرستوں کی مانند جاہل ہو کر عالم بقا حضوری خدا میں داخل ہونے میں مقام نا امید

یہی ہے کہ فرقانمیں جاہل و سادہ دل لوگوں کو ایک راہ نجات بتلائی گئی ہے جو کتب مقدس مرافقا ہی ہے راہ نجات

سے خلاف کامل رکھتی ہے اور محمدیان فرقان کے اس ہر وعغ کو قبول کرکے فرزند اللہ سے سرانجام پائے ہے سو نجات سے

عداوت نہایت رکھکر دار العدالت پر بیٹھ جہرتی ہیں جاتے ہیں

اب اس مقدمے پر ایک جویندہ صادق کی آگہی و ہدایت کے لیے بہت کچھ

کہا گیا ہے پس کتب مقدس کے مسایل عمدہ میں سے اس مسئلہ سنجیدہ کو ہمارے ناظرین محمدی کے روبرو رکھ چھوڑ کر ہم یاد

دلاتے ہیں کہ یہاں مشہور ہوا ہے سو خدائے عادل و پاک ہی ہے جسکے حضور میں روز قیامت محاسبہ دینا پڑیگا پس اگر کوئی

کہ کر ایمان محمد سے اسکی دار العدالت میں جانے راضی ہو تو وہ جانا چاہئے کہ صرف اپنے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں کہتا

✠ وہ راہ محمدیہ ایمان لانے او زکوۃ و خیر خیرات دینے اور اوقات نماز کو لحاظ کرنے اور جہاد میں فدا ہونے سے

بلکہ یہہ حماقت کرتا ہی کہ خدا نجات انسان کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی سے سرانجام کیا ہی سو کفارہ عزت بخشش کی
حقارت کرکے جھرتی دیتے جاتا ہی ثانیاً اگر کوئی صد الٰہی افعال پر بھروسا رکھکر حضور یہی خدا میں جانے کا امیدوار
ہو تو وہ بھی جانے کہ اسکے افعال سب کے سب کامل ہوا چاہئے بلکہ پیدایش سے موت تک کسی فعل میں ذرہ بھی نقص
ہونے اگر ذرہ بھی نقص ہو تو شریعت کی لعنت دیتا ہی میں گرفتار ہونا پڑیگا کیونکہ لکھا ہوا ہی جو کوئی ساری شریعت
بجا لا کر ایک ہی بات میں خطا کرے تو وہ کل شریعت کا تقصیر وار ہو گیا ہی سوائے اسکے ایسا شخص جانا چاہئے کہ اپنے
نیک افعال پر بھروسا کرنے سے صرف اپنے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں کھتا ہی بلکہ یہہ حماقت کرتا ہی کہ خدا تعالیٰ
نجات انسان کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی سے سرانجام کیا ہی سو کفارہ عزت بخشش کی حقارت کرکے جھوٹ
دینے جاتا ہی پر ایسا شخص اپنے افعال کا بدلہ بکثرت پاویگا بلکہ خدا کی چشم پاک ان سارے افعال کی ناپاکی کو
کسطرح جانچیگی سو دیکھیگا سرور رسوا لعنتی وے حمایت ہو کر نہیں بچھ جاسکیگا کہ کاش کہ میں انصاف الٰہی
کی آزمائش بد کے واسطے اپنے افعال نیک مطلق نہ رکھتا۔

پانچواں باب

پیشگوئیاں توریت و انجیل کی موافقت کاملہ کے بیان میں بلکہ آغازِ دنیا سے قربانی مسیح
نجات کا واسطۂ یگانہ ٹھہر کر کتبِ مقدس سے افشا ہونے کے بیان میں۔

اِس رسالہ کے پہلے باب میں بات لا رد مقالوں سے صاف صاف بتلایا گیا کہ کتب انبیائے
عبرانی نجاتِ اصلی الہٰ کتبِ موسوی سے عین موافقت رکھنے کے باعث سے سب کتب آسمانی کی علامت رکھتے
ہیں سوائے اِسکے قرآن کے بہت منتخبات سے دکھلایا گیا کہ محمدؐ نہ فقط اس حق کو قبول کرتا تھا بلکہ انبیائے
عبرانی میں کچھ فرق نہ لا کر خود ایمان لاتا تھا اِس رسالہ کے دوسرے باب میں قرآن کے کئی منتخبوں سے ثابت ہو چکا
کہ محمدؐ مصطفے جو ابتدا انجیل یعنے یحییٰ عیسےٰ مسیح و حواریوں کی راستی و معتبری پر علانیہ شہادت دیتا ہے
پس یہ سب کے سب ایک زبان ہو کر مسیح وہی شافی ہے جسکے بارے میں موسے و انبیائے عبرانی پیشگوئی کئے ہیں سو گواہی
بھرنے سے واضح ہے کہ محمدؐ مصطفے اس نجاتِ اصلی پر جو خون بہنے سے ہی بچائے گا گواہ ہے
اور پہلے کے سچوں کو شہادتِ متواتر سے ثابت کر کے بلکہ باب تو میں خدا کے

انصاف بلاتغیر کے باعث نجات انسان کے لئے شریعت کو کفارہ عوض بخشش لازم تھا سو بتلا کر اعتبار کرتے
ہیں کہ اس باب کے مطالب اہم کو بغور و تأمل دریافت کرنے کے لئے ناظر محمدی کا دل تیار ہو گیا ہے آخر اس وقت
پہنچا کہ ہتم ۱۴ سال کے عرصے میں نازل ہوئے سو پیشگوئیوں کی موافقت کامل ناظر کے روبرو گذاریں
چنانچہ پیدائش دنیا سے مسیح کی ولادت تلک ۴۰۰۴ برس اور ولادت مسیح سے اس تاریخ تک جو عموماً
سنہ عیسوی کہلاتا ہے ۴ سال اور سنہ عیسوی سے کتاب مکاشفات تک ۹۶ سال جملہ ۴۱۰۰ سال ہوئے
ہیں اس مقدمہ اہم کا بیان کرنے میں مستلزم جانئے کہ ہمان کتب مقدسہ کی پیشگوئیوں کو لفظ بلفظ
داخل کئے بعد ہر ایک کو اسکے جدے جدے بابوں میں بدرستی تمام تقسیم کریں تاکہ ناظر محمدی باوجود
پیشگوئیوں میں کثرت نہ رکھنے کے انکے مطالب اہم کے کسی حصے کو واگذاشت نہ کرے اللہ تعالی
جو فقط لائق حمد و شکر ہے اپنے رحم و مہربانی سے نجات ارواح کے لئے اپنے کلام کو فائدہ بخش
کرے

ای ناظر دیکھ لے بلکہ اس بابت مخصوص کو جسکے بابمیں موسے وانبیائے عبرانی و حواریان مسیح
متفق ہیں خوب یاد رکھ وہ بابت قربانی ہے اگر صاف پوچھے تو کفارہ عصیان از راہ خون بہنے کے
نہ قربانی از برای عبادت نہ قربانی از راہ نذر معبود نہ قربانی از برای شکر مہربانیاں مگر قربانی از برای
کفارہ عصیان اس سے مراد یہی ہے یعنے قربانی بغیر جسکے اللہ تعالی عاصیوں کی عدالت کریگا قربانی
جسکے بغیر اللہ تعالی گنہگاروں کو نہیں بخشیگا قربانی بدون جسکے اللہ تعالی عاصیوں کو ابدالاباد دوزخ میں
گرفتار کریگا یہہ قربانی وہی بابت مخصوص ہے جسکو طالب حق دلنشین کرے یہہ وہی نعمت عظمی ہے جسکے
بابمیں ایک جو بندہ موسے وانبیا کی شہادت متفق پر ہشیاری تمام متوجہ ہوا چاہیئے کیونکہ فقط اسی پر نجات انسان

مستقل بحث

اب دیکھنا چاہیے کہ موسیٰ کتاب پیدایش میں یوں خبر دیتا کہ روح انسان باغ بہشت میں ابلیس کے بہکانے سے شریعت کے زیر فتوی ہوتے ہی اللہ تعالیٰ غصے سے شیطان کو لعنت کر کے شافی الٰہی کے بابت جو ابلیس کے سر کا کچلنے والا تھا سو وعدہ اصلی کیا چنانچہ کتب پیدایش کے ۳ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے اور خداوند خدا سانپ سے کہا اسواسطے کہ تو یہہ کیا ہے تو سب چارپایوں اور جنگل کے ہر ایک جانور سے ملعون ہی تو اپنے پیٹ پر چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور اسکی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا اور وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا المسیح شافی دنیا کے بابت اللہ تعالیٰ کا وعدہ اصلی وہی ہے اور نیچے آنیوالا پانچ باتوں کو بتلاتا اول قصد الٰہ ابلیس کی کامیابی کو روکنا دوم الوہیت مسیح سوم قصد الٰہ کو پورا کرنیکے لئے اسکا جسمدار ہونا چہارم دنیا کے عصیان کے لئے اسکا کفارہ دینا پنجم ابلیس لعین پر اسکا فتح پانا اول یہہ آیت یعنی میں تیری اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا آدم کو فریب دینیکی خاطر ابلیس ہی سو قہر الٰہ کو بتلاتی بلکہ مکر ملعون کو روکنے کے لئے حکمت خداکا تنیں ظاہر کرتی چنانچہ خدا عورت سے ایک نسل برگزیدہ پیدا کریگا جو ابلیس کا دشمن جانی ہوکر اسکے مکر سے تباہ ہوئے تھے سو ارواح کو اسکے پنجے سے چھٹکارا دیگا دوم یہہ فقرہ وہ یعنی عورت کی نسل تیرے سر کو کچلیگا الوہیت مسیح کو صاف صاف مشہور کرتا ہے کیونکہ ذات الٰہی کے سوا دوسرا کوئی اس کام کے لئے مقدور نہ رکھتا اگر عورت کی نسل صرف آدمی ہوتی تو ممکن نہیں

✣ ہمارے جد اعلیٰ کے بہکانیکے لئے ابلیس در صورت سانپ دکھائی دیا۔

✣ عیسیٰ مسیح۔

اور شکار ابلیس کو جس وقت کہ اُسکے سر کچلیتی سوائے فرزندِ خدا کے دوسرا کوئی نہیں جو اُسی لڑائی میں غالب
آوے سوم یہہ لفظ یعنے عورت کی نسل فرزندِ خدا کی جسم داری پر دلیلِ واضح ہے چنانچہ وہ ذاتِ الٰہی جو ابلیس
پر غالب ہوئے اور اُسکی کامیابی کو روکنے کے لئے مقدور کامل رکھتی تھی جسم دار ہو کر عورت کی
نسل کے سر رکھائے ہوئے زمین پر نمایاں ہونا تھا اسلئے کہ وہ صورتِ انسان میں اپنے تئیں دنیا کے عصیان کی
خاطر قربانی کے سپرد رکھا گذارے چہارم یہہ فقرہ یعنے تو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا مسیح کے کارِ کفارے کو خوب
ثابت کرتا کیونکہ قامتِ انسان میں ایڑی ادنیٰ عضو جسم ہی ہے بدستور انسانیتِ مسیح اُسکی ذات کی نسبت
میں ادنیٰ تر ہے پس جب کہا گیا کہ ابلیس مسیح کی ایڑی کو کاٹیگا اُسکا یہی مطلب ہے کہ انسانیتِ مسیح بنی آدم
کو ابلیس کے پنجے سے آزاد کرنیکے لئے لازم تھا کہ کفارہ ہونے میں عذابِ شدید اُٹھاوے پنجم یہہ فقرہ یعنے وہ
تیرے سر کو کچلیگا مسیح اپنے کفارے و موت سے ابلیس پر غالب ہوگا اور فتح کو بتلاتا چنانچہ وہ سب لوگ کو جو نجات
کی خاطر اُسپر ایمان لاوینگے ابلیس کے پنجے اور بندگی سے آزاد کرکر دنیا میں بھی اُسکی کامیابی کو روکیگا
بلکہ روزِ قیامت وہ پیدائشِ دنیا سے کہ ابتک سارے بدیوں کے واسطے قہرِ الٰہ اُسکے سر پر دھریگا جب مسیح
اپنے نجات پائے ہوئے لوگ سے بحال بادشاہتِ سماوی میں بیٹھیگا اور ابلیس اپنے فرشتوں سے اسکے
زیرِ غضب بالکل کچلا جائیگا تب شافی کی فتح کے بابت یہہ وعدہ اصلی تمام و کمال انصرام کو پہنچایا جائیگا

ہم مسیح کے وعدہ اصلی پر اتنا مفصلاً بیان کئے ہیں کہ اگرچہ
دستورِ پیشگوئیاں کے موافق یہہ اختصار ہی تمام لکھا گیا ہے تاہم حکمتِ نجات سراسر اُسمیں مندرج ہے یہہ
وعدہ پیدایشِ دنیا کے سال میں دیا گیا تھا اور ناظر کے لائقِ لحاظ ہے کہ وہ مٹ گئے تب سے عبادتِ
مقبولِ معبود خون آلودہ قربانیوں کو گذارنے سے مقرر پاکر قایم و دایم ہوگئی ایسا کہ آدمی پر ہوئے

فرزندانِ آدم کے سو عبادت کا بیان کرنے میں شہادتِ معقول پہنچایا ہے تب ابھی بے ایمان ہو کر بغیر قربانی
کے عبادت کرنے آیا اور خدا تعالی نے اسکو رد کیا مگر چھوٹے نے ایمان لا کر حکم الٰہی کے موافق قربانی پہلوٹوں کے
وسیلے سے عبادت کیا اور اللہ تعالے نے اسکو قبول کیا چنانچہ کتاب پیدایش کے ۴ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہے
چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قاین زمین کے حاصل میں سے خداوند کے واسطے نذر لایا اور ہابیل بھی اپنی بھیڑ
بکریوں میں سے کئی ایک پہلوٹے اور موٹے موٹے لایا اور خداوند نے ہابیل کو اور اسکے نذر کو قبول کیا پر قاین کو اور اسکے
نذر کو قبول نہ کیا اسلئے قاین نہایت غصہ ہوا اور اسکا چہرہ اُترا اور خداوند نے قاین سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا
اور تیرا چہرہ کیوں اُترا اگر تو اچھا کرتا تو کیا تو مقبول نہ ہوگا اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ تیری دیوڑھی پر چھپ
رہا ہے۔ اُن خون آلودہ قربانیوں کو گذراننے سے ایماندار لوگ آنے والے شافی بزرگ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے
تھے بلکہ اس عادت سے حقیقتِ الٰہی کہ نجات کفارہ و عوض بخششِ عصیان ہے سو بہتری دیر تک دنیا میں
محفوظ رہتی تھی پس ہم سمجھتے کہ آغازِ دنیا سے بھی ثابت ہو چکا کہ بخشایشِ عصیان و مہربانی خدا فقط
از راہِ قربانی و خون بہنے کے ہو سکتی ہے اب ہم شافی دنیا کے وعدہ اصلی کو چھوڑ کر اسکے پیچھے نازل
ہوئے پیشگوئیاں ہیں سو کیا موافقت رکھتے ہیں سو بتلانا شروع کرینگے۔

عورت کی نسل کے باب میں کتبِ مقدس کا ذکر ثانی بہ نسبت ابراہیم کے پایا
جاتا ہے جس سے اللہ تعالے باغِ بہشت میں ہمارے جدِ اعلی کو پہنچایا تھا سو وعدہ اصلی کتنی کئی بار تازہ کیا
خصوصاً جب وہ اللہ تعالی کے فرمان کے موافق اپنے فرزند اسحق کو قربانی کے سر کھینچا گذرانا تھا تب خدا نے قسم
کھا کر وعدہ کیا کہ شافی بزرگ جسکے وسیلے سے سارے اقوام زمین برکت پاوینگے سو اسکی نسل سے پیدا ہووے

† یہ عبرانی محاورہ بمعنی گنہگار ہے۔

چنانچہ کتاب پیدایش کے ۲۲ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی خداوند کا فرشتہ دوسرے دفعہ آسمان پر سے ابراہیم
کو پکارا اور کہا خداوند فرماتا ہی میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہوں کس واسطے کہ تو نے یہہ کام کیا اور اپنے بیٹے یعنے اپنے
اکلوتے کو دریغ نہ کیا کہ برکت دیتے میں میں تجھے برکت دونگا اور اولاد کے بڑھاتے میں میں آسمان کے ستاروں
اور دریا کے کنارے پر کی ریتی کے مانند تیری نسل کو بڑہاونگا اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازوں
کی مالک ہوگی اور تیری نسل میں دنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے کیونکہ تو نے میری بات کو مان لیا۔ ناظر
سرسری دیکھنے سے معلوم کرتا کہ اس وعدے میں جدے جدے مقدمات موجود ہیں اول کہ نسل
ابراہیم قوم کثیر ہوی تک بڑھائی جاتا تھا دوم کہ اس قوم میں وہ ذات بزرگ جسکے وسیلے سے دنیا
کے سارے اقوام برکت پاوینگے نمایاں ہوتا تھا اور یہہ فقرہ یعنے میں تیری نسل کو آسمان کے
ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریتی کے سریکھا بڑھاونگا بتلاتا کہ نسل ابراہیم قوم کثیر ہونا تھا
اور یقین ہے کہ یہاں ذکر ہوی ہے سو نسل اسحق تھی کیونکہ آگے ہی ہاجرہ اور اسکا بیٹا اسماعیل بحکم
خدا خاندان ابراہیم سے خارج کئے گئے تھے چنانچہ کتاب پیدایش کے ۲۱ باب کی ۹ آیت
میں لکھا ہی اور سارہ نے ہاجرہ مصری کا بیٹا جو وہ ابراہیم سے جنی تھی مسخری کرتا ہوا دیکھا
اسلئے وہ ابراہیم سے کہی اس باندھی اور اسکے بیٹے کو نکال دو کیونکہ یہہ باندھی کا بیٹا میرے
بیٹے یعنے اسحاق سے وارث نہ ہوگا لیکن اپنے بیٹے کی خاطر یہہ بات ابراہیم کی نظر میں بہت
بری معلوم ہوی اور خدا ابراہیم سے کہا کہ اس لڑکے اور تیری باندھی کی خاطر یہہ بات تیری نظر
میں بری نہ ہووے سب کچھہ جو سارہ تجھسے کہی ہے سو مان کیونکہ اسحاق سے تیری نسل مشہور
ہوگی پس فرزند کنیز آگے ہی خاندان ابراہیم سے خارج کئے جانے سے ظاہر ہے کہ وعدہ مذکور اسحاق سے

منسوب ہو کیونکہ اُسکے اور اسماعیل کے سوا اُس وقت ابراہیم کو دوسرا کوئی فرزند نہ تھا وعدہ مذکورہ فقرہ
تیری نسل میں دُنیا کی ساری اقوام برکت پاوینگے بتلاتا کہ آدم وحوا سے وعدہ کیا گیا تھا سو وہی بزرگ
اسحاق سے پیدا ہونا تھا سو قوم میں نمایاں ہوئے علاوہ خدا ابراہیم کو اُسکے اکلوتے فرزند کی قربانی
کے واسطے حکم کرنے سے اقوام دُنیا کس طرح مسیح کی معرفت سے برکت پاوینگے سو کھلایا الغرض یہہ بتانا
فرزند خدا عصیان دنیا کے واسطے قربانی کیا جانے سے یہہ بات ابراہام کو پہنچایا تھا جو لڑی پاکر
گلاتیوں کے ۳ باب کی ۸ آیت میں اس مقدمہ کا بیان کر کر کہتا او کتاب یہہ پیشبینی کر کے کہ خدا غیر ملکیوں٭
کو ایمان کی راہ سے راستباز ٹھہرایگا پیشتر ابراہیم کو یہہ خوشخبری دی کہ تیری نسل میں دُنیا کی ساری
اقوام برکت پاوینگے مسیح کی پیدایش سے ۱۸۷۲ برس قبل یہہ وعدہ اصلی ابراہیم سے تازہ کیا گیا اور
اُس سے حقیقت اسکہ نجات از راہ خون بہنے کے ہی سے قایم کی گئی تھی۔

قریب ۱۸۴۳ سال کے بعد اور مسیح نمایاں ہونے کے آگے ۱۶۸۹ برس
یعقوب بزرگ مرنے کے قبل شافی دُنیا کے بابمیں پیشگوئی کر کے بنی اسرائیل کی کونسی گروہ سے نکلیگا مشہور کیا
چنانچہ کتاب پیدایش کے ۴۹ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہے یہوداہ سے نہ عصا جاتا رہیگا نہ شارع اُسکے پاؤں کے
بیچ میں سے جبتک کہ شیلوہ نہ آوے اور اقوام اُسکے پاس مجتمع ہوینگے۔ یہہ پیشگوئی ہماری دریافت کے لئے دو
بابت سے لکھی ہے اول گروہ یہودہ میں مسیح کا جسمدار ہونا دوم عصیان کے واسطے اُسکا کفارہ دینا۔
اولاً اُسکی جسمداری کے بابمیں دیکھو لفظ شیلوہ ترجمہ ہو کر یہہ معنی دیتا یعنے بھیجا ہوا جسکی مراد یہی ہے
یعنے وہ ذات بزرگ جو اقوام دُنیا کو برکت پہنچانے کے لئے خدا سے بھیجا جاوے یہہ شافی الٰہی وہ یہوداہ

٭ یہود کے سوا کل اقوام جہاں کتب مقدس میں غیر ملکیاں کہلاتے ہیں۔

میں خسمدار ہوناتھا اور یاد رکھنا چاہئے کہ عیسیٰ مسیح جو آپ فرزندِ خدا و قربانِ عصیان و شافیٔ دنیا ہونے
کا دعویٰ کیا کرتا سو گر وہ یہودہ و خاندانِ داؤد کی ایک پارگہ سے پیدا ہوا تھا۔ وہم یہ فقرہ یعنے اقوام
اسکے پاس مجتمع ہونگے سو کفارہ مسیح کو صاف ثابت کرتا کیونکہ بابِ مقدم میں سندالہی کے موافق بتلایا گیا
کہ کفارہ و بخششِ عصیان کے سوا انصاف بلا تغیر الا ایک عاصی کبھی بادشاہت آسمان میں داخل نہ ہوئیگا
دیتی چسپ وقت کہا گیا کہ اقوام مسیح کے پاس مجتمع ہونگے اسکی مراد یہی ہے کہ اسکا کفارہ و بخشش جو ازراہ
خون بہنیکے ہی سو انصرام کو پہنچیگا۔

زمانۂ یعقوب کتنی واگذاشت کر کر عہد موسیٰ کو پہنچنے میں پس کیا دیکھتے
کہ حکمتِ نجات ازراہِ قربانی و خون بہنیکے زیادہ صفائی سے دکھلائی دیتی ہے موسیٰ شارع بزرگ
خدا کی طرف سے اسلئے بھیجا گیا کہ بنی اسرائیل کو جو مصر میں بہت روز سے فرعون شاہ کے ہاتھ سے ظلم
و ستم سہتے تھے سو آزاد کرے۔ مگر فرعون اپنے دل کو سخت کر کر خدا کی بات نہ مانا اسلئے خدا موسیٰ
کے ہاتھ سے اسپر اسکے رعیتوں پر بہت سے بلیاتِ شدید نازل کیا با وجود اسکے بادشاہ جیسا اپنے دل کو
سخت کر کے بنی اسرائیل کو مخلصی دینے بالکل راضی نہ ہوا آخر کار خدا مصریوں کے سارے پہلنوں کو ہلاک
کر دینے سے شاہِ مغرور کو عاجز کرنیکا قصد کیا ازیں باعث ملک الموت کو حکم ہوا کہ مکاناتِ بنی اسرائیل کو
چھوڑ کر ایک رات اس میں پھرتے گذر کر کے مصریوں کے سارے پہلنوں کو ہلاک کرے۔ اما خدا بنی اسرائیل
پر اسطرح رحیم ہو کر ان لوگ کو اپنا رحم و نجات طور پر ہے سو دکھلانیکا ارادہ کیا کیونکہ خدا اسکے
پاس قربانی مسیح سے ہی سو کفارے کے سوا دوسرا کوئی واسطہ نہیں ہے جنسے اولادِ پر معصیٔ آدم کرم
و مہربانی کو پہنچ سکیں چنانچہ اسبات پر کتابِ خروج کے ۱۲ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہے تب موسیٰ

اسرائیل کے سارے بزرگوں کو بلایا اور کہا کہ تم اپنے اپنے گھر پیچھے ایک ایک حلوان نکالکر لاؤ اور یہہ چھٹکارے کا
حلوان ذبح کرو اور تم زوفے کے ایک خوشے کو لیکر باسن میں جو لہو ہے اوس میں ڈباکر سیردر اور دونو چوکھٹوں کو
پر چھڑکو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جائیگا اسلئے کہ خدا گذر کریگا تاکہ
مصریوں کو مارے اور جب وہ سیردر اور دونوں چوکھٹوں پر لہو دیکھیگا✤ تو خداوند دروازے پر سے گذر کریگا اور
ہلاک کرنیوالے کو نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آکر تمکو مار ڈالے اور تم اِس عادت کو اپنے اور اپنے اولاد میں ہمیشہ
فرض کے سریکھا رکھوگے اور یوں ہوگا کہ جب تم اس زمین میں جو خداوند تمکو اپنے وعدے کے موافق دیگا
داخل ہوگے تو اس عادت کی محافظت کروگے اور یوں ہوگا کہ جب تمہاری اولاد تم سے کہینگے کہ تم اِس
عادت سے کیا قصد کرتے ہو تم کہوگے کہ یہہ خداوند کے چھٹکارے کی قربانی ہے جو مصر میں بنی اسرائیل کے
مکانات سے گذر کر مصریوں کو مار ڈالے ہیں ہمارے گھروں کو چھٹکارا دیا تب لوگ سر جھکائے اور سجدہ
کئے اور بنی اسرائیل چلے جاکر خداوند موسے اور ہارون کو حکم کئے سریکھا کئے۔ اِس معاملے سے معلوم ہوا کہ
خدا ابتدا ہی اسرائیل سے کیا سلوک کا تمیز اِس بات کو کہ اپنا رحم و عنایت از راہ کفارہ و خون بہنے کے
ہی سو انکی عقل و فہم میں ہوشیاری تمام ثابت کیا۔ اور شہادت انجیل سے خوب ثابت ہوا کہ وہ حلوان
جسکی قربانی کے لئے بنی اسرائیل کو حکم پہنچا صرف نمونہ حلوان خدا تھا یعنے عیسے مسیح جو عصیان دنیا کے لئے
کفارہ دیا تھا۔

موسے بقدرت الہی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے رہائی دیکر بعد اُس قوم کا شارع ہو گیا
چنانچہ اسکو حکم ہوا کہ معبد کو تیار کرکے عبادت مقبول الٰہی و بخشایش عصیان کے لئے آئین شرعی کو بنی اسرائیل

✤ نشانِ خون دروازے پر ہونے سے قربانی الٰہ پر ایمانِ مکینِ مکان کی علامت تھی

بہتیری ہی بہت سے آئین کتبِ موسوی میں موجود ہیں اور کوئی بھی اُنکو پڑھنے سے تاڑ لیگا کہ قربانیاں خون آلودہ کے

بغیر اللہ تعالیٰ کے پاس عبادت مقبول ممکن نہ تھی بلکہ بجز خون بہنے کے اُمیدِ بخشائشِ عصیان مطلق نہ رہی اُن

تعدادِ آیات سے الٰہی بہت آیات موجود ہیں کہ اِس سلسلے میں اُن سب کو حوالہ کرنے کے لئے گنجائش نہیں ہے مثلاً

صبح و شام حلوانِ لاعیب کی قربانی کے سوائے جماعتِ بنی اسرائیل کی خاطر قبولیت میسر نہ تھی کوئی امام

قربانی خون آلودہ عصیان کے بغیر خدمتِ معبد کی خاطر تعین نہ ہو سکتا بلکہ امام تعین ہوئے بعد اپنے عصیان

کے لئے قربانی خون آلودہ کو گذارنے کے سوا کار ہائے امامی میں مشغول ہونے نہ سکتا ور نہ رکھتا قربانگاہ خود

جبتک قربانی خون آلودہ سے پاک کی گئی تھی تب تک قبول نہ ہوتی قربانی خون آلودہ کے بغیر جماعت

بنی اسرائیل حضوری خدا میں عبادت کی خاطر نہیں آ سکتی منفرد اپنے عصیانِ نفسانی کی خاطر بلکہ بنی اسرائیل

میں جاری تھے سو کوئین شرعی کی شکست کے واسطے مقرر کی گئی سو قربانی خون آلودہ کے بغیر الٰہی کے خطر

میں تھے ۔ اتفاقیہ وقوع میں آئے گناہوں میں بھی قربانی خون آلودہ کے بجز عفو نہ ہوتے تھے علاوہ جب

سردار امام کو سال میں ایک بار سبب کہ مقام المقدسین میں داخل ہونا پڑتا تو اپنے اور قوم اسرائیل کے عصیان کی

خاطر قربانی خون آلودہ کے سوا داخل نہ ہو سکتا القصہ بنی اسرائیل کے سارے گناہ معاف ہونے کی شریعت

کے موافق قربانیانِ خون آلودہ کے گذارنے سے پاک کئے جاتے تھے بلکہ خون بہنے کے سوائے بخشائشِ عصیان

ممکن نہ تھی ۔ ازیں باعث موسےٰ نے اللہ تعالیٰ کے کلِ کلمات کو بنی اسرائیل کی ہدایت و بند و بست کے

واسطے لکھکر جماعت کے روبرو پڑھے بعد خون لیکر کتاب اور لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ دیکھو ان تمام باتوں کے

باعث خداوند تم سے کیا ہی سو عہد کی کتاب یہی ہے موسےٰ کی اِس حرکت سے خوب دکھلایا گیا کہ خدا کی

کتاب کتابِ عہد ہی جسکے سارے رحمات و نعمات ازراہِ قربانی و خون بہنے کے قایم ہیں نہ بدستور

بنی اسرائیل ایک گروہ تھی جسکی عبادت اور بندگی زراہ قربانی و خون بیشک کے خدا کے پاس مقبول ہوتی
تھی انکیس وے موسے کے قربانیاں خون انکو دیئے لاےسر کھا خدا وعدہ کیا تھا شوائی پر کت
ایمان لاکر عفو عصیاں چاہتے تو انکا عصیاں البتہ بخشا جاتا سوائے اسکے اگر ان بموجب کے
مطابق وعدہ کیا گیا شوائی پر بھروسا کر حضور میں خدا انہیں عبادت کرنے آتے تو انکی عبادت
مقدس و راست ٹھہر کر خدا کے پاس مقبول ہوتی تھی عکس اسکے اگر موسے کے قربانیوں سے بتلایا
گیا آنیوالے شافی پر ایمان نہ لاتے تو خدا سے نہ بخشائش عصیاں پاتے نہ انکی عبادت مقبول ہوتی ہے
مقدمہ کفارے پر کتب مقدسہ میں موجود میں آیات
بے شمار کو حوالہ کرنا اِس چھوٹے رسالے کے حد سے باہر ہوگا چنانچہ کتاب احبار انسے بھری ہوئی
ہی بلکہ خداوند اِس بات کو ٹھہرانے کے لئے ایسا شوق رکھتا تھا کہ موسے کو پہنچایا اسکو احکام میں
تعلیم طول طویل کرتا ہی پس ہمارے ناظرین مجلسی کے روبرو آخر ذکر ہوئی سکو کتاب سے چند امثال
گذارنا کافی ہوگا۔ پہلا امثال اِس قسم سے لیا گیا ہی بمعرفت جسکے ہارون اور اسکی اولاد امامت
پر تعین ہو کر خدا کی خدمت گذار مقبول ہوجاتے تھے چنانچہ کتاب احبار کے ۸ باب کی ۲۲ آیت میں
لکھا ہی پھر موسے دوسرے یعنی امام کے مقرر کرنیکا مینڈھا آگے لایا اور ہارون اور اسکے بیٹے اپنے ہاتھ
مینڈھے کے سر پر رکھے اور موسے اسکو ذبح کیا اور موسی اسکا خون لیکر ہارون کے دہنے کان اور دہنے
ہاتھ کے انگوٹھے اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر لگایا پھر ہارون کے بیٹوں کو لایا اور موسے کچھ اس خون
انکے دہنے کانوں پر اور دہنے ہاتھوں اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا اور باقی خون موسے
قربانگاہ کے گرد چھڑکا (آیت ۲۴) پھر موسے افشان کرنیکا تیل اور کچھ اس لہو سے جو قربانگاہ پر تھا لیا

اور ہارون اور اسکے کپڑوں پر اور اسکے بیٹوں اور انکے کپڑوں پر چھڑکیگا اور ہارون اور اسکے کپڑوں کو اور اسکے بیٹوں اور
انکے کپڑوں کو پاک کیا۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والیکو واضح ہوگا کہ ہارون اور اسکے بیٹے صرف قربانی خون آلودہ
وکفارۂ عصیان کے وسیلے سے پاک کئے جا کر کار ہائے امامت پر تعین ہو جاتے تھے دوسرا امثال عصیانِ نادانستہ کے باب میں
ہی چنانچہ کتاب مذکورہ کے ۴ باب کی ۲۲ آیت میں لکھا ہی جبکہ کوئی حاکم گناہ کیا ہی اور بھول چوک سے اپنے خداوند خدا کے
احکام میں کوئی ایسا کام کہ جسکا کرنا روا نہیں کیے اور تقصیرمند ہی اگر اسکا گناہ جو وہ کیا اسکو معلوم ہووے
تو وہ اپنے قربان کے لئے ایک بے عیب بکرے نر بچے کو لاویگا اور اپنا ہاتھ بکرے کے سر پر رکھکر اس جگہہ جہاں
خدا کے سامنے فدیہ سوختنی کو ذبح کرتے ہیں ذبح کریگا کیونکہ یہہ قربانی عصیان ہے اور امام قربانِ عصیان کے
خون کو اپنے انگلی سے اٹھا لیکر فدیہ سوختنی کے قربانگاہ ✣ کے سینگوں پر لگاویگا اور اسکا خون فدیہ سوختنی کے قربانگاہ
کے اطراف انڈیلیگا اور اسکی تمام چربی فدیہ شکریہ کی چربی کی طور سے قربانگاہ پر جلاویگا اور اسکے گناہ کے
واسطے کفارہ کریگا اور وہ بخشا جائیگا۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والا قایل ہوگا کہ بھول چوک سے عصیان
کا ارتکاب سوا الا صرف قربانی خون آلودہ وکفارۂ عصیان کے وسیلے سے بخشا جاتا تھا تیسرا امثال عصیانِ دانستہ
کے باب میں ہی چنانچہ اسی کتاب کے ۶ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہی اگر کوئی خطا کرے اور خداوند کا یہہ گناہ کرے
کہ اپنے یار کی امانت میں جو اسکے پاس رکھی گئی تھی یا شراکت میں یا کوئی چیز ظلم سے چھین لینے میں جھوٹھ بولا یا اپنے پڑوسی کو
دغا دیوے یا کوئی چیز جو کھو گئی تھی پاوے اور اسکے باب میں جھوٹھ بولے اور جھوٹی قسم کھاوے تو ان ساری
باتوں میں جو آدمی کر کے گنہگار ٹھہرتا یوں ہوگا اسلئے کہ گناہ کرنے سے تقصیرمند ہی وہ اس چیز کو جو زبردستی
سے چھین لیا یا اس چیز کو جو دغابازی سے لے لیا یا اسکو جو امانت میں اسکے پاس رکھی گئی یا گم گئی سو

✣ قربانگاہ چوکونی وہ پیتل سے مڑھی ہوئی تھی ہر کونے پر ایک پیتل کی سینگ کھڑی ہوئی تھی

چیز کو جو وہ پایا پاس کچھ جسکے بابمیں وہ جھوٹی قسم کھایا پھیر واپس دیگا۔ اور اسکا اصل بلکہ اسکا

پانچواں حصہ بھی زیادہ کر کے اپنی قربانی عصیاں کے روز اسکو جو مال کا مالک ہے سو واپس دیگا اور

خداوند کے لئے اپنا قربانِ عصیان یعنی مینڈے سے ایک بے عیب مینڈے کو قربانی عصیان کی خاطر

امام کے پاس لاویگا اور امام خداوند کے آگے اسکے واسطے کفارہ کریگا اور ان تمام گناہوں میں سے کوئی

ایک جو کرنے سے تقصیر مند ہو سو بخشا جاویگا۔ اس آیت سے ہر ایک پڑھنے والیکو معلوم ہو دیگا کہ

عصیانِ دانستہ کا گنہگار صرف قربانی خون آلودہ و کفارہ عصیان کے وسیلے سے نجات پاتا

تھا۔ ان قربانیوں کے بابمیں یہ بات یاد رکھا چاہئے کہ ہارون اور اسکے بیٹے اور دوسرے سب گنہگار لوگ

قربان کے سر پر ہاتھ رکھنے سے اس بات کو اقرار کرتے تھے کہ وے ان قربانیوں سے بتلا یا گیا شافی

بزرگ پر ایمان لاکر صرف اسکی قربانی سے بچے جاینگا بھروسا رکھتے تھے۔ الغرض اس حرکت سے

ایماندار لوگ خدا کی نجات پر اپنے ایمان کی راستی کو ظاہر کرنے یعنے کہ وے اس بات پر ایمان لائے کہ

خدا عصیانِ گنہگار کو شافی الٰہی کے گردن پر ڈالنے سے لازم تھا کہ شافی اس گناہ کے واسطے مرجائے

اور دیکھو کہ قربان کے سر پر ہاتھ رکھنے کے بغیر کوئی قربانی بنی اسرائیل پر حلال نہ ٹھہرتی بلکہ قربان کے

سر پر ہاتھ رکھنے بعد سوائے بدل وجان آنیوالے شافی بزرگ پر ایمان لانیکے کسیکو فایدہ روحانی

میسر تھا۔

اس حقیقت اسے کہ نجات انسان صرف فرزند خدا کی جسمداری و خون بہنے سے ہے سو

کتب موسوی کی شہادت کے اسی پہلے حصے کو موقوف کرنے ہیں یہ ذکر کرنا لازم ہے تا کہ موسے بحکم

الٰہ مقرر کیا سو خون آلودہ قربانیاں عہدِ مسیح تک بلکہ وہ آسمان پر گئے بعد کئی برس بھی عبرانیوں

نہیں قایم و دایم ہے۔ آخر کار خدا بنی اسرائیل اپنے فرزند کے منکر رہنے کے باعث قدیم سے کتب
موسوی میں دھمکایا تھا سلطنت کو زائل کر کے انکو دنیا میں سو ہر ایک قوم میں پراگندہ کیا
اب مصر میں فتح کئے سو چھٹکارے کے حلوان اور موسے بنی اسرائیل میں جاری کیا سو احکام شرعی کو
خوب دریافت کیجئے سے ثابت ہو چکا کہ اس زمانے میں بھی نعمت نجات نہ عاصی کے نیک افعال
سے حاصل ہوتی تھی بلکہ خدا مقرر کیا ستانی کی قربانی کے وسیلے سے مفت تھی پس مقدمہ
ثانی جو خصوصاً ناظر کے لایق لحاظ ہے سو یہی قربانی و کفارے پر توریت کے کل انبیا کی موافقت
کامل ہے جو ولادت مسیح کے قبل ۱۵۰۰ سال سے شروع ہو کر دنیا میں آنے تک جاری
رہتی تھی۔

بلعام نام نبی حارص تھا لیکن جسکے وسیلے سے خدا کو اپنے مخفی
ارادوں کے لئے کہنا ضرور پڑا سو مسیح پیدا ہونے کے قبل ۱۴۵۰ سال اسکے باب میں پیشگوئی کیا
جسوقت کہ بالاق شاہ موآب اسکو طمع کی راہ سے بنی اسرائیل پر لعنت کرنے کو بلا بھیجا خدا تعالیٰ
اسکے دل حارص پر غلبہ کر کر لعنت کے عوض دعائے نیک کے واسطے حکم کیا اور اس دعائے نیک
کو مقرر کرنے کا وجہ کیا تھا سو پیشگوئی سے نظر آتا ہے یعنے اللہ تعالے جسمداری کے مسیح
اولاد یعقوب میں ٹھہرایا تھا چنانچہ بسبات پر کتاب گنتی کے ۲۴ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہے
بلعام ابن بعور کہتا اور وہ آدمی جسکی آنکھیں کھل گئیں کہتا۔ وہ کہتا ہے جو خدا کا کلام سنا
اور اللہ تعالے کی معرفت جانتا جو غش کھا کر آنکھیں کھلیں رکھتا رویت قادر مطلق دیکھا میں اسکو
دیکھونگا پر ابھی نہیں میں اسپر نظر کرونگا لیکن نزدیک نہیں یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور بنی اسرائیل

میں سے ایک عصا نمایاں ہوگا اور موآب کے نواحی کو مار لیگا اور وہ سارے بنی سیت کو ہلاک کریگا
اور ادوم مملوک ہوویگا اور شعیر بھی اسکے دشمنوں کی میراث ہوگا اور بنی اسرائیل بہادری کرینگے
نسل یعقوب سے وہ اوٹھیگا جو ریاست کریگا اور وہ جو شہر میں باقی رہ جائیگا ہلاک کریگا۔
ظاہر ہے کہ وہ ذات بزرگ جسکا آنا ایسی صفائی سے اس پیشگوئی میں بتلایا گیا ہے سو محمد مصطفٰی
نہیں ہو سکتا مگر عیسے مسیح ہی ہے کیونکہ محمد اولاد اسماعیل سے پیدا ہوا لیکن مسیح نسل داؤد اور
گروہ یہودہ اور خاندان یعقوب سے تھا اور صریح ہے کہ پیشگوئی کہہ رکھا وہ ذات بزرگ
جو ریاست کرنا تھا خاندان یعقوب سے ہو تو کوئی اسماعیلی نہ محمد نہ دوسرا کوئی اسکی ریاست
میں خلل ڈال سکتا پس یہاں ظاہر ہوا ہے کہ سوا شاہی الہی کی جسمداری اولاد یعقوب میں مقدر ہونے
سے خدا اسکے عہد ظہور تک قوم یعقوب کو جو بنی اسرائیل ہی کہلاتی ہے یہ نعمات دنیوی و مذہبی
سرفراز کیا۔

عیسے مسیح کے بابمیں توریت کی پیشگوئی ثانی کتاب استثنا کے ۱۸ باب کی ۱۵ آیت
میں نظر آتی ہے چنانچہ موسے مرنیکے تھوڑے وقت کے آگے روح القدس کی قدرت سے نیچے آنیوالی
پیشگوئی بنی اسرائیل کو پہنچایا یعنے تیرا خداوند خدا تیرے بیچ میں سے بلکہ تیرے بھائیوں میں سے میرے
سا ایک نبی قایم کریگا تم اسکی طرف کان دھروگے۔ اس سب کے موافق جو حوریب میں تونے مجھسے اپنے
خداوند خدا سے مانگا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اپنے خداوند خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ پھر
دیکھوں تاکہ میں نہ مروں اور خداوند نے مجھے کہا جو کچھ کہ وے کہتے ہیں سو خوب کہتے ہیں میں انکے لئے انکے بھائیوں
میں سے تجھ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ کہ میں اسے فرماؤنگا سو

ان سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے کلمات کو جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں
اس سے مطالبہ کرونگا۔ توریت کی پیشگوئیوں میں سے پیشگوئی خصوص یہی ہے جسے محمدؐ دعوی
کرتا کہ انبیائے عبرانی اسکا ذکر کئے ہیں پس لازم ہے کہ ہم یہاں قرآن کی اس آیت کو جو پیشگوئی
مذکورہ سے نسبت رکھتی ہے حوالہ کریں چنانچہ اسکتاب کے ۳ سورہ میں لکھا ہے یاد رکھ جب خدا عہد انبیا کو
قبول کیا اور کہا یقیناً کلام و دانائی یہی ہے جو میں تمکو (یعنے بنی اسرائیل کو) دیا ہوں آیندہ تمھیں✠ ایک
پیغمبر تمھارے پاس ہی سے کلام کو اثبات کرتا ہوا آویگا تم یقیناً اسپر ایمان لاکر کمک کرینگے خدا کہا تم
ارادہ مصمم رکھکر میرے عہد کو اس شرط کے موافق قبول لیتے ہیں کیا انہوں نے جواب دئے ہیں ہم ارادہ مصمم رکھتے
ہیں خدا کہا لہذا تم گواہان معین ہی تمھارے ساتھ گواہی بھرونگا اسکے بعد جو کوئی برگشتہ ہونگے
یقیناً گنہگار ہیں۔ اگر کوئی متلاشی یار اٹھاکر آنیوالے پیغمبر کے بابمیں ان دو اظہار کو بلکہ ہر دو کہ
آخر میں ہے ساتھ تاکید کتنی پایا ہے مگر مقابلہ کرے تو حیرت قایل ہوگا کہ قرآن کے اس آیت سے محمدؐ اپنے تئیں
پیشگوئی موسے میں کو ہے سے وفات بزرگ سا مشہور کرتا ہی مگر دعوی محمدؐ کے لئے مقام تاسف
ہی کہ اسکے ظہور کے آگے ۲۰۰۰ سال الایک فات الٰہی آپ پیشگوئی مذکور کا مدعا ہوسکا دعوی کی تھی
چنانچہ یوحنا کے ۵ باب ۴۶ آیت میں عیسے مسیح نیچے لکھے سرکھا ہو کو تاکید کیا مت سمجھو کہ میں باپ
کے پاس تمپر تہمت کرونگا دوسرا ایک ہی جو تمپر تہمت کرتا یعنے موسے جسپر تم بھروسا رکھتے ہو کہ
اگر موسے کو باور کرتے تو مجھے بھی باور کرتے کیونکہ وہ میرے باب میں لکھا ہی لیکن جب تم اسکے

✠ محمدؐ یہاں یہ ہشیاری تمام پوشیدہ رکھتا کہ پیشگوئی میں مذکور ہے سو پیغمبر
بنی اسرایل میں بلکہ بنی اسرائیل سے پیدا ہونا تھا۔

نسخوں میں ایمان نہیں لاتے ہو تو میرے باتوں پر کیونکر ایمان لاؤگے ۔ پیشگوئی موسے میں کوئی ہے
پیغمبر کے دو دعویدار نظر آتے ہیں ہمکو لازم ہی کہ شہادت کے موافق خوب دریافت کر کر کہ کس کا
دعوی حق ہی سو تحقیق کریں

اس پیشگوئی عہدہ میں بہت سے باتیں ہیں جو دین حق آگے کے صفحوں میں لکھے گئے
پیشگوئیوں کو اثبات کر کر بتلاتے کہ نہ محمد مصطفےٰ بلکہ عیسے مسیح ہی ہے جسکے بابت موسے ذکر کرتا۔ بلکہ
جب البعام کی پیشگوئی میں تھا ویسا اسمیں بھی ہے لیکن تھوڑے کلام سے خوب واضح ہی کہ محمد سے
کچھ نسبت نہ رکھکر بضرور عیسے مسیح سے منسوب ہو کیونکہ دوبارہ بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ تیرے واسطے پیغمبر
تیرے بیچمیں بلکہ تیرے برادروں میں سے نمایاں ہوگا۔ پر واضح ہی کہ محمد مصطفی بنی اسرائیل سے نہ نکلا مگر
عربوں سے جنھیں اللہ تعالے ۲۴۸۰ سال آگے بنی اسرائیل سے جدا کر دیا تھا سو وے عرب عبریوں کے
حقیقی بھائیاں نہ تھے کیونکہ نہ ایک مادر سے جنے گئے تھے نہ انکی ماں اصل عبرانی رکھتی تھی عربوں کی
بی بی سارہ کی مصری لونڈی ہاجرہ تھی جو پیشتر پیدایش اسحاق سارہ اپنے شوہر ابراہیم کو حرم
کر کے سپرد کر دی تھی الغرض اسمٰعیل و اسحاق فرزندان ابراہیم بدشواری تمام مانند بھائیاں
کہا جائے مگر پیشگوئی موسے بنی اسرائیل سے تفصیلوار کہتی کہ تیرا خداوند خدا تیرے بیچمیں بلکہ تیرے
برادروں میں سے ایک نبی قایم کریگا۔ پس اس پیشگوئی سے محمد کیا نسبت رکھ سکتا ہی۔ ثانیاً
دیکھا چاہیے کہ اسی جگہ موسے دوبارہ صاف کہتا کہ آنیوالا پیغمبر جو اسرائیل سے پیدا ہووے موسے سا ہوگا
اس اظہار کے باعث موسے کنیں ہوشیاری تمام لحاظ کرنا لازم ہی۔ پس ہم یہ سوال کرتے ہیں
موسے کون اور کیا تھا۔ موسے ایک شخص تھا جو خدا سے بنی اسرائیل میں اول آشافی و ثانیاً شارع

بنایا گیا تھا چنانچہ خدا موسے کو بھیجکر بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے چھٹکارا دیا ایسا ہوا کہ
موسے اپنے برادروں کے شافی کے سریکھا ٹھہرا اِس مخلصی کے بعد خدا موسے کو حکم کیا کہ رہائی پانے
سو لوگ بندگی و پرستش الہ کی خاطر قواعد مخصوص مقرر کرے ایسا ہوا کہ موسے انکا شارع بنا
پس ان ہر دو باتوں میں جیسا مشرق و مغرب میں فرق ہے ویسا ہی موسے اور محمد مصطفے کے
درمیان تفاوت نظر آتی ہے اگرچہ ہم قبول لیتے کہ محمد اپنے تبع لوگوں کے شافی سا مشہور کیا بلکہ انکا
شارع بھی تھا تاہم وہ بتلایا سو وہ نجات مجاری کیا سو احکام قربانی و خون بہنے سے بالکل
نسبت نہ رکھتے موسے بنی اسرائیل کو ملک الموت کے پنجے سے حلوان لاعیب کے خون بہنے سے چھٹکا
دیا میں بعد بخشائش عصیان و پرستش مقبول الہ کی خاطر قواعد شرعی کو مقرر کر ٹھہرایا کہ ان ہر دو
مقدمات کے لئے حلوان لاعیب کی قربانی پر ایمان لاناضرور تھا مگر محمد اپنے تبع لوگوں کے شافی
مشہور کرنے میں حلوان لاعیب کے خون بہنے کے سوا وعدہ نجات کرتا ہے سوائے اسکے اگرچہ ہم
بخشائش عصیان و پرستش مقبول الہ کے مقدمے پر قرآن میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو بھی
ان ہر دو مقدمات کے لئے حلوان لاعیب کی قربانی پر ایمان لاناضروری ہے سو کسی مقام میں اشارہ نہ
پاوینگے غرض ان دو صورتوں میں یعنے شافی و شارع کے بطور محمد موسے سے عین اختلاف رکھتا ہے پس
جو کہ موسے نے الہام الہی سے مشہور کیا کہ آنیوالا پیغمبر اپنے سریکھا ہووے ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ
محمد مصطفے سے نسبت نہ ہو سکے مگر یقیناً عیسے مسیح سے نسبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ شافی و
شارع کے بطور موسے سے عین مشابہت رکھتا ہے مثلاً جب موسے حلوان لاعیب کے خون
بہنے سے اپنے لوگ کو ملک الموت کے پنجے سے چھٹکارا دیا ویسا ہی عیسے مسیح حلوان خدا اپنے

خاص جو اُن سیتقیں سے اپنے ایماندار لوگونکو بتاتا ہی دوزخ سے نجات دیتا ہی۔ اسکے جواب میں ہمنے
کتاب شریعت میں بتلایا کہ بخشایش عصیان و پرستش مقبول الٰہ کے لئے حلوان الاعیب کی قربانی
پر ایمان لانا ضرور تھا ویسا ہی عیسے مسیح کتاب انجیل میں ظاہر کرتا کہ روحانی بخشایش عصیان و پرستش
مقبول ایزد فقط اپنی خاص قربانی پر ایمان لانے سے ممکن ہو سکتی پس ثابت ہو چکا کہ صرف شافی ساما
نہیں بلکہ شارع کے سیکھا بھی عیسے مسیح موسے سے مشابہت کامل رکھتا۔

اتنک اس پیشگوئی عمدہ کا مضمون تمام دریافت نہ ہوا اسمیں
اور ایک حقیقت موجود ہی جو محمدیان محمد کے باب میں کرتے ہیں سو دعوی الہام کو بالکل باطل کرتی
ہی کہ دیکھو موسے آنیوالے پیغمبر کے باب میں کہتا تم اسکی طرف کان دھروگے اور یہہ بات بھی میں
اپنا کلام اسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھ کہ میں اسے فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو
کوئی میرے کلمات جنہیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہیں سنیگا میں اُس سے اُسکا مطالبہ کرونگا۔ یہاں موسے
صاف صاف ظاہر کرتا کہ پیغمبر مذکور کے منہہ میں خدا کے کلمات ڈالے جاوینگے بلکہ خداوند سارے اشخاص کو جو
اسکی طرف کان نہ دھرینگے سو تقصیر مند ٹھہرائیگا پس گذشتہ صفحے میں ثابت ہو چکا کہ یہہ پیغمبر محمد نہیں ہو سکا
مگر عیسے مسیح ہی تھا اور خدا کا حکم ہی کہ جو اُسکے کلمات کو قبول نہیں تو تقصیر مند ہو جاوینگے پس اگر
یہہ سوال کرے کہ مسیح اسکے پیچھے نمایاں ہونگے سو پیغمبروں کے باب میں کیا خبر پہنچایا ہی متی کے ۲۴ باب کی
۲۳ آیت میں لکھا ہی اُسوقت اگر کوئی آدمی تم سے کہے کہ مسیح اِس جائے یا اُس جائے ہی تو باور مت
کرو کیونکہ جھوٹے مسیحان اور پیغمبران ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتیں بتاوینگے کہ اگر ہو سکے تو مقبول
ہوئے لوگونکو بھی گمراہ کرینگے خبردار میں آگے اسکے باب میں خبر دیتا ہوں پس اگر لوگ تمکو کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں

ہی لوگو باہر مت جاؤ یا کہ دیکھو خلوت سرا میں ہی تو باور مت کرو۔ اُسی باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی اور بہت سے
جھوٹے پیغمبر نمایاں ہونگے اور بہت لوگوں کو گمراہ کرینگے۔ اِن آیتوں سے صاف معلوم ہوتا کہ عیسےٰ مسیح اپنی پیش
بینی سے معلوم کیا کہ جھوٹے مسیحا اور جھوٹے پیغمبر ان میں نمایاں ہونگے اسلئے آگے سے اُنکے بابت اُنکو آگاہ
کیا بلکہ یوحنا کے ذریعے ایسے مکاروں کے حقمیں باسند یعنی خدا کو ظاہر کیا ہی۔ اِس مقدمے کو موقوف کرینگے
اگے پوچھیں کہ عیسےٰ مسیح انجیل کے پیچھے نمایاں ہونگے سو جھوٹوں کے بابت از انجملہ فرقان ایک ہی کیا کہتا کہ کتاب
مکاشفات کے ۲۲ باب کی ۹ آیت میں یوں لکھا ہی کیونکہ میں ایک شخص کو جو اِس کتاب کی نبوت کے
باتوں کو سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں کچھہ زیادہ کرے تو خدا اُن بلیات کو جو اِس
کتاب میں لکھے ہیں اسکے لئے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھہ نکال ڈالے تو
خدا اُسے کتاب حیات اور شہر مقدس سے اور اِس کتاب میں لکھے ہیں باتوں کی شرکت سے خارج کریگا وہ
جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہی کہتا کہ یقیناً میں جلد آتا ہوں آمین ہاں ای خداوند عیسےٰ آ۔ کتاب مکاشفات
انجیل کی کتاب آخری ہی اور اوسکا حوالہ اسکی انصرام کرنیوالی آیت ہی پس فرقان کے جھوٹوں کے بابت
جو ۶۰۰ سال پیچھے نمایاں ہوے سو کیا کہا جا سکتا اگر فرزند خدا کی تعلیم پر لحاظ کریں تو سوا اِسکے ہم اُنکو
مہلک ٹھہرانا ہم کو اور کچھہ اختیار نہیں ہی۔

اب آنیوالے پیغمبر کے بابت پیشگوئی موسےٰ سے دو جدے جدے بابت کو ثابت کیے ہیں
اول کہ محمد مصطفےٰ اصل عرب کے ہونے سے مضمون پیشگوئی اس سے منسوب ہو سکتا لیکن عیسےٰ مسیح اصل عبرانی
کے ہونے کے باعث ضرور اس سے نسبت رکھی گیا کہ محمد مصطفےٰ قربانی کے وسیلے سے شافی انسان ہونیکا
دعوےٰ نہیں کرتے بلکہ شارع کے سکھا گئے تشریح عیسائی پرستش مقبول الٰہ کے لئے حلول الاعیب کی قربانی پر ایمان لانا

بتلانے سے ظاہر ہی کہ موسے سے مشابہت رکھنا اپس انصاف ہی کہ ہم اسکے حق میں ٹھہراوین کہ وہ پیشگوئی
موسے کا مدعا نہیں ہی کیونکہ خداوند نے مقرر کیا کہ پیشگوئی موسے کا مدعا موسے سے عین مشابہت
رکھتے مگر عیسے مسیح جلوانِ خدا اپنی خاص ربانی کے وسیلے سے شافی بننا ہونے کا دعوی کرتے بلکہ شارع
انجیل کے سر رکھا بخشش عصیان و پرستش مقبول ابد کے لیے اپنی قربانی پر ایمان لانا ضروری سو بتلانے سے واضح
ہی کہ موسے سے عین مشابہت رکھتا اپس انصاف ہی کہ ہم اسکے حق میں ٹھہراوین کہ پیشگوئی مذکور کا مدعا حقیقی
وہی ہی اور دیکھو کہ ان کیفیتوں سے دلیل قطعی نکلتی ہی کہ محمد مصطفے شافی نہ ہو سکتا کیونکہ کتب مقدسہ میں جو
دوسرے نجات دینے والے کے بابت پیشگوئی نہ کیے ہیں مگر ایک کے پس ہم ثابت کیے سر رکھا وہ شافی محمد نہیں
بلکہ عیسے مسیح ہی ہی تو واضح ہی کہ محمد شافی نہ ہو سکتا ۔

اوپر کے دلایل سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد اپنے دعوے کو ثابت دینے
کے لئے کتب مقدسہ کی کوئی آیت اس سے زیادہ لا حاصل چن نہ سکا ہوتا کیونکہ یہہ پیشگوئی اسکے اور فرقان
کے دعوئی بے سند کو بالکل باطل کرتی ہی پس یقین ہی کہ اگر وہ عبرانی پیشگوئیوں میں لیاقت کامل رکھتا تو اسکو
کبھی نہ چنا ہوتا مگر فرقان میں جو درج ہوا ہی سو توریت و انجیل کے ہر ایک حوالے سے ظاہر ہی کہ ان کتب
کے مضامین سے اسکی آگاہی بہت کم تھی بلکہ اسکے ایام تجارت میں یہود و عیسیوں کے ساتھ بات چیت کرنے
سے میسر آئی تھی ایسا ہوا کہ وہ اپنے دعوی بے سند کی نسبتی کتب عتیق کا حوالہ کرتا بلکہ اپنی فہم میں کلام
الہام کی اصل حقیقت کا مثال دکھلاتا یعنی خود امکاروں کو انکے مکر خاص سے گرفتار کرتا یہہ بیان مختصر تمام
کر کے ہم ان نجات مقدسہ سے جو پنتیتوکس یعنی پنج کتب موسوی کہلاتے سو اپنے دلایل کچھ ختم
کرتے ہیں

شہادت ہوسے کو چھوڑ کر تا ہم اُن کتبِ مقدس کی طرف رجوع یہود
سے ملقب جہتوہم* مگر محمدیوں سے بخطابِ زبور ملقب کیے گئے ہیں سو رجوع ہوتے ہیں اُن کتبوں میں سے
کتابِ ایوب و کتابِ زبورِ داؤد و کتابِ امثالِ سلیمان مخصوص ہیں اور دیکھو کہ وے سب الہامی ہونیکے باعث
کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو بحالتِ اصلی سے سرمو اختلاف نہ رکھکر بہت کچھ استوار کرنیکے لئے گذارتے
ہیں محمدیوں کا یہہ گمان کہ زبور کتبِ موسوی کو منسوخ کرنیوالی مطلق خیالِ باطل ہے کیونکہ زبور کو ملاحظہ
کرنے سے صاف معلوم ہوتا کہ منسوخ نہیں بلکہ قایم و اثبات کرنیوالی اگر زبور بحالتِ اصلی کے لئے
حکمتِ تازہ بتلائی ہوتی اور کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو شہادتِ اصلی کے عوض شہادتِ مختلف
گذاری ہوتی تو محمدیاں اپنے اِس گمان کی خاطر کہ وے اگلے کتابوں کو منسوخ کرنیوالی ہے معقول سمجھتے
مگر اسکی شہادت کتبِ موسوی سے عینِ موافقت رکھنے سے واضح ہے کہ نہ منسوخ کرنیکے بلکہ قایم
و اثبات کے لئے نازل ہوئی کیسا سچ ہے کہ ہر ایک مقدمہ ناحق کو ضرور ہے کہ جھوٹھ موٹھ کی معرفت
سے پشتی پاوے مگر حقیقت ایسی طرف الٰہی ہونے سے صرف جھوٹھ موٹھ سے حمایت کی محتاج نہ ہو کر اسکو
بہتان کیجئے تو بھی باطل نہ ہوتی پس چاہیے کہ ناظرِ محمدی کتابِ زبور مسیح کے بابمیں گذرتی ہے سو شہادت
کو دیکھے کیونکہ اُسمیں بہت سے پیشگوئیاں ہیں جو اسکی الوہیت و سرداری و موت و کفارہ عصیان کو بصفائی
تمام ثابت کرتے ہیں

یہود سے بنامِ جہتوہم ملقب کیے گئے ہیں سو کتب اوپر بیان کیے گئے پر لکھا چند میں انمیں مسیح کے
آنے و سردار ہونے و مرنے و ریاستِ روحانی کرنیکے بابمیں بہت سے پیشگوئیاں عمدہ موجود ہیں

* اسکے معنی نسخہاتِ المقدس ہے

کتابِ ایوب سب سے قدیمترین ہونیکے باعث ہم اُس سے شروع کرتے ہیں اہالے علم اُسکی تاریخ ولادت
مسیح کے آگے ۱۵۲۰ سال ٹھہراتے ہیں لیکن بعضے سمجھتے ہیں کہ اُس سے قبل بھی ہے اُسکے ۱۹ باب کی ۲۳ ۲۴ آیت میں
یوں لکھا ہے یعنے کاش کہ میرے الفاظ ابھی لکھے گئے تھے کاش کہ وے دفتر میں قلمبند ہوتے کہ وے
قلمِ آہنی اور سیسے چٹان پر ابدالاباد کندہ کئے گئے تھے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دینے والا زندہ
ہے اور وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا۔ اِس قدیم پیشگوئی میں تین جدی جدی باتیں نظر آتے
ہیں اولاً مرتبہ الوہیتِ مسیح ثانیاً اُسکا جسمدار ہونا ثالثاً عصیانِ دنیا کے لئے اُسکا مرنا۔ اولاً
اِس فقرے میں یعنے میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دینے والا زندہ ہے لفظ زندہ مسیح کے مرتبہ الوہیت کو
خوب ثابت کرتا کیونکہ یہہ لفظ مسیح کے جسمدار ہونے کے پندرہ سو سال قبل کہا گیا تھا پس ضرور
ہے کہ وہ فرزندِ خدا کی الوہیت سے نسبت رکھے کیونکہ اُسکی انسانیت اُس وقت وجود نہ پائی تھی ثانیاً
یہہ فقرہ یعنے وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا بہ صفائی تمام فرزند کا جسمدار ہونا دکھلاتا۔
کیونکہ کتبِ الٰہی کے بابت بولنا کہ وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا بالکل غیر مناسب ہے مگر اُسکا
سے مراد یہی ہے کہ فرزندِ خدا جسمدار ہو کر پچھلے دنوں میں صورت و سیرتِ انسان سے زمین پر کھڑا ہوگا
ثالثاً یہے الفاظ یعنے میرا نجات دینے والا مسیح کی قربانی و جی اٹھنے و آسمان پر جانے کے بابت دلیل
قطعی ہیں کیونکہ اِس الیکے چوتھے باب میں ثابت ہو چکا کہ شافی کی قربانی کے سوا کفارہ و نعمتِ بخششِ عصیاں
ممکن نہ تھا بلکہ بجز کفارے کے انصافِ بلا تغیرِ الٰہی آدم میں سے کسی ایک کو نعمتِ نجات نہیں
عطا کر سکتی

اُسی کتاب کے ۳۳ باب کی ۲۳ آیت میں مسیح آنیوالی پیشگوئی نظر آتی ہے

یعنے اگر اُس✢ کے ساتھ کوئی پیغامبر یعنے مفسّر جو ہزار میں ایک ہی حاضر ہو کر انسانکو اُسکی یعنے خدا کی
راستی بتلاوے تو وہ اُسپر رحیم ہو کر کہتا کہ اُسکو غار میں اُترنے سے بچا رکھ کیونکہ میں کفارہ پایا ہوں
مسیح کی نجات پر کتاب ایوب میں پائی رہگئی ایک پیشگوئی یہی ہے اور نیچے آنیوالے یہ پانچ باتیں بتلاتی
اول مرتبہ الوہیت مسیح ثانیاً اُسکا کفارہ عصیان ہونا ثالثاً رحم خدا از راہِ کفارہ اولاً یہ الفاظ
یعنے میں کفارہ پایا ہوں ثابت کرتے ہیں کہ وہ کفارہ دینے والا جو نجاتِ انسان کے لیے ضرور تھا بلکہ
آدمیوں و فرشتگوں و کل مصنوعات میں نہ پایا جا سکتا خداوند آخرش اپنے میں یعنے اپنے اکلوتے
فرزند کی ذات میں پا چکا ثانیاً یہ لفظ یعنے کفارہ بتلاتا کہ خدا کس سبب سے اپنے فرزند کی جسمداری
مقرر کیا چنانچہ اُسکا وجہ یہی تھا کہ اُسکے جسمدار ہونے اور مرنے سے عصیاں کی خاطر شریعت کو
کفارہ عوض بخشش ہووے ثالثاً یہ الفاظ یعنے اُسکو غار میں اُترنے سے بچا رکھ کیونکہ میں کفارہ پایا ہوں
صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ نجات انسان صرف مسیح کو صلیب پر کھینچنے سے ہی سو کفارے پر متعلق ہے

کتاب ایوب کو واگذاشت کرکے ہم زبور داؤد کی طرف
رجوع ہوتے ہیں کیا دیکھتے کہ دوسرے قصیدے میں روح القدس داؤد کے منھ سے مسیح اور اُسکے دشمنوں
کی عداوت اور اُسکی قدرت فتحمندی کی بابت پیشگوئی عمدہ کہہ سناتا ہے وہ پیشگوئی تعلیم و عبرت
و مہربانی خدا سے ایسا معمور ہے کہ ہم تمام قصیدے کو یہاں لکھنا مناسب جانتے ہیں چنانچہ یوں لکھا ہے
یعنے بت پرست کیوں طیش میں آتے اور لوگ کیوں تصور باطل کرتے ہیں بادشاہان جہان جمع
ہوتے اور حاکمان خداوند اور اُسکے مسیح کے خلاف باہم مصلحت کرتے اور کہتے کہ ہم اُنکے بندھنوں

✢ یعنی وہ شخص جو شدّتِ مرض سے مرجانیکے قریب ہی

توڑیں اور انکے رسیوں کو ہمارے پاس سے پھینکدیویں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا
خداوند انکی مسخری کریگا تب وہ اپنے غصے میں اُن سے بات کریگا اور اپنی ناخوشی شدید میں انکو ستاویگا
تب بھی میں اپنے بادشاہ کو صیہون کے کوہ مقدس پر بٹھایا ہوں میں فرمان کو کہہ سناؤنگا خداوند نے
مجھسے فرمایا ہے تو میرا فرزند ہے آج میں نے تجھے پیدا کیا ہوں مجھ سے مانگ میں تجھے تیری میراث
کے سبب امتوں کو دیونگا بلکہ حدود دنیا تیرے قبضے میں کر دونگا تو انکو عصا آہنی سے توڑ دیگا
تو انکو کمہار کی ہانڈی کے سبب چکنا چور کریگا پس ای بادشاہاں عقل پکڑو ای دنیا کے حاکماں
تعلیم لو خداوند کی بندگی خوف سے بجا لاؤ اور لرزتے ہوئے سبب خرمی کرو فرزند کو چومتا
ہووے کہ وہ بیزار ہوا اور جب اسکا غصہ کچھ ایک بھڑکیگا تو تم *راہ سے ہلاک ہو جاؤگے مبارک
ہیں وے سب جو اُسپر ایمان لاتے ہیں یہہ پیشگوئی مسیح پیدا ہونیکے ۱۰۰۰ سال قبل بلکہ زیادہ داود کے
ہاتھ سے لکھی گئی تھی اور ناظر کو نیچے انہوں نے چار حقیقات بتلائی اول مسیح خدا کا فرزند خاص
ہے دوم اسکا نجات دنیا کی خاطر مجسم ہونا سوم اُسکا باوجود عداوت ابلیس انسان کے ایک
مذہب ناحق کو نیست و نابود کرنا چہارم انجیل کو قبول نہ لاکر اور مسیح پر ایمان لانے کے سوا ارواح انسان
کا یقیناً ہلاک ہو جانا اولاً یہہ آیت یعنی بادشاہان جہان جمع ہوتے اور حاکمان خداوند اور
اُسکے مسیح کے خلاف باہم مصلحت کرتے ہیں اور یہہ آیت میں نے اپنے بادشاہ کو اپنے کوہ مقدس پر
بٹھایا ہوں اور یہہ آیت خداوند نے مجھسے فرمایا تو میرا فرزند ہے اور یہہ آیت فرزند کو چومتا ہو
کہ وہ بیزار ہوئے سب مسیح کی فرزندیت و مرتبۂ الوہیت پر علانیہ گواہی دیتے ہیں دوم یہہ آیت

* اُسکی معنی راہِ ہدایت و نجات ہی

یعنے اِس فرزند میں تجھے پیدا کیا ہوں فرزند کی جسمداری پر دلیل معقول ہے کیونکہ اگر صرف اُسکی اُلوہیت
پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ ازل سے ابد تک متفق جو وہی مگر فرزندِ خدا دُنیا کا شافی بننے سے ضرور تھا کہ
وہ صورت میں سببِ انسان لیکر عصیانِ دُنیا کی خاطر اپنے تئیں قربان کرے پس فقط جسمداری فرزند
کے باعث کہا جا سکتا کہ اِس فرزند میں تجھے پیدا کیا ہوں سوم یہہ آیت یعنی مجھسے مانگ میں تجھے
تیری میراث کے لیے بت پرستوں کو دیونگا بلکہ حدودِ دُنیا تیرے قبضے میں کر دیونگا ثابت
کرتی کہ ابھی تھوڑے وقت میں دُنیا کے سارے اقوام انجیل کے تابعدار ہو کر مسیح کی ریاست
روحانی کو قبول نا پڑیگا۔ کسیقدر کی عداوت نہ کوئی قسم کی بت پرستی ابلیس کا مقابلہ بھی اسکی
بات کو روکیگا کیونکہ پدر نے اسکو مقرر کیا ہے اور فرزند اپنے عصائے آہنی سے اصنام کو پہنچا دیگا کروبیاں
اسکو دیکھنے سے خوش و خرم ہونگے اور شیاطین سبب اسکے غصے سے دانت چابتے رہینگے
پس یہہ پیشگوئی محمدیوں میں مشہور کرتی کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے جسمیں نامِ محمدی روئے زمین
باقی نہ رہیگا کیونکہ مسیح ہر ایک مذہب ناحق کو نیست نابود کر کے اپنی بادشاہت روحانی کے سب جگہ ریاست
کریگا چہارم یہہ آیت یعنے فرزند کو چوما ہووے کہ وہ بیزار ہو اور جب اسکا غصہ کچھہ ایک
بھڑکیگا تو تم راہ سے ہلاک ہو جاوگے اور یہہ آیت مبارک ہے ہر جو اسپر ایمان لاتے ہیں خوب ثابت کرتی
کہ خدا سے ملاپ و صلح حاصل کرنے کے لئے اکیلی راہ مقبول ہے یعنے مسیح کو دُنیا کا شافی حقیقی جانکر
اسپر دل و جان سے ایمان لانا بجز اسکے ایمان کے پیشگوئی بہ سنجیدگی تمام بتلاتی کہ گنہگاروں کے واسطے
سوائے حضورِ خداوند سے نکالا جانے اور ابد الآباد ہلاک ہونیکے اور کچھہ باقی نہ رہیگا۔

کتابِ زبور کی پیشگوئی ثانی جسپر ہم تھوڑا سا بیان کرینگے ۲۲ قصیدہ

مرتے وہاں فرزندِ خدا نجاتِ دنیا کی خاطر صلیب پر اُٹھایا عذاب و عقاب کے بابہ میں بیان درد انگیز
موجود ہے وہ قصیدہ طول طویل ہونے سے اُسکے چند آیات پر اکتفا کرتے ہیں نیچے آنیوالے بین کتنے ہیں
ظاہر ہوا ہے کہ پیشگوئی کے مضامین صرف مسیح سے نسبت رکھتے ہیں اولاً چونکہ وقت نزع وہ اپنے
عذاب الیم میں کہا سو یوں سے شروع ہوتی ہے یعنے میرا خدا میرا خدا کیوں تو نے مجھ سے رو گرداں ہے
اگر مسیح کی موت کے بابہ میں انجیل گذارتی ہے سو شہادت پر رجوع ہو وے تو ہم دیکھتے کہ... اسکا
بعد بلکہ زیادہ مسیح صلیب پر کھینچا جا کر مرتے وقت ایسے ہی بیان کیا چنانچہ متی کے ۲۷ باب کی ۴۶
آیت میں لکھا ہے تین پہر کے قریب عیسےٰ بلند آواز سے پکار کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنے
میرا خدا میرا خدا تو کیا واسطے مجھ سے رو گرداں ہوا ثانیاً پیشگوئی کی ۷ اور ۸ آیت میں
حرکتیں اور طعنے ظاہر کرتی جنسے اعدائے مسیح یعنے کاتبان اور فروسیان وہ صلیب پر کھینچا گیا اسوقت
وقت اسکی مسخری کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے وے سب جو مجھے دیکھتے حقارت سے ہنستے ہیں
اونٹ لٹکاتے اور سروں کو ہلا ہلا کے کہتے کہ وہ خدا پر توکل کیا کہ وہ اسکو مخلصی دیوے ریش اسکو
مخلصی دیوے کیونکہ وہ اُسے عزیز رکھتا تھا ۔ اگر انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ مسیح کے وقت
پریشانی میں ایسی ہی مسخری کی گئی تھی چنانچہ متی کے ۲۷ باب کی ۳۹ آیت میں لکھا ہے اور
آنے جانے والے اپنے سر ہلا ہلا کر اسکو ملامت کرتے اور کہتے کہ اے تو جو خدا کے معبد کو توڑتا تھا اور
پھر تین روز میں بناتا تھا اپنے تئیں بچا لے اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو صلیب پر سے اُتر آ اسیطرح سے
امام کے سرداران اور کاتبان قوم کے بزرگوں کے ساتھ مسخری کرتے ہوئے کہتے تھے کہ وہ جو اوروں
کو بچایا اپنے تئیں بچا نہیں سکتا اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہی تو اسوقت صلیب پر سے اُتر آوے

پس ہم اسکا بیان لکھ دینگے ... اس نے خداوند پر توکل کیا اگر وہ اسکا پیارا ہی تو اب اسکو خلاصی دے کیونکہ
وہ کہتا تھا کہ میں اسکا پیارا ہوں تا کہ پیشگوئی کی آیت مسیح کے صلیب کھینچنے والے سپاہیان
صلیب کے نیچے کرتے ہوں وہ باتیں صاف صاف بتلاتی چنانچہ لکھا ہی وے میرے لباس کو
آپس میں بانٹ لیتے اور میری پوشاک کے واسطے چٹھیاں ڈالتے ہیں اگر یوحنا کی انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ
سپاہیوں نے مسیح کو صلیب کھینچنے بعد ویسا ہی کئے چنانچہ یوحنا کے ۱۹ باب کی ۲۳ آیت
میں لکھا ہی تب سپاہیان نے یسوع کو صلیب کھینچے بعد اسکے کپڑوں کو لیکر چار حصے کئے ہر ایک سپاہی
کو ایک حصہ اور اسکے جبے کو بھی لئے اور وہ جبہ ایک ہی ٹکڑا بغیر سیون کے اوپر سے بنا ہوا تھا۔
اسلئے وے آپس میں کہنے لگے کہ ہم اسکو نہ پھاڑیں مگر اسکے واسطے چٹھیاں پھینکیں کہ کسکا ہووےگا۔ اسلئے
کہ کتاب کا لکھا جو کہتا ہی کہ وے میرے لباس کو آپس میں بانٹ لئے اور میرے جبے کے واسطے چٹھیاں
ڈالے پورا ہووے۔

کتاب زبور کی پیشگوئی ثانی جو پہلا میں داخل کرتے ہیں سو وہ قصیدہ کی آیت سے
شروع ہوتی یعنی قربانی اور ہدیہ تو نہیں چاہتا تو میرے کانوں کو کھول دیا ہی قربانی سوختنی اور قربانی
عصیان تو طلب نہیں کیا تب میں نے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں کتاب میں میرے باب میں لکھا ہی ای میرے خدا میں
خوش ہوں کہ تیرا حکم بجا لاؤں ہاں تیری شریعت میرے دل میں ہی یہ پیشگوئی نیچے آنیوالے چار باتوں کو
ثابت کرتی اول کتب سابقہ سو وہ نظر آتے ہیں سو وے بیان صرف کفارہ مسیح پر شاہدی دینے کے لئے
مقرر تھے دوم جسمداری آمد مسیح سوم اسکا آپ کو عصیان کی خاطر اپنے تئیں قربان کرنا چہارم
مسیح پر شہادت دینا کتب عتیق کا مقصد مخصوص ہی اول یہ آیت یعنی قربانی اور ہدیہ تو نہیں چاہتا

قربانی سو ان قربانی عصیان تو طلب نہیں کیا صاف صاف بتلاتی ہے کہ کتب موسوی میں
مقرر کیے گئے سو قربانیاں صرف عیسیٰ مسیح کے نمونے تھے بلکہ انصاف الٰہی سے کفارہ عصیان
کے سمجھا استبعاد نہ ہو سکے کیونکہ ظاہر ہے کہ قربانی بہائم کا کفارے کے خاطر کفایت نہ کر سکا الغرض
تھے صرف عیسیٰ مسیح کے کفارے پر گواہان ہو کر عفو عصیان کے حیلے [illegible] اور کچھ خدا کی راہ نجات
دکھلانے تاکہ وے وعدے کیے گئے سو فی الحقیقت ایمان لانے سے اسی طرح کو پہنچیں [illegible] ہم یہ فقرہ یعنے
تو نے میرے کان کو کھول دیا ہے اور یہ فقرہ تب میں نے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں جسمداری فرزند اور اسکا
زمین پر نمونہ ہونا خوب ثابت کرتا کیونکہ اگر صرف فرزند کی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ آدمی کے
سے کھا کان نہیں رکھتا علاوہ خدا ئے کے بابت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دیکھ میں آتا ہوں کیونکہ خدا ہمیشہ
حاضر و ناظر ہے مگر یہ آیات بتلاتی کہ فرزند الٰہ جسمدار ہو کر عورت سے بصورت انسان ہونا لازم تھا
سو کفارہ عصیان دینے کے واسطے دنیا میں نمایاں ہوئے چہارم یہ آیت یعنے اے میرے خدا میں
خوش ہوں کہ تیرا حکم بجا لاؤں بتلاتی کہ فرزند الٰہ آپ ہو کر اپنے تئیں کار نجات پر فدا کرنا تھا بغیر
رضامندی فرزند کے اسکو صلیب پر کھینچنا انصاف سے بعید ہوتا اور یاد رکھنا چاہیے کہ اسکے
بیٹے سوا کفارہ عصیان کا سر انجام کرنا غیر ممکن ہوتا پس فرزند نے یہ ظاہر کیا کہ آپ [illegible] کام
عظیم پر جو انجام کو پہنچانے کے لئے قضائے الٰہی سے مقرر تھا [illegible] راضی ہوا [illegible]
فقرہ یعنے کتاب میں میرے باب میں لکھا ہے ثابت کرتا کہ کتب مقدس صرف قربانی [illegible]
بھرنے کی خاطر نزول پائے اگر خدا کا اکلوتا فرزند آپ ہو کر اپنے تئیں کار کفارے پر [illegible] نہ کرتا تو
نجات انسان غیر ممکن ہوتی سے کتب مقدس کا نزول عبث ہوتا مگر فرزند الٰہ آپ سے کفارہ کیا

اختیار کرنے سے کتب مقدس میں جو مسیحی کو دنیا میں شہرت ہے بلکہ اولاد آدم کو راہ نجات پر
ہدایت کرنے کے لئے نازل ہوئے ہیں پس معلوم ہوا کہ خدا کے اکلوتے فرزند کی قربانی پر شہادت بعض پیشگوئیوں
کا جان ہے

کتاب زبور کی پیشگوئیاں جو ہم یہاں حوالہ کرتے ہیں پیشگوئی عمدہ ہے چنانچہ ۴۵ قصیدہ
کی آیت سے یوں لکھا ہے یعنی میرے دل میں اچھا مضمون جوش مارتا ہے میں بادشاہ کے حق میں
کیا ہوں ان باتوں کو کہہ سناتا میری زبان جلد نویس کے قلم کی سی ہے تو اولاد انسان سے حسین تر
ہے تیرے لبوں میں فضل بھرا ہوا ہے لہذا خدا نے تجھے ابد تک مبارک ٹھہرایا ہے اے قادر مطلق تیرے
جلال و بزرگی سے تیری تلوار تیری کمر پر باندھ بلکہ تیری بزرگی میں کامیابی سے سواری کر
سبب حقیقت و حلم و راستی کے اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے کار ہائے مہیب سکھلاویگا تیرے تیر ان
بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں میں چھپنے جس سے لوگ تیرے زیر دست ہو جاتے ہیں اے خدا تیرا تخت
ابد الآباد ہے تیری بادشاہت کا عصا عصائے راست ہے تو نیکی سے محبت اور بدی سے عداوت
رکھتا اسلئے خدا جو تیرا خدا ہے روغن خرمی سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا ہے یہہ
پیشگوئی ہدایت انسان کی خاطر ہے اسواسطے چار باتیں بتلاتی اول ان میں مسیح بنی آدم کی
ناپاکی اصلی سے پاک تھی دوم الوہیت مسیح سوم اسکی فرزندیت ابدی چہارم اسکا مذہب
دنیا پر غلبہ پانا۔ اول یہہ فقرہ یعنے تو اولاد انسان سے حسین تر ہے جمال جسمانی سے نسبت نہیں رکھ
سکتا کیونکہ اشعیہ نبی مسیح کے بابت پیشگوئی کرکے کہتا ہے کہ اسکی شکل و جمال نہیں اور جب ہم اسے
نگاہ کرینگے خوبصورتی نہیں کہ ہم اسکے مشتاق ہوویں پس یہاں جو کہا ہے سو جمال سے مراد کیا ہے

بیشک اسکی معنی جمال روحانی ہی یعنے انسانیت مسیح بنی آدم کی ناپاکی اصلی سے پاک تھی وہ
انسانیت مقدسہ گو کہ زن ناپاک سے ولادت پائی تاہم خدا کی قدرت کاملہ سے پیدا ہونے
کے باعث انسان کی نفسانیت سے محفوظ تھی جیسا کہ انجیل میں لکھا ہی یعنے گناہ کے سوا وہ
ہر ایک بابت میں اپنے بھائیوں کے سے سکھایا بنایا گیا تھا۔ اس باعث وہ روئے زمین پر بے ہمتا تھا
بلکہ خدا کی نظر میں دوسرا کوئی جمیل اور پاک و خوشنما نہ ٹھہرا۔ دوم یہہ فقرہ یعنے اے قادر مطلق
تیرے جلال و بزرگی سے تیری شمشیر تیری کمر پر باندھ۔ ایسا عزت بخشی ہی کہ کبھی مخلوق سے مربوط نہو
سکتا کیونکہ یہہ خطاب یعنے قادر مطلق ایزد تعالی کے خطاب بزرگ سے ہی اما روح القدس مبادا
کسی صورت سے اپنے کلام میں شک ہو سو دوسرے الفاظ لیکر اس خطاب کو بار ثانی مشہور کرتا اور کہتا
اے خدا تیرا تخت ابد الآباد ہی تیری بادشاہت کا عصا عصاے راست ہی پس دوسرے فقرہ
بغیر تکرار کے الوہیت مسیح کو علانیہ ثابت کرتے ہیں سوم یہہ آیت یعنی خدا جو تیرا خدا ہی روغن خرمی
سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا بتلاتی کہ مسیح خدا سے نسبت فرزندی رکھتا ہی کیونکہ
آگے کی آیت میں مسیح کے حق میں کہا گیا اے خدا تیرا تخت ابد الآباد ہی جب کہ دوسرے فقرہ میں اس ذات
الہی کے بابت میں لکھا گیا کہ خدا جو تیرا خدا ہی روغن خرمی سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا ظاہر ہی
کہ یہ الفاظ یعنے خدا جو تیرا خدا ہی بجز اس معنی کے دوسری نہیں ہو سکتے یعنے عیسے مسیح جو اس
پیشگوئی کا مدعا ہی سو خدا کا فرزند ابدی ہی چہارم یہہ فقرہ یعنے تیری بزرگی میں کامیابی سے سوار ہو
کر اور یہہ فقرہ یعنے تیرا دہنا ہاتھ تجھے کارہائے مہیب سکھاویگا اور یہہ فقرہ یعنے تیرے تیر ان بادشاہ

* یعنی وہ سیرت نفسی جو کل اولاد آدم اپنے جد اعلی سے اٹھائے ہیں

کہ دشمنوں کے دلمیں چھبتے تیر حق کے اثر سے تیرے زیردست ہو جاتے ہیں یہ سب بتلاتے کہ فرزند الٰہی تمام
دنیا پر غالب آکر کل اقوام کو اپنی اطاعت کرنا بجا دار کریگا کیونکہ یہہ بات پہلے سے مقدر ہو چکی باعث کوئی اسکو
روک نہ سکیگا پیشین گوئی قدرت فرزند الٰہی قدرت الٰہی سے سارے دشمنوں کو تسخیر کر دیوے کے اس فرمان
کو کامل کریگا ازیں باعث ۱۱۰ مزمور میں لکھا ہے خداوند میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف
بیٹھ جبتک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤنگا ؎

کتاب زبور سے دوسری پیشگوئی بزرگ جو یہاں داخل کرتے ہیں
۱۱۰ مزمور میں یہ ہے یعنے خداوند میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف بیٹھ جبتک کہ میں تیرے
دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤنگا خداوند تیری قدرت کا عصا صیہون میں سے بھیجیگا تو
اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر تیرے لوگ تیرے روز قدرت راضی ہونگے حسن تقدس میں رحم صبح
سے تو تیرے جوانوں کی شبنم رکھتا خداوند قسم کھایا ہے اور وہ نہیں پچھتاویگا کہ تو ملک
صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام ہے خداوند جو تیرے دہنے بازو ہے سو اپنے قہر کے روز بادشاہوں
کو وار پار ماریگا وہ بت پرستوں میں عدالت کریگا وہ مقاموں کو لاشوں سے بھر دیگا وہ اکثر
ملکوں کے سروں کو گھایل کریگا وہ راہ میں نالے کا پانی پیگا اسلئے وہ سر بلند کریگا یہہ پیشگوئی
نیچے آنیوالے چار باتیں دکھلاتی اول الوہیت فرزند مسیح کی دوم اسکا سردار ہونا اور کفارہ دینا
سوم اسکا اپنے لوگ کو متحد کرنا چہارم اسکا یقیناً دنیا پر غالب آنا اول یہہ فقرہ یعنی خداوند میرے
خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف بیٹھ اگلی بات ہی کہ ممکن نہیں کہ مخلوق سے مربوط ہووے
لہذا فقط اسکی ایک تاویل ہو سکتی یعنے پدر یہاں اپنے فرزند ہمسر سے جو ہمیشہ اپنے دہنے ہاتھ طرف

تخت پر بیٹھا سو مسیح کلمہ ہو کر اسکے حق میں فرمایا کہ پھر آیا مستقیم ہیہ ... عزیز حقہ ... نہ تو کسی کا ہاتھ
وہ ہمیں بچایا و بچاویگا تو ابد تک ملک صدق کے طور پر ہے کہ موافق بائبل کے امام ہی ... و شفا ... شبر
معقول و ثنا کیونکہ موسے سے پہلے سردار امام یعنے ہارون تھا کہ ہارون کے بیٹا ... ایک
سردار امام ہی اسرائیل کے عصیان کی خاطر قربانیاں جیسے آگ وہ کو کفارہ کے لیے مقرر تھا
اس انتظام سے اللہ تعالے ہر ایک سردار امام کو پیشوا ... دنیا کے آنیوالے حقیقی سردار امام یعنے
عیسے مسیح کا نمونہ بنایا پس ناظرین یہہ بات ہی تمام لحاظ کیا چاہیے کہ روح القدس پیشگوئی میں
نبی کے وسیلے سے کہتا کہ خداوند نے قسم کھائی ہے کہ تو ابدالآباد امام ہے اسکے مراد یہی ہے کہ
پر قسم کھایا تھا کہ فرزند اپنے میں قربانی کرنے سے ایک کفارہ جو ہمیشہ بخشش عصیان کی
خاطر کفایت کریگا پورا کیسے تب باعث آئندہ دوسرے کو بھی امام کو یقین کرنا ضرور نہ ہوگا یعنے
ایسا ہوا کہ فرزند کی امامت امامت ابدی مقرر ہوئی ہے اب کہا چاہیے کہ اللہ تعالے کی
یہہ قسم سنجیدہ نہ محض دعوی محمد کو باطل و عاطل ٹھہراتی بلکہ اسکو قصداً و قضاء الہی کے خلاف
فتور دلیر بھی ثابت کرتی کیونکہ مسیح خدا ہی کے فرمان غیر متغیر سے نجات دنیا کی خاطر امام یعنے
کفارہ دینیوالا تعین ہونے سے روح القدس پیشگوئی میں مشہور کیا ہے کہ وہ ملک صدق کے طریقے
کے موافق ابد تک امام ہے اگر ناظر محمدی تصدیع اٹھا کر کتاب پیدایش کے ۱۴ باب کو پڑھے تو معلوم
کریگا و لا ئیہہ ملک صدق سلیم کا بادشاہ تھا مانا گیا وہ اللہ تعالے کا امام بھی تھا لیکن
کہ روح القدس اسکے ذکر کرنے میں عمداً و قصداً اسکی پیدایش و باپ و ادے و موت کے بابت
کچھ ذکر نہ کیا ہے حواری پولس عبرانیوں کے مکتوب کے ۷ باب میں الہام الہی سے یہ لکھے

سیکھہا اسباتکا بیان تفصیلوار کیا ہی یعنے یہہ ملک صدق بادشاہ سلیم اور خدیتعالے کا امام
جو ابراہیم سے جب وہ بادشاہوں کی مار کے پھر آیا ملا اور اسکو دعائے نیک دیا جسکو ابراہیم سب
غنیمتوں سے دسواں حصہ دیا اسکو آگے نام ترجمہ ہو کر بادشاہ نیکی ہونے سے بعد اسکے بادشاہ سلیم
جسکی مراد بادشاہ صلح ہی ہی نہ ماں باپ نہ نسبت آغاز روز و نہ انجام حیات لکھے سے مگر فرزند
الہ کے سے سیکھا بنکر ہمیشہ امام رہتا ہی ۔ ملک صدق کا قصہ وہ نشان ہی پیشین گوئی تھی کہ
اللہ تعالے قسم کھا کر اپنے فرزند کو ملک صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام تعین کیا مراد یہی ہی کہ
مسیح امام بادشاہی الہی ہونے اور اسکی قربانی واحد ہمیشہ بخشش عصیان کی خاطر قبول
کیا جانے سے غیر ممکن تھا کہ اللہ تعالے بخات انسان میں دوسرے کسی امام کو دخل دینے دیوے جبکہ
دنیا آخر ہوئی تک مسیح ہی تنہا آدم کا شافی واجبی ہی ان تمام کیفیتوں سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد مصطفے
امامت مسیح میں خلل ڈالا چاہنے سے اپنے تئیں قصد و قضائے الہ کے خلاف فتور دلیر ثابت کیا ہی ۔
سیوم یہہ آیت یعنے تیرے لوگ تیرے روز قدرت راضی ہونگے جمال مقدس میں رحم صبح صادق
سے تو تیرے جوانوں کی شبنم رکھتا بتلاتی کہ مسیح اپنی قدرت الہی سے اپنے لوگ کے دلوں کو مائل
کر کر نہ محض بخات انجیل کو قبول لنے اور اپنے پر ایمان لانے پر راضی کریگا بلکہ سبب ایمانداروں کو روح القدس
کے فضل سے پاک کریگا تاکہ وے مسیح تک جمال مقدس کے موافق وفا سے کریں چہارم یہہ فقرہ یعنے میں
تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤنگا اور یہہ فقرہ یعنی تو تیرے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر
اور یہہ فقرہ یعنی خداوند جو تیرے دہنے بازو پر ہی سو اپنے قہر کے روز بادشاہوں کو دار پار کریگا اور
یہہ فقرہ یعنی وہ بت پرستوں میں عدالت کریگا اور یہہ فقرہ یعنی وہ اکثر ملکوں کے سروں کو گھایل کریگا

سب ثابت کرتے ہیں باوجود عداوت شریران خصوصاً شیاطین کے مسیح دنیا کے سارے بادشاہتوں
کی ریاست روحانی حاصل کریگا۔ غرض وہ اپنی انجیل کی کامیابی کو دیکھیگا جبتک کہ اسکے وسیلے
سے وہ شمال و جنوب و مشرق و مغرب سے اپنے مقبول ہوئے سو لوگ کے منفرد اخیر کو تا بعد اسکے
نہ محض اسکو بچائیگا بلکہ مقدس کریگا۔

زبور داؤد کو پیشگوئی کے آگے شاید ناظر محمدی روح القدس مسیح
موت سے جی اٹھکر آسمان پر جانیکے بابت کیا کہتا سنا جائیگا۔ اگر ہم اسبات سے درگذریں تو بہ
انصاف تمام کہا جاسکتا کہ اس کتاب سے ہمارے دلایل کامل نہیں ہیں ازینباعث ہم نیچے آنیوالے
پیشگوئی کو یہاں داخل کرنا مناسب جانتے چنانچہ ۲۴ قصیدہ کی ۷ آیت میں لکھا ہی اے پھاٹکو
اپنے سر اونچے کرو اور اے دروازہ ابدی اونچے ہو و کہ بادشاہ جلال داخل ہووے بادشاہ جلال
کون ہے خداوند جو قوی و قادر ہے بلکہ خداوند جو جنگ میں قادر ہے اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو
اور اے دروازہ ابدی تم اونچے ہو و کہ بادشاہ جلال داخل ہووے یہہ بادشاہ جلال کون ہے
خداوند افواج وہ بادشاہ جلال ہے یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتی اول مسیح کے
آسمان پر جانے سے فرشتوں کا خوشی و خرمی کرنا دوم اسکا مرتبہ الوہیت اور ہمسری پدر سوم کاریہ
نجات کے باعث اسکا ابدالآباد بادشاہت سماوی میں حمد و ثنا کیا جانا اور پیشگوئی کے بیچ
دو فقرے یعنے اے پھاٹکو تم اپنے سر اونچے کرو اور اے دروازہ ابدی تم اونچے ہو و کہ بادشاہ جلال
داخل ہووے گروہ ملایک مسیح آسمان پر جانیکے باعث کیسی خوشی اور رشتے سو مبارکبادی کی بعضا
تمام بتلاتے ہیں دوم بادشاہ جلال کون ہے سوال کے دو جواب یعنے خداوند جو قوی و قادر ہے

اور خداوند افواج مسیح کے مرتبہ کو بہت سی جگہ بیان کرکے بابت روح القدس کے اظہارات معتبر ہیں سوم یہ فقرہ یعنے خداوند جو قوی قادر ہے اور یہ بھی یعنے خداوند جو جنگ میں قادر ہے وہ بعض بے نہایت بتلاتا ہے جس سے کہ وہ ملائک مسیح اپنی قدرت الہی سے گناہ اور ابلیس اور موت اور دوزخ پر پایا ہے فتح کی تعظیم کیا کرتے ہیں چنانچہ کتاب مکاشفات میں لکھا گیا ہے کہ بہتیرے آگے گا کر کہتے کہ تو ہی کتاب کو اٹھا کر مہر توڑنے کے لائق ہے کیونکہ تو قتل ہوا اور تیرے لہو سے ہمکو ہر ایک قبیلہ و زبان و ملک و قوم سے خدا کے واسطے مول لیا اور ہمکو ہمارے خدا کے بادشاہ اور امام بنایا اور ہم زمین پر بادشاہت کرینگے۔

ہم انبیاؤں کی موافقت کی ثبوت میں جو بہت سے کتب کی شہادت کو ختم کرنے سے آگے ایک لحظہ کتاب امثال سلیمان کی طرف رجوع ہوتے ہیں چنانچہ اسکے ۸ باب کی ۲۲ آیت سے مسیح کی بابت پیچھے آنیوالی پیشگوئی شروع ہوتی یعنے خداوند مجھے اپنی راہ کی ابتدا میں بلکہ اپنے افعال عتیق کے آگے تصرف کیا میں ازل سے بلکہ ابتدا سے دنیا پیدا ہونے کے آگے وجود پایا جب سمندر نہ تھے جب چشمے پانی سے بھرے ہوئے نہ تھے میں پیدا ہوا پہاڑوں ثابت ہونیکے آگے بلکہ ٹیلوں کے پیشتر میں پیدا ہوا جب وہ نے زمین میدان یا خاک دنیا کا حصہ بلندتر کو بنایا تھا جب وہ فلک کو تیار کیا جب اسنے سمندر کو احاطہ کیا میں حاضر تھا جب وہ ابروں کو بلندی پر ٹھہرایا جب وہ سمندر کے چشموں کو مضبوط کیا جب وہ دریا کو اپنا فرمان دیا کہ پانی حد مقرری سے تجاوز نکرے جب وہ زمین کے بنیادات ڈالا تب میں پالے ہوئے سا کہ اسکے پاس تھا اور روز بروز اسکا دلدار ہو کر اسکے حضور میں ہمیشہ شادی کرتا تھا اسکی زمین کی آبادی پر شادی کرتا تھا اور میرے خوشیاں بنی آدم کے

ساتھ تھے پس اب اے لڑکو میری بات سنو کیونکہ وے مبارک ہیں جو میرا حکم بجا لاتے تربیت سنو اور دانا ہو
اور اُس سے کنارہ مت کرو مبارک ہی وہ جو میرا کلام سنتا اور روز بروز میرے آستانوں پر راہ دیکھتا
ہی اور میرے دروازوں کے چوکٹ کے پاس انتظاری کرتا کیونکہ وہ جو مجھے پاتا حیات پاتا بلکہ خدا
کی مہربانی سے سرفراز ہوویگا لیکن وہ جو میرا گناہ کرتا سو اپنے روح خاص کا نقصان کرتا سب
جو مجھسے کینہ رکھتے سو موت کو عزیز جانتے ہیں یہہ پیشگوئی نیچے آٹھویں باب کی باتوںکو بتلاتی اول
الوہیت وابدیت مسیح دوم خلقی میں اسکا ظہور وجود یعنے پیدائش ابدی کے موافق سوم
نجات کا مقدمہ اسم میں اسکا کلام ہادی واحد ہے چہارم وہ جو نجات کے واسطے مسیح پر
توکل کرتا سو بچایا جائیگا پنجم وہ جو اُس سے برگشتہ ہوتا یقیناً دوزخی ہو جائیگا اول آیہ فقرہ یعنے
خداوند مجھے اپنی راہ کی ابتدا میں تصرف کیا اور یہہ فقرہ یعنے میں ازل بلکہ ابتدا سے وجود پایا اور یہہ
فقرہ یعنے جب سمندان نتھے میں پیدا ہوا اور یہہ فقرہ یعنے جب وہ فلک کو تیار کیا میں حاضر تھا ثبو
مسیح کی الوہیت وابدیت پر شہادت معتبر ہیں کر بتلاتی کہ وہ ازل سے ابد تک موجود ہے
جیسا کہ ذات پدر پہلا آغاز نہیں بلکہ انجام کو نہ قبولتی ہے پدر سو ذات فرزند بھی آغاز نہ رکھکر انجام
کو نہ پہنچتی جب خطاب پدر میں ہوں تھہرا ویسا ہی فرزند ابدی کا خطاب ہی اسلئے یوحنا کے باب
کی ۵ آیت میں وہ خود کہتا ہے مسیح میں تم سے کہتا پیشتر اسکے کہ ابراہیم تھا میں ہوں دوم
یہہ فقرہ یعنے خداوند مجھے تصرف کیا اور یہہ الفاظ یعنے میں وجود پایا اور یہہ بھی یعنے میں پیدا ہوا اور
یہہ فقرہ یعنے میں پالے ہوے سر کھا اُسکے پاس تھا سب بالاتفاق ثانی الہی میں رکھتا ہے سو
ظہور وجود پر یہہ گواہی دیتے کہ پدر سے ازل سے پیدا ہو کر پیدائش ابدی کے راز کے موافق موجود ہے

لہذا وہ ازل سے پدر کے ساتھہ رہا کرتا ہو لنا کافی نہیں ہی مگر زنبد کو پدر کے موافق وہ ازازل کہہ پدر

سے پیدا ہو کر ابد تک پدر کے سینے پر رہتا ہی سوم یہہ فقرہ یعنے شریعت سیہ ہوا اور روا ہوا اور اس سے گناہ

مت کرو اور یہہ فقرہ یعنے مبارک ہی وہ جو میرا کلام سنتا بتلاتا کہ پدر کا فرزند یا پدر کے سوا دوسرا

کوئی نہیں جو اولادِ آدم کی ہدایت کے لئے کلامِ نجات رکھتا جیسا لوقا کے ۹ باب کی ۳۵ آیت میں

لکھا گیا ہی میرا پیارا بیٹا ہی اسکو سنو بعض ظاہر ہی کہ وہ تعلیم جو اسکے کلام کے خلاف ہی سو صرف

ارواح کی ہلاکی کے لئے ابلیس کا جال اور پھندا ہی چہارم یہہ فقرہ یعنے وہ جو مجھہ پاتا حیات پاتا بلکہ خدا کی

مہربانی سے سرفراز ہوگا ثابت کرتا کہ مسیح کی قربانی و خون بہنے سے ہی کفارہ عصیاں کے سوا گنہگاروں

کی نجات کے لئے دوسری کوئی راہ نہیں بتلائی گئی از بس کہ عیسیٰ یوحنا کے ۱۴ باب کی ۶ آیت میں کہا ہی

میں راہ اور حقیقت اور حیات ہوں سوائے میرے وسیلے کے کوئی پدر کے پاس نہیں آ سکتا پنجم یہہ فقرہ یعنے

وہ جو میرا گناہ کرتا سو اپنی روحِ خاص کا نقصان کرتا اور سب جو مجھہ سے کینہ رکھتے سو موت کو عزیز جانتے

ہیں یعنی تمام بے ایمانوں کی بابت ہی لا علاج و گرفتاری دوزخ کو مشتہر کرتا جیسا کہ مرقس کے ۱۶

باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی وہ جو ایمان لاتا اور اصطباغ لیتا بچا جائیگا اور وہ جو ایمان نہیں لاتا

دوزخی ہو جائیگا کتابِ امثال کی اس پیشگوئی خوشنما پیغمبر کو تمام کرکے ہم ان سب جو محمدیوں

میں لقبِ زبور مشتہر ہوتے سو اپنے دلایل کو ختم کرتے ہیں یہہ کتب بہ موسوی کے سنکے یا سعد

موافقت کو ثابت کرنے کے لئے یہاں گذارے گئے سو دلایل کو خوب از بار پڑھنے سے ہر ایک مبتلا کشی

فہیم قایل ہوگا کہ محمدیوں کی یہہ روایتِ عام کہ زبور کتب موسوی کو منسوخ کرنے نازل ہوئی سو

عبث ہی پس ہمارے برادرانِ محمدی الیسی جو تھی روایت کو یاد کرنے سے خوب ثابت ہوا کہ

کتب مقدسہ کی حقیقتوں سے تمام و کمال ناداں ہیں یعنی اِس نادانی میں لاعذر ہیں
اب ہم کتب مقدسہ کے اس حصے کی طرف جو کتب انبیا کے لقب سے
ملقب کیا گیا ہے سو رجوع ہوتے ہیں یعنے کتب کتاب الشعیہ سے جو پیدایش مسیح کے آگے ۷۵۸
سال ہے سو شروع ہو کر انبیائے متواتر کے وسیلے سے کتاب ملاکی تک جو عہد مسیح کے قبل ۳۹
برس ہے جاری رہتے ہیں کتاب الشعیہ یا اسے سلیمان سے ۲۵۸ سال پیچھے شروع ہوتی اور
شہادت مسیح سے ایسی معمور ہے بلکہ اسکے پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ حسب نسب و پیدایش و الوہیت و موت
و کفارے کے بابیں ایسا صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ اکثر لوگ اسکے مصنف الہامی کو انجیل کے
لکھنے والوں کے ساتھ گنکر اسکو پانچواں مصنف انجیل خطاب کیے ہیں ‡ اسکے نسخے کے آغاز میں وہ
پیشگوئی بزرگ جو مسیح کے فوق العادت حمل و پیدایش کے بابیں ہے اور جو ساڑھے سات صدیوں
کے بعد مریم باکرہ کی معرفت سے انصرام کو پہنچی سو نظر آتی چنانچہ الشعیہ کے ۷ باب کی ۱۰ آیت میں
لکھا ہے اور خداوند آحذ سے کہا کہ تو اپنے خداوند خدا سے نشان مانگ اسکو خواہ نیچے زمین
یا اوپر آسمان میں مانگ لیکن آحذ کہا میں نہیں مانگونگا اور میں خداوند کو نہیں آزماونگا تب وہ کہا اے
خاندان داود اب سنو آدمیوں کو تھکانا کیا تمھارے آگے ادنی بات ہے کیا تم میرے خدا کو بھی
تھکاؤگے سو واسطے خداوند آپ تمکو نشان دیگا دیکھو ایک باکرہ حاملہ ہوگی اور فرزند جنیگی
اور اسکا نام عمانوایل رکھیگی اس پیشگوئی کو اسکے جسے جسے بابوں میں تقسیم کرینگے آگے ہم ناظرین کے
فایدے کی خاطر اسمیں کوئی سو مقدمہ عجیب کے بابیں تھوڑا سا بیان کرینگے باکرہ حاملہ ہوگی

‡ یعنی چار متی و مارکس و لوقا و یوحنا۔

فرزند جنے اُس نادر ہی کہ اگر وہ فی الحقیقت درپیش ہوتا تو باور نہ کیا جا سکتا کیونکہ صرف ہمارے
سارے تجربے کے خلاف نہیں بلکہ قواعدِ کائنات میں غیر ممکن ہے اِلّا گو کہ قواعدِ کائنات میں غیر
ممکن ہی تاہم خدا سے بعید نہیں جسکی قدرتِ کاملہ سے کُل قواعدِ کائنات اصل پاتے ہیں لہذا قوی
ازلی نے اپنے نام کی بزرگی کی خاطر اِس مقدمہ فوق العادت کو تعین کر کے ۵۰۰ سال کے قبل پیشتر
کرنے سے دلِ انسان کو اُسکے واسطے تیار کیا۔ پیدائشِ دنیا سے باکرہ حاملہ ہوئی سو نہیں سنا گیا تھا
بلکہ روزِ قیامت تک پھر کبھی نہیں سنا جاویگا باکرہ کی سنت نہیں کہ حاملہ ہو کر جنے انسانیت کا
قاعدہ کہ بجز باپ کے وجود پاوے لہذا اگر ہم کائنات کے قواعد کے موافق اِس مقدمے پر نظر کریں
تو بیشک معجزات میں معجزہ بزرگ تر بلکہ مقامِ حیرت ہی پس ہم سوال کرتے ہیں کہ یہہ مقدمہ
کس سبب سے کائنات کے قواعدِ قایم و دایم کے خلاف وقوع میں آیا۔ ظاہر ہی کہ اسکے واسطے کوئی
وجہ معقول ہووے کیونکہ اگر خدا انسانِ مسیح کو پیدا کرنے میں صرف یہی چاہتا ہوتا تو معمول کے موافق
پیدا کر سکتا پس خداوند کس سبب سے فقط پیدایشِ مسیح میں کائنات کے قواعدِ قایم و دایم کے
خلاف کرنا لازم جانا۔ اِس سوال کا جواب خود پیشگوئی میں موجود ہی چنانچہ لکھا ہی وہ اسکا نام
عمانوایل رکھینگے لفظِ عمانوایل ترجمہ ہو کر یہہ معنی دیتا یعنے خدا ہمارے ساتھہ اور اِس سے مسیح
کی فوق العادت پیدایش کا بھید کھل جاتا ہی اُسکا بیان نیچے لکھے سر لکھا ہی یعنے نجاتِ انسان
کی خاطر لازم تھا کہ فرزندِ خدا خود مجسم ہو کر سیرتِ انسان میں اور عاصیوں کے عوض اپنے تئیں
قربان کرے تاکہ اسکی قربانی سے شریعت کو کفارہ عزت بخشِ عصیان پہنچنے سے خدا انصاف
کے موافق عاصیوں کو بخش سکے پس پدرِ ابدی اپنے فرزند کو اس کارِ عظیم پر مقرر کرنے سے لازم

وملزوم تھا کہ فرزند مجسم ہوئے دین انسانیت مشابہ الذین یعنی داغِ عصیان کے سوا رکھے اگر
انسانیتِ مسیح داغِ عصیان رکھتی تو شبہ جیسا ہر ایک عاصی کے حق میں اسکی عادت ہی اسکو
ناپاک ٹھہرا کر بے تکلف رد کرتی ویسی صورت عیسی ابنِ مریم شافی دنیا بننا غیر ممکن ہوتا پس
فرزندِ خدا بشرِ انسان کو قبول لے بلکہ زنِ ناپاک سے جنا جانے میں لازم تھا کہ اسکی انسانیت قدرت
الٰہ سے پیدا ہو کر بنی آدم کی ناپاکی اصلی سے محفوظ رہجاوے ایسا ہوا کہ کائنات کے قواعدِ قائم
میں وہ اختلاف جو مسیح کے حمل وپیدایش میں درپیش ہوا سو وقوع میں آیا اب اس بیانِ مختصر کو تمام کر کے
ہم پیشگوئی کو اسکے جدے جدے باتوں میں تقسیم کرینگے وہ تین آنیوالے باتیں ہیں تو انکو بتلاتی اول
انسانیتِ مسیح کی تقدسِ کامل دوم اسکی فرزندیت اور الوہیت سوم اسکا عصیان کے لئے
کفارہ دینا اول یہہ فقرہ یعنے ایک باکرہ حاملہ ہوگی اوپر بتلائے گئے سے کہا انسانیتِ مسیح کی
پاکی کامل کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ انسانیت روح القدس کی قدرت مخصوص سے پیدا ہوئی
کے باعث ممکن نہ تھا کہ اسکی پاکی ناپاکی اصلی اس سے لاحق ہووے دوم یہہ لفظ یعنے عمانوایل جسکے
معنی خدا ہمارے ساتھ ہی سو مسیح کی فرزندیت والوہیت پر علانیہ گواہی دیتا ہے سوم اس پیشگوئی
میں مشہور ہوئی ہے سو مقدمہ عجیب کہ فرزندِ خدا مجسم ہووے ایسا ہی کہ وہ مقتول کے سوا
کبھی وقوع میں آیا ہوتا اور کتبِ مقدس حال صاف بتلاتی ہیں کہ اسکا سبب یہی تھا کہ نجاتِ
انسان کفارہ عوض بخششِ عصیاں کے وسیلے سے انصرام کو پہنچے

مسیح کے بابمیں کتاب الشعیہ کی پیشگوئیاں آگے کی پیشگوئی کے
برابر مضمونِ عظیم کے رکھکر اسمیں موجود ہیں سو سارے حقیقتوں کو تقویت دیتی ہیں چنانچہ ۹ باب کی ۶ آیت

مین یون لکہا ہی یعنے بہادرونکی ہر ایک لڑائی زور شور اور جامہ خون آلودہ سے ہی مگر یہہ سوزان
اور ہیزم آتش سے ہوگا کیونکہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا اور ہمکو ایک فرزند بخشا گیا اور سلطنت اُسکے
کاندہے پر ہووےگی اور اُسکا نام عجوبہ مشیر قادر مطلق پدر ابدی شہزادہ صلح کہلائیگا تخت و بادشاہت
داود پر اُسکی حکومت و صلح کی زیادتی کا کچھہ انتہا نہ ہوگا تاکہ وہ عدالت و انصاف سے اُسکو آئندہ
ہمیشہ قائم کرے خداوند افواج کی غیوری اسکو بجا لاویگی۔ اس پیشگوئی کو اُسکے جدے جدے
باتون مین تقسیم کرنیکے آگے لازم ہی کہ ہم اسباتکو یعنے روح القدس کی تیری ہشیاری سے مسیح کی
الوہیت و انسانیت کے درمیان امتیاز کرنا سو اپنے ناظرین محمدی کو دکھلاوین کہ دیکھو جسوقت کہ
مسیح کی انسانیت کے بابمین ذکر کرتا تو کہتا کہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوئی مگر اُسکی الوہیت کا
ذکر کرتے وقت کہتا کہ ہمکو ایک فرزند بخشا گیا۔ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا اولنا انسانیت
مسیح دنیا مین آنیکے واسطے گویائی سزاوار ہی مگر اُسکی الوہیت کے بابمین اسطور کی بات کرنا بالکل
نہین مناسب ہووے کیونکہ کنہ الٰہی تولد نہ ہوسکتا نہ نظر انسان مین آسکتا ازین باعث روح القدس
اُن چیزونکا ذکر کرنے مین کلام الہامی ہر ایک سے بدرستی تمام ربط دیکر عیسے مسیح کے علیحدہ علیحدہ
سیرتومین کچھہ اشتباہ نہ ہونے دیتا الغرض لحم و خون تولد ہوتا بلکہ بچے بھی جنے جاتے ہین اسلئے
پیغمبر انسانیت مسیح کے بابمین ذکر کرتے وقت کہتا کہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا مگر کنہ الٰہی نہین جنا
جاتا بلکہ فرزند خدا جو ازل پدر سے پیدا کیا جا کر کنہ الٰہی سے ہی سو تولد نہین ہوسکتا ازین باعث
روح القدس الوہیت مسیح کے بابمین ذکر کرتا سو وقت کہتا کہ ہمکو ایک فرزند دیا گیا۔ پس ہم اپنے
ناظرین محمدی سے خصوصاً ایسے اشخاص جو اپنی ارواح کی نجات کے لئے متلاشی حقیقت ہین

یہہ نصیحت دیتے کہ وے عقل کو کام فرما کر اور کچہ باتوں پر بہ ہشیاری تمام لحاظ کریں اب اِن الفاظِ تمہید کستر
تمام کرکے ہم پیشگوئی کو اسکے جدے جدے باتوں میں تقسیم کرینگے وہ تیجے آنیوالے پانچ باتوں کو بتلاتی۔ اول تجسم
مسیح۔ دوم اسکی الوہیت۔ سوم اسکا عذاب و عقاب چہارم دنیائے پُر معاصی سے اسکی نسبت۔
پنجم اسکا ضلالت پر فتح پانا اور بادشاہی و حاکمی کرنا۔ اول یہہ فقرہ یعنے ہمکو ایک بچہ تولد ہوا پیشینگی
سے شہادت دیتا کہ فرزندِ خدا اپنی مہربانی و محبت سے نجاتِ دنیا کے لئے جسمدار ہونا قبول کرے۔
دوم یہہ فقرہ یعنی ہمکو ایک فرزند بخشا گیا اور یہہ فقرہ یعنی اُسکا نام عجوبہ مشیر قادرِ مطلق پدرِ ابدی شہزادہ
صلح کہلائیگا روح القدس کی گواہی معتبر ہی کہ ان نے مسیح صرف بشر نہ ہووے بلکہ انسانیت پاک و کامل جو
نجات کے کارِ فیاض کے لئے فرزندِ خدا سے اٹھایا جاوے پر اُن پر لکھے گئے سو بڑے بڑے خطاؤں سے
الوہیت مسیح علانیہ ثابت ہوتی۔ سوم یہہ فقرہ یعنے بہادر کی ہر ایک لڑائی زور شور اور جامہ خون
آلودہ سے ہی مگر یہہ سوزان و ہیزم آتش سے ہوگا بتلاتا کہ مسیح کیسا ترا عذاب و عقاب اٹھانے سے
ابلیس پر غالب آوے چنانچہ جسمانی زخموں کے عذاب کے سوا اسکی روح گناہ کے خلاف بھڑکتا ہے جو
الہی گرفتار ہو کر سکوت و صبر تمام چلے نہ اپنے گناہ کے واسطے مگر اسلئے کہ وہ محبت سے انصافِ الہی
اور عاصیوں کے درمیان آنا اور اپنے تئیں دنیا کی نجات پر فدا کرنا قبول کرے چہارم یہہ خطاب
یعنے شہزادہ صلح خوب ثابت کرتا کہ شافی دنیا اپنے عذاب و موت سے ابلیس پر فتح پاوے۔ اس سے
مراد یہی ہی کہ قربانی فرزند پدر سے کفارہ عوض بخشش عصیان کے سر کھما گنا جا کر نجاتِ انسان کے لئے
مقبول ہووے ازین باعث فرزند کا خطاب شہزادہ صلح ٹھہرے جسکے معنی یہی ہی کہ عصیان کے بخشش
اور عاصیوں اور خدا کے درمیان ملاپ کرانے میں فقط وہی مختار ہووے لہذا دنیاے پُر معاصی سے نسبت

شافی رکھتا جیسا یوحنا کے ۱۴ باب میں لکھا ہی میں راہ و حقیقت و حیات ہوں سوا میرے
وسیلے کے کوئی پدر کے پاس نہیں آسکتا۔ پنجم یہہ فقرہ یعنی سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوویگی اور یہہ فقرہ
یعنی اُسکی حکومت و صلح کی زیادتی کا کچھہ انتہا نہ ہوگا صاف صاف بتلاتا کہ خداوند کا فرمان ہی کہ
مسیح کی بادشاہت روحانی دُنیا کے سارے مملکتوں میں پھیلے جیسا کہ دوسرے قصیدہ میں لکھا ہی
مجھ سے مانگ میں تجھے تیری میراث کے سبب قبائل پرستوں کو دیونگا بلکہ حد و دِ دنیا تیرے قبضے
میں رکھونگا۔

کتاب الشعیہ کی پیشگوئی ثانی جو ہم سلیم بن ناظر محمدی کے سامنے رکھتے ہیں سو کھلاتی کہ جسمد ارتو
مسیح خداہت روز کے لگے وعدے کئے سبب خاندان داؤد میں ہووے چنانچہ کتاب کہ گیارہویں باب کی
آیت میں لکھا ہی کہ یسّی میرے ایک چھڑی نکلیگی اور اُسکے جڑوں سے ایک شاخ پھوٹیگی اور اُسپر
خداوند کی روح ٹھہریگی یعنے روحِ حکمت و تمیز و روحِ مصلحت و مقدور و روحِ شناخت و ترسِ
خدا (۴) اور وہ اپنے منھہ کی چھڑی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو ہلاک کریگا
ہم اس پیشگوئی سے انتخاب کئے ہیں سو حصے نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتا اوّل مسیح خاندانِ
داؤد سے ہونا تھا دوم اُسکی انسانیت روح القدس کی قرارگاہ ہووے سوم وہ اپنے کلام
کے زور سے کل جہان کو تسخیر کریگا اوّلاً یہہ آیت یعنے یسّی میرے سے ایک چھڑی نکلیگی اور اُسکے جڑوں
سے ایک شاخ پھوٹیگی بتلاتی کہ مسیح خاندانِ داؤد سے ہونا تھا کیونکہ یسّی جو یہاں پیڑ کہلایا گیا
داؤد کا باپ تھا لہذا داؤد وہ پیڑ مذکور ہوئی سو چھڑی ٹھہرا اسوا اُسکے وقت مقرری خاندان
داؤد میں مسیح پیدا ہوا پس ظاہر ہی کہ پیشگوئی بتلاتے رکھا وہ شاخ ہی یہہ ہولی نگین ہی اور

اُسکا استعارہ ایک جھاڑ جسکی جڑ سے شاخ پر شاخ ہوتی ہی چنانچہ یسّی جھاڑ کی پیڑ کے مانند
مشہور ہوا جسمین سے داؤد چھڑی کے سرکھا نکلتا اور آخرش اُس چھڑی سے ایک شاخ ہوتی
یعنے مسیح پیدا ہوئیں مسیح اِس بیان سے عین موافقت رکھتی کیونکہ وہ روح القدس کی قدرت سے
باکرہ کے رحم مین پیدا ہوا اور وہ باکرہ داؤد بادشاہ اسرائیل کے خاندان سے تھی دوم یہہ فقرہ یعنے
اُسپر خداوند کی روح ٹھہریگی صاف صاف بتلاتا کہ فرزند الہ کی انسانیت روح القدس کی قرارگاہ
ہووے جیسا انجیل مین لکھا ہی کہ بیدریغ اُسکو بیمایش سے روح نہین دیتا سوم یہہ فقرہ یعنے وہ اپنے منھہ
کی چھڑی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبون کے دم سے شریرون کو ہلاک کریگا خوب ثابت کرتا کہ مسیح اپنے
کلام کے زور سے سب مخالفون پر غالب آکر جہان کے کل بادشاہات مین خوشخبری انجیل کو پھیلائیگا

اِس چھوٹے رسالے مین مسیح اور اُسکی بادشاہت کے بابمین الشعیہ
نبی کے سارے پیشگوئیون کو لکھنا غیر ممکن ہے کیونکہ وے ایسے بیشمار و متعدد ہین کہ آپ سے آپ تیسرے
بڑے جلد کے مضامین کے لئے کافی ہونگے پس ہم اُس کتاب سے اور ایک پیشگوئی کو چنکر اکتفا کرینگے
یہہ پیشگوئی ذات مسیح اور اُسکے عذاب موت کے بابمین ایسا تفصیلوار بیان کرتی کہ توریت کے سارے
پیشگوئیون مین پیشگوئی برگزیدہ کہا جاتی چنانچہ کتاب الشعیہ کے ۵۳ باب مین یون لکھا ہی یعنے
(۱) ہماری خبر پر کون ایمان لایا ہی اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا۔ (۲) کیونکہ وہ ✠ اُسکے آگے نہال
کے سرکھا اور خشک زمین کی جڑ کے مانند بڑھیگا اُسکو نہ شکل ہے نہ جمال اور جب ہم اُسپر نگاہ کرینگے
کچھہ حسن نہین کہ ہم اُسکے مشتاق ہووین (۳) وہ محتقر ہوا اور انسان سے رد کیا گیا وہ مرد الم

✠ یعنے پدر۔ انسانیت فرزند پدر کے آگے نہال کے سرکھا وغیرہ۔

اور رنجیدہ خاطر بنا اور ہم اُس سے روپوش تھے۔ اُسکی تحقیر کی گئی اور ہم اُسے عزیز نہ جانتے۔
(۴) البتہ وہ ہمارے غموں کو اُٹھایا اور ہمارے المون کا حامل ہوا اور ہم خیال کئیے کہ وہ مار اخدا
کا اور گھایل اور دُکھایا ہوا ہی۔ پر وہ ہمارے گناہوں کی خاطر گھایل ہوا اور ہمارے عصیان
کے واسطے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئیے اُسپر سیاست ہوی اور اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوتے
(۶) ہم سب بھیڑوں کے سے ریکھا بھٹکے ہیں ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند نے
ہم سبھوں کا گناہ اُسپر لادا ہی۔ (۷) وہ مظلوم تھا اور غمزدہ تو بھی وہ اپنے مُنھ کو نہ کھولا
وہ حلوان کی مانند ذبح ہونے لایا گیا اور جیسا بکری اپنے بال کترنیوالوں کے سامھنے گونگی ہی ویساہی
وہ اپنے مُنھ کو نہ کھولا۔ (۸) وہ زندان و عدالت سے لے لیا گیا اور کون اُسکی پیڑہی کو مشہور کریگا
کیونکہ وہ قتل ہو کر آبادی دُنیا سے نکالا گیا میرے لوگ کے گناہ کے باعث ہلاک ہوا۔ (۹) اور
اُسکی قبر شریروں کے ساتھ ٹھہرائی گئی اور اُسکی موت میں وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا کیونکہ وہ کچھ
ظلم نہ کیا تھا نہ اُسکے مُنھ میں دغابازی تھی۔ (۱۰) لیکن خداوند پسند کیا کہ اُسے کچلے وہ اُسکو غم میں
ڈالا ہی جسوقت کہ تو اُسکی روح کو گناہ کے واسطے قربان کریگا وہ اپنی نسل کو دیکھیگا۔ اُسکی عمر
دراز ہوگی اور خداوند کی مرضی اُسکے ہاتھ میں ترقی پاویگی (۱۱) وہ اپنی روح کے عذاب کا ثمرہ دیکھیگا
اور تشفی پاویگا اپنی شناخت سے میرا بندہ نیک بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا کیونکہ وہ اُنکے گناہوں کا
حامل ہوگا (۱۲) اسلئیے میں اُسکو بزرگوں سے حصہ تقسیم کرونگا اور وہ زورآوروں کے ساتھ غنیمت
بانٹ لیگا کیونکہ وہ اپنی روح موت کے لئیے سپرد کیا اور گنہگاروں کے ساتھ شمار کیا گیا اور وہ
بہتوں کے گناہ کا حامل ہوا اور گنہگاروں کی خاطر شفاعت کیا۔

اِس پیشگوئی کا بیان شروع کرنے کے آگے ہم راست جانتے کہ محمد مصطفٰے کی

گستاخی کو علانیہ سوا کرین اِسلئے کہ وہ اوپر لکھی گئی پیشگوئی اپنے عہد کے ۱۳۰۰ سال آگے مشہور ہونے

کے باوجود فرقان مین دروغ مشہور کر کے کہا ہی کہ مسیح صلیب پر نہین کھینچا گیا نہ ہی اُسکو قتل کیئے۔

اُس شخص کا گناہ کیسا بڑا ہی جو اِس پیشگوئی کے مضمون کو بگستاخی تمام انکار کرکر کلامِ الہامی کو

جھوٹھہ ٹھہرایا چاہتا ہی چنانچہ فرقان کے ۴ سورۃ مین یہود کے حقمین یون لکھا ہی یعنے وے کہتے ہین یقیناً

ہم عیسےٰ مسیح فرزندِ مریم حواری خدا کو قتل کیئے ہین مگر وے اُسکو قتل نہین کیئے نہ صلیب پر کھینچے لیکن

اُسکی شکل لیکر دوسرا ایک شخص تھا اور یقیناً وے جو اُسکے بابمین جھگڑا کرنے تھے سو اُس مقدمے مین شک

رکھتے تھے بلکہ اُسکے حقمین آگہی معتبر نہ رکھکر فقط وہم متشکل اختیار کیئے۔ فی الحقیقت وے اُسکو قتل نہ کیئے مگر

خدا اُسکو اپنے پاس بلا لیا اور خدا قادر و دانا ہی۔ اب ہم اپنے ناظرینِ محمدی سے یہہ سوال کرتے ہیں بعد

روح القدس الشہیدی کے وسیلے سے اوپر لکھی گئی پیشگوئی بِن خالی جھوٹھہ ہوا ہی سبب جسکے یہہ ہجرابو

بے تکلف اُسکے کلام کو انکار کرنا مناسب جانا۔ کیا مصنفِ فرقان اپنے تئین خدا سے بزرگ سمجھتا تھا

کہ وہ کلامِ الہام کو دریافت مین لا کر اُسکو جھوٹھہ موتھہ سا ٹھہراوے۔ ایسا کرنے مین یقین ہی کہ محمد مصطفٰے

نہ آدمیون کے بلکہ خدا کے خلاف دروغ کو مشہور کیا ہی اگر کسی اِس حرکتِ ناشایستہ پر طرفداری تمام

لحاظ کرین تو یون ٹھہرانا ضرور پڑتا کہ وہ کُتبِ مقدس کے مضامین سے چند پیچوتیون کے سوا جو اپنے ایام

سیر و سفر مین یہود و عیسویون سے سیکھکر بغلطی تمام فرقان مین دخل کیا ہی سو بالکل نادانستہ تھا اسپر

پیغمبرون پر نازل ہوا سو کلام سے انجان ہو کر بلکہ عیسےٰ مسیح کی الوہیت و موت و جی اُٹھنے کے بابمین

عیسویون کی شاہدی کو باور نہ کر کے مقدمۂ مذکور پر اپنی خوشی کے موافق بکنا مناسب جانا۔ ازین

باعثِ فرقان کے ہم سو برس باجود قربانیانِ خون کے وہ موسے کے اور انبیاے عبرانی کے پیشگوئیوں
کے اور حواریوں کی دیکھی ہوئی گواہی کے اور فرزندِ خدا کے اقراراتِ خاص کے شافی دنیا کی موت کے
بابمیں انکا صاف نظر آتا ہی ۔ روزِ قیامت جب خدا تعالے ہر ایک مقدمے کا انفصال کرنیکے واسطے
بیٹھیگا تو اس شخص جو ایسا گناہ کیا ہی کیسا فتوی خوفناک ہوویگا کون بیان کر سکتا ۔

اب ہم اس پیشگوئی لاثانی کو اسکے جدے جدے باتوں میں تقسیم کر

ناظرِ محمدی کے روبرو رکھینگے پر اختصار کی خاطر دستور کے موافق فقرہ بفقرہ حوالہ نہ کر کر آیات
پیشگوئی کے عدد پر رجوع کرینگے پہلی آیت یہود کی بے ایمانی اور انکا دعوی مسیح کو انکار کرنا بد فہمی
تمام بتلاتی اور لائقِ لحاظ ہی کہ وے اجتک روز تک اسی حالت میں مبتلا ہیں آیت دوسری و تیسری
انکے مسیح سے برگشتہ ہونیکا سبب بیان کرتی چنانچہ اسکا وجہ یہی تھا کہ وہ وے گمان کیے سمجھا تھا نہو
شہزادہ بنکر انکو شہنشاہِ روم کی محکومی سے مخلصی دینے نہ آیا مگر خدا کا بندۂ حلیم و عاجز کے مانند
آکر اپنے تئیں عصیانِ دنیا کی خاطر قربان کرے پس ظاہرِ انسان کو مایل کرنیکے واسطے نہ جمالِ ظاہری نہ جلالِ
بادشاہی رکھنے سے یہود اسکو محقر جانکر بالکل برگشتہ ہوتے تھے آیت چوتھی اس خیالِ باطل کو جو یہود
عداوت کے سبب سے مسیح کے عذاب و موت کے بابمیں رکھتے تھے سو ظاہر کرتی چنانچہ وے مشہور
کیے کہ وہ خدا کے غضب میں پڑا ہوا گنہگار ہو کر اپنے خاص گناہ کے واسطے بلیاتِ الہی سہتا تھا
آیت پانچویں و چھٹویں نہایت جد و کد سے یہود کے اس زعمِ فاسد کو انکار کرکے بتلاتی کہ مسیح
اسطرحکے عذاب و موت میں گرفتار ہونیکا باعث یہی تھا کہ عصیانِ دنیا اسپر لادے گئے تھے
الغرض وہ آپ ہو کر انصافِ الہ و ارواحِ انسان کے درمیان آنے سے وہی جو اعد تھا جس سے

اسکو شرم و ہتک و عذابِ موت اُٹھانا ضرور پڑا - فی الواقع وہ ہمارے گناہوں کی خاطر گھایل ہوا
اور ہمارے عصیان کے واسطے کچلا گیا آیت نویں اور آٹھویں مسیح اپنے عذابِ الیم موت سے پورا
نہ ہووے تک کیسی ہی صبوری و فروتنی سے سہے سو بتلائی و پیغمبر پیشگوئی کے اُس مقام میں یہ کر
کہتا کہ یہ سب ترے عذابات نہ اسکے گناہ کے واسطے بلکہ عصیان خلق اللہ کی خاطر تھے آیت
نویں پیشین بینی مسیح کے دفن ہونے میں ایک کیفیتِ عجیب کو مشہور کرتی چنانچہ اسکی لاش
صلیب پر کھینچے گئے سو مجرموں کے ساتھ بے تکلف گور میں رکھی گئی مگر قوم یہود کے دو
مالدار اور معتبر عیسویوں✠ کے ہاتھ سے بعزتِ تمام دفن ہوئی - اگر ناظر اس کیفیت کا باعث
تحقیق کیا چاہے تو نیچے لکھے سرخ معنی ہی یعنے مسیح آپ ہوکر اپنے تئیں عصیانِ دنیا کی خاطر قربان
کرنے سے لازم تھا کہ وہ جیتے تک مجرموں کے ساتھ شمار کیا جاوے بلکہ عصیان کے باعث
خدا کی لعنتِ مہیب میں گرفتار ہوکر انکے ساتھ ستایا جاوے مگر مرتے ہی کفارہ عوض
بخشِ عصیان پورا ہونے سے ممکن نہ تھا کہ آیندہ مجرموں کے ساتھ شمار کیا جاوے بعوض اسکا
کفارہ بعزتِ تمام انصرام کو پہنچنے سے لازم و ملزوم تھا کہ اسکی نیکی علانیہ ثابت کی جاوے اسلئے خدا نے
اسکو مجرم کے ساتھ گور میں رکھنے نہ دیا لیکن اسکی نیکی کو ٹھہرانے کے لئے دفنِ عزت بخش دلوایا -
آیت دسویں خدا نے اپنے فرزندِ معصوم کو ایسے عذاباتِ شدید میں گرفتار کرنے سے کیا ارادہ رکھتا
تھا سو دکھلاتی وجہ اسکا یہی تھا کہ شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچانے سے وہ بہ انصاف تمام
اولادِ پر معاصی آدم کو اپنے فضل و کرم سے سرفراز کرے - الغرض خدا نے تمام کی بزرگی کی خاطر

✠ یعنی یوسف رامائتیا کا جو بڑا مالدار اور نیقودیموس جو حاکم یہود تھا

اختیار کیا ہی کہ آپ بہ وسیلہ مسیح ایک گروہ کو فتوئے شریعت سے آزاد کر کر آسمان میں اپنے لے
پالکوں کے سر لکھا ابد الآباد سر بلند کرے۔ آیت اگیارویں فرمایا ویں وہ قضائے الہی حکم کے مطابق
مسیح البتہ خدا کے سارے مقبول لوگ کا منصرف ہوگا سو بتلاتی چنانچہ انمیں سے ایک بھی
گنوائے نہ جاینگے نہ اسکے ہاتھ سے چھینا جاینگا کیونکہ ازل سے خدا مقرر کیا تھا کہ وہ اپنی روح
کے عذابات کا ثمرہ دیکھکر تشفی پاوے۔ ازین باعث وہ خود بابت یوحنا کے دسواں
باب کی ۲۷ آیت میں کہا ہی میرے بکرے میری آواز سنتے ہیں اور میں انکو جانتا ہوں اور وے میرے
پیچھے چلتے ہیں اور میں انکو ہمیشہ کی حیات بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہیں ہوینگے نہ کوئی
انکو میرے ہاتھ سے چھین لیگا میرا باپ جو انکو مجھے دیا سب سے بڑا ہی اور کوئی میرے باپ کے
ہاتھ سے چھین لینے کی قدرت نہیں رکھتا۔ پس وے سب بقدرت الہ مسیح کو بنی آدم کا نجات
دینیوالا جانکر اسپر ایمان لانے سے راستباز ٹھہر کر خدا کے لے پالکوں کے سر لکھا قبول کئے جاوینگے
ایسا ہوا کہ پیشگوئی مشہور کرتی کہ خدا اسکو بزرگوں سے حصہ تقسیم کریگا اور وہ زور آوروں
کے ساتھ غنیمت بانٹ لیگا جس سے مراد یہی ہی کہ اگرچہ انسان گناہ و موت و دوزخ کے بلا
میں گرفتار ہونے سے ابلیس اور شیاطین کا اسیر ہو گیا ہی تاہم مسیح بیشمار گنہگاروں کو ان
دشمنوں کے پنجے سے چھٹکارا دیکر بحفظ و امان حضوری خدا میں پہنچانے سے ان زور آوروں کے
ساتھ غنیمت بانٹ لیگا۔

مسیح کے بابمیں کتب موسوی و زبور و کتاب الشعیہ کے پیشگوئیوں کا بیان اتنا
طول طویل کرکے توریت کے اکثر پیشگوئیاں دلکش سے درگذرنا ضرور ہوگا۔ پس باقی رہے گئے سو

انبیاوں کی پیشگوئیاں بہت ہیں پس چند امثال کو گذار کر مسلم کتاب تورات سے اپنے دلایل ختم
کرینگے کتاب یرمیاہ کے ۲۳ باب کی ۵ آیت میں یوں لکھا ہے یعنے دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے
کہ میں داؤد کے لیئے ایک شاخ نیک پیدا کرونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور
زمین پر انصاف و عدالت کریگا۔ اسکے ایام میں یہوداہ نجات پاویگا و اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا اور
اسکا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند ہماری نیکی یہہ پیشگوئی عمدہ نتیجے آنیوالے پانچ باتونکو بتلاتی ہے اول
الوہیت مسیح دوم اسکی جسمداری سوم وہ خود اپنے لوگ کی نیکی کی خاطر ہے چہارم اسکی نیکی
سے نجات پاتے ہیں پنجم وہ تمام دنیا پر غالب آویگا اور یہہ فقرہ یعنے اسکا نام یہہ رکھا جائیگا یعنے
خداوند ہماری نیکی الوہیت مسیح کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ لفظ جو یہاں ترجمہ ہوکر خداوند لکھا گیا ہے سو
اصلی زبان عبرانی میں اللہ تعالے ہے دوم یہہ فقرہ یعنے میں داؤد کے لیئے ایک شاخ نیک پیدا کرونگا مسیح
کی جسمداری پر صاف صاف گواہی دیتا کیونکہ خدا داؤد پر مہربان ہوکر وعدہ کیا تھا کہ اسکے نسل میں
مسیح نمایاں ہووے پس داؤد وفات پانے بعد کئی سو سال کے یرمیاہ نبی اپنی پیشگوئی میں وعدہ الہی کو
تازہ کرکے کہتا کہ دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند فرماتا کہ میں داؤد کے لیئے شاخ نیک یعنے ایک بادشاہ پیدا
کرونگا پس ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ صرف ہمارے مسیح سے نسبت رکھ سکتے ہیں سوم یہہ خطاب
یعنے خداوند ہماری نیکی ناظر محمدی کو مذہب مسیحی کا مسئلہ بزرگ بتلاتا چنانچہ فرزند خدا خود شریعت
کا مطیع ہوکر عصیاں کے واسطے لازم ہوتا کفارہ ہونیکا تجویز ہونیسے بہ رستی تمام خدا کی شرط انصاف
کامل کرچکا ہے پس اولاد انسان فقط اسکی نیکی کے وسیلے سے رحم حاصل کرکے حقدار بہشت ہو جاتے
ہیں ازینباعث عیسویان اپنے خاص نیکی پر بھروسا نکرکے بدل و جان نیکی مسیح پر ایمان لانے سے نجات

عصیاں و مہربانی اُلہٰ و حیاتِ ابدی کو پہنچتے ہیں پس اگر ہم استعارہ کی طور سے بات کریں تو وے نیکی

مسیح سے آراستہ کئے گئے سو جا سکتا اِس حقیقت کے مطابق روح القدس میں یاہ نبی کے وسیلے

سے مسیح کے حقمیں یہہ خطاب سنا اور ٹھہرا تا یعنے اللہ تعالیٰ ہماری نیکی چہارم یہہ فقرہ یعنے اُسکے

ایام میں یہود اہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا بتلاتا کہ مسیح اپنی نیکی سے شریعت

کو کفارۂ عوض بخشنے پہنچا کر یہہ ایک شخص کو جو بدل و جان سے ایمان لاویگا راستباز ٹھہرا کر نجات و

سلامتی بخشیگا جیسا انجیل میں لکھا ہی جو کوئی ایمان لاویگا سو ہلاک نہوگا مگر حیاتِ ابدی پاویگا

پنجم یہہ فقرہ یعنے ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور زمین پر انصاف و عدالت

کریگا خوب ثابت کرتا کہ اللہ تعالیٰ مسیح کی ریاستِ روحانی کے سارے مخالفوں پر غالب آکر اُسکی

حقیقت و بادشاہت کو حدودِ دنیا تک پھیلایگا۔

کُتبِ انبیا کی پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں

نہایت لائق لحاظ ہی کیونکہ اگرچہ اگلے پیشگوئیوں کے سارے حقیقتوں سے عین متفق ہی تا ہم

اُن سے یہہ بابت مخصوص زیادہ رکھتی کہ مسیح کو صلیب کھینچنے کی خاطر وقتِ مقرری بتلاتی چنانچہ

کتابِ دانیال کے ۹ باب کی ۲۴ آیت میں لکھا ہی تیری قوم اور تیرے شہر مقدس پر گناہ معدوم

کرنے اور عصیان ختم کرنے اور گناہ کا کفارہ دینے اور نیکی ابدی پہنچانے اور رویات و انبیا کا

ختم کرنے اور قدس القدوسین† کا معطر کرنے کے لئے ستر ہفتے معین کئے گئے ہیں پس تو بوجھ و

سمجھ کہ یروشلم کو مرمت و تعمیر کرنے کا فرمان نکلنے سے مسیح الملک تک سات ہفتے اور تین

† یعنی مسیح کیونکہ لفظِ مسیح بمعنی معطر ہوا ہی

بیسی اور دو ہفتے ہونگے - بزار اور شہرپناہ اوقاتِ تصدیع میں پھر تعمیر کئے جاینگے - اور تین بیسی
اور دو ہفتے کے بعد مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا - اور لوگ ایک بادشاہ کے جو آویگا شہر اور
بیت المقدس کو غارت کرینگے - پیشگوئی عمدہ نیچے آنیوالے چھ باتوں کو بتلاتی - اول مسیح
کا وقتِ ہلاکی دوم اسکی الوہیت سوم کفارہ عصیاں کی خاطر اسکی جسمداری موت
چہارم نعمتِ نجات از راہِ کفارہ - پنجم کفارہ مسیح انصرام کو پہنچے بعد نعمتِ نبوت موقوف
ہو جاوے ششم یہود مسیح سے برگشتہ ہونے کے باعث بلاے شدید میں گرفتار ہونا - اول پیشگوئی
میں فقط کو ہی سو وقت کے بابمیں ناظرِ محمدی لحاظ کیا جاہئے کہ یہاں تین حصے جدے جدے عصر بتیے سات
ہفتے اور باسٹھ پر نو ہفتے اور باسٹھ پر دو ہفتے موجود ہیں اگر ان اوقات کو عادت انبیا کے
موافق جو بڑے عرصوں کیلیے اتنے ہفتے یا اتنے دن کے ذکر کرنے سے مشہور کیا کرتے تھے
گن لیویں تو ستر ہفتے ۴۹۰ سال ہوتے ہیں اور باسٹھ پر نو ہفتے ۴۸۳ سال اور باسٹھ پر دو
ہفتے ۴۳۴ - پس یہ فقرہ یعنی تو بوجھ و سمجھ کہ یروشلم کو پھر مرمت و تعمیر کرنیکا فرمان نکلنے
سے مسیح الملک تک سات ہفتے اور تین بیسی اور دو ہفتے ہونگے بتلاتا کہ شہر یروشلم پھر تعمیر
کرنے کے واسطے شاہ ایران کا فرمان مسیح صلیب پر کھینچا جانے کے ۴۸۳ سال پیشتر ہوگا و
یہہ فرمان ارتکسرکسیس شاہ کے فرمان کے سوا جو قریب اسوقت کے شہرت پایا تھا دوسرا نہیں
ہو سکتا - اس سے نحمیاہ نام ایک یہودی حاکم بنکر ملکِ یہودیہ کو واپس جانے اور شہر یروشلم کو پھر تعمیر
کرنے کی خاطر قدرتِ کامل پایا - اور یہہ فقرہ یعنی بزار و شہرپناہ اوقاتِ تصدیع میں پھر تعمیر
ہو گی بتلاتا کہ مدت باسٹھ پر نو ہفتے کس سبب سے سات ہفتے اور تین بیسی اور دو ہفتوں میں تقسیم

کئے گئے تھے چنانچہ اسکا وجہ یہی تھا کہ کار تعمیر کے شروع سے لیکر ہفتے یعنی ۴۹ برس تعین ہوئے جو
باشندگان یروشلم کے لئے اوقات تصدیع ہوویں اگر ۴۹ سال کو ۴۳۴ سال سے وضع کریں تو
مسیح صلیب پر کھینچا جانے کے آگے ۴۳۴ سال باقی رہینگے اور یہہ فقرہ یعنی بعد تین باسٹھ ہفتے
کے مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا بتلاتا کہ اوپر کہے گئے سو ۴۹۰ برس کے آخر سے مسیح کی قربانی و
کفارہ تک ۴۳۴ سال ہونگے یہہ پیشگوئی مسیح زمین پر نمود ہوا اسوقت قوم یہود کی حالت انتظاری
کا وجہ صاف صاف ظاہر کرتی چنانچہ انکی اس حالت کی نسبت یوحنا کے ۱ باب کی ۱۹ آیت میں لکھا
ہی یہودی یروشلم سے اماموں اور لیویوں کو بھیجے کہ یحیی سے پوچھیں تو کون ہے تو وہ اقرار کیا اور منکر
نہ ہوا مگر صاف کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں اور یوحنا کے ۴ باب کی ۲۵ آیت میں لکھا ہی عورت نے اسکو کہا
کہ میں جانتی ہوں کہ مسیح جسکا ترجمہ کرسٹس ہے آتا ہی جب وہ آویگا تو سب چیزوں کی خبر ہمکو دیگا۔
اور ۱۰ باب کی ۲۴ آیت میں بھی لکھا ہی تب یہودیاں اسکے پاس آکر کہے کہ تو کب تک ہمارے
دلوں کو شک میں رکھیگا اگر تو مسیح ہی تو ہمارے تئیں صاف بول ان سارے آیات سے سب پر ظاہر ہی کہ
دانیال نبی کی اس پیشگوئی سے یہود عیسے ابن مریم زمین پر نمود ہوا اسوقت المسیح کی بڑی انتظاری
کرتے تھے دوم یہہ خطاب یعنی مسیح الملک جسکی معنی مطہر ہوا شہزادہ ہی اور یہہ بھی یعنی قدوس
القدوسین جو خدا تعالی کے تین خطابوں میں سے ایک ہی سو الوہیت مسیح کو علانیہ مشہور کرتا۔
سوم یہہ فقرہ یعنی مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا فرزند خدا کی جسمداری کے بارے میں صاف گواہی دیتا
کیونکہ اگر صرف اسکی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہی کہ اسکا ہلاک ہونا ممکن نہ تھا لیکن ایسے الفاظ صاف
صاف بتلاتے کہ فرزند خدا کا نجات کے لئے جسمدار ہو کر اسکی انسانیت مقدس وقت مقرری میں

عصیانِ دنیا کے واسطے ہلاک ہو جاوے چہارم یہہ فقرہ یعنے گناہ معدوم کرنے اور عصیان ختم کرنے
اور گناہ کا کفارہ دینے اور نیکئی ابدی پہنچانے سو کفارہ مسیح کے نتیجے کے بابیں یہہ شاہدی دیتا یعنے
بمعرفت اسکے نجاتِ انسان فی الحقیقت انصرام کو پہنچی ۔ اس سے مراد یہی ہے کہ فرزندِ خدا اپنی تئیں
عصیانِ دنیا کی خاطر قربان کرنے سے شریعت کو اِسقدر عزت بخشتا ہے کہ اگر وہ دنیا کے سب لوگوں کو
ہلاک کرے تو بھی اتنی نہ حاصل ہووے لہذا دعوی شریعت منقطع ہونے سے فرزندِ الہ اسکے
فتووں سے آزاد کرنے میں مختار ہو گیا ہے ۔ ثابت ہوا کہ اوپر کے فقرے میں اسکی قربانی کے مقصد کے
بابیں کہا گیا کہ گناہ معدوم کرنے اور عصیان ختم کرنے اور گناہ کا کفارہ دینے اور نیکئی ابدی کو پہنچانے
کی خاطر ہے پنجم یہہ فقرہ یعنے رویات و انبیا کا ختم کرنا اور قدوس القدوسین کو معطر کرنا
بیان یا کہ قربانی و کفارۂ مسیح آغاز زمانے نبیوں کی ہے سارے پیشگوئیوں کو پورا کرنے سے آئندہ نعمت نبوت
کی کچھ حاجت نہ ہووے ۔ از بس باعث وہ نعمت موقوف ہو جاوے پس ظاہر ہے کہ انجیل خدا کے
سارے نبوت کے کتابوں میں انصرام کرنے والی کتاب ہے کیونکہ وہ بدرستی تمام دکھلاتی کہ عیسے
مسیح اوپر ذکر کیا گیا قدوس القدوسین ہی جیدر سے بادشاہِ کلیسیا اور شافی دنیا بنا
گیا ہے ششم یہہ آیت یعنے اور لوگ اس بادشاہ کے جو آویگا شہر اور بیت المقدس کو غارت
کرینگے ظاہر کرتی کہ خدا یہود مسیح سے برگشتہ ہونے کے لئے کتب موسوی میں دھمکایا تھا سو
سارے بلیات کو نازل کرے اور یاتو لحاظ ہے کہ مسیح آسمان گئے سو چند سال کے بعد یہہ پیشگوئی
انصرام کو پہنچی کیونکہ شہنشاہِ روم کی فوج آکر شہر یروشلم اور بیت المقدس کو نیست و نابود کی ۔
باقی رہے گئے سو یہودیاں غلاموں کی طرح بکگئے روے زمین پر سو ہر ایک قوم و ملک میں پراگندہ ہو گئے

پیشگوئی ثانی جو بیچ بیتلحم ناظر محمدی کے روبرو رکھتے ہیں

شافی دنیا کے مقام پیدایش کو بتلانے سے آگے کی پیشگوئی کے سمجھنا بہت سہل معلوم ہوتی ہے
چنانچہ کتاب میکہ کے ۵ باب کی ۲ آیت میں یوں لکھا ہی مگر تو بیت الحم افراتاگو کہ تو یہوداہ کے ہزاروں
میں چھوٹا ہی تو بھی تجھ میں سے میرے لئے وہ نکلیگا جو اسرائیل میں حکومت کریگا جسکا نکلنا قدیم سے
بلکہ ازل ہی سے ہے یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالی تین باتوں کو بتلاتی ہے اول جسمداری میں مقام پیدایش
مسیح کے دوم اسکی الوہیت سوم از راہ کفارہ اسکا سردار کلیسیا ہونا اول یہہ آیت یعنی بیت الحم میں
سے میرے لئے وہ نکلیگا بصفائی تمام مسیح کے مقام پیدایش کو مشہور کرتی بلکہ ... برس کے بعد اسکے
ولادت سے پوری ہوگئی کیونکہ اگرچہ اسوقت اسکی ماں صوبہ جلیل کے شہر ناصرہ میں رہتی تھی تاہم
شہنشاہ روم ساری دنیا پر محصول دینے کا فرمان ٹھہرانے سے ہر ایک آدمی کو اپنے شہر خاص میں
نام لکھنا ضرور ہوا ازین باعث یوسف اور مریم بیت الحم شہر داؤد کو روانہ ہوے کیونکہ وے ہر دو
خاندان داؤد سے تھے اور جسوقت کہ وہاں پہنچے تھے مریم کے تولد کے دن پورے ہو کر وے اپنے پہلن
بچے کو جنی اس مقدمہ عجیب سے شافی دنیا شہر بیت الحم میں ولادت پایا اور اسکے مقام پیدایش کے
باب میں پیشگوئی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی دوم یہہ فقرہ یعنی وہ جسکا نکلنا قدیم سے بلکہ ازل ہی سے ابدیت
مسیح پر صاف صاف شاہدی دیتے ہیں سے اسکی الوہیت کو خوب ثابت کرتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے سوا دوسرا کوئی
نہیں جسکے بابمیں کہا جا سکتا کہ ازلی ہے وجود رکھتا سوم یہہ فقرہ یعنی تجھ میں سے وہ نکلیگا جو اسرائیل میں
حکومت کریگا مسیح کو اپنے کفارہ عزت بخش کے وسیلے سے پہنچا ہی سو مرتبے کو بتلاتا کیونکہ لفظ اسرائیل
ترجمہ ہوکر شہزادہ خدا کی معنی دیتا ہی اور مسیح یہہ نعمت بزرگ اپنے لوگ کو عطا کرنیکے لئے قدرت کامل

رکھتا۔ چنانچہ بمطابق یوحنا کے ۱ باب کی ۱۲ آیت میں لکھا ہے لیکن جتنوں نے اُسکو قبول کیئے وہ انکو
خدا کے فرزندان ہونیکا مقدور بخشا اور وے وہی ہیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں وہ نہ لہو سے اور
نہ جسم کی خواہش سے اور نہ آدمی کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے پس مسیح اپنے ایماندار لوگوں کو
پدر کے شہزادوں و بالکوں کے مرتبے سے سرفراز کرکے اُس گروہ کے درمیان جو اسرائیل اللہ کہلاتا
ہے خود بادشاہ بنکر ابد الآباد ریاست کریگا۔

پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں سو نہایت اہم ہے کیونکہ
جو ثابت کرتی کہ اگرچہ موت مسیح آدمیوں کی عداوت سے انصرام کو پہنچی تاہم قضائے الٰہی
کے سوا قاتلوں کو غیر ممکن ہوتی چنانچہ کتاب زکریا کے ۱۳ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہے اور کوئی
اُس سے (یعنے مسیح سے) پوچھیگا کہ تیرے ہاتھوں میں یہ کیا زخم ہیں تب وہ جواب دیگا وے زخم جن سے میں
اپنے دوستوں کے گھر میں گھایل ہوا ہے۔ تلوار میرے چرواہے پر اور اُس آدمی پر جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو
خداوند افواج فرماتا ہے چرواہے کو مار اور بھیڑیں پراگندہ ہو جاوینگی اور میں اپنا ہاتھ چھوٹوں پر پھیرونگا
یہ پیشگوئی عظیم عہد مسیح کے ۵۰۰ سال آگے مشہور ہوئی اور نیچے آنیوالے پانچ باتوں کو بتلاتی اول
الوہیت مسیح دوم اُسکی جسمداری سوم اُسکی موت گو کہ آدمیوں کی شرارت سے وقوع میں آئی
تاہم خدا سے مقدر تھی چہارم اُسکی موت مجسمہ کہ جسے رکھا صرف ظاہری نہیں بلکہ فی الحقیقت تھی
پنجم اُسکی قربانی کے وسیلے سے اُسکے ایماندار لوگ نجات پاوینگے اول یہ آیت یعنے وہ آدمی جو میرا
ہمتا ہے خداوند افواج فرماتا ہے الوہیت مسیح بلکہ پدر سے اُسکی ہمتائی کے باب میں روح القدس
کی شہادت معتبر ہے چنانچہ اُس میں پدر خود ہمتائی مذکور کو قبول کر اقرار کرتا کہ اگرچہ بظاہر انسان میں

وہ صورت و شکل بشر رکھتا ہے ہمارا ہم جنس حقیقی ہے دوم یہ الفاظ یعنے میرا چرواہا اور یہ بھی
یعنے وہ آدمی جو میرا ہمسر ہے فرزند کے بابمیں دلیل معتبر گذار کر عیسائی تمام عیسے مسیح کی طرف اشارہ کرتے
کیونکہ مسیح یوحنا کے ۱۰ باب کی ۱۱ آیت میں اپنے حق میں کہتا ہے اچھا چرواہا میں ہوں اچھا چرواہا اپنے بکریوں
کی خاطر جان دیتا اور دوسری ایک جگہ اپنے بابمیں یوں کہتا ہے آدم کا بیٹا سردار امام اور کاہنوں کے
ہاتھ میں سونپا جائیگا اور اسکے قتل کا فتویٰ دینگے اور ٹھٹھا کرنے اور تمانچیاں مارنے اور صلیب کھینچنے
کے واسطے اسکو غیر قوم والوں کے حوالے کرینگے اور تیسرے دن پھر جی اٹھیگا سوم یہہ فقرہ یعنے ای
تلوار میرے چرواہے پر اور اس آدمی پر جو میرا ہمسایہ ہے بیدار ہو خداوند افواج فرماتا چرواہے کو مار
اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگے خوب ثابت کرتا کہ اگرچہ مسیح کی موت آدمیوں کی عداوت سے عمل
میں آئی تا ہم صرف بسبب قضائے الٰہی ہونے عداوت ملکو رجا بگیر ہوی جیسا کہ کتاب اعمال
کے ۲ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہے اُسے جو خدا کی قضا و علم قدیم سے حوالے کیا گیا تم نے پکڑ کے اور بے دینوں کے
ہاتھوں سے صلیب کھینچکے قتل کیا لیکن خدا موت کے بندھنوں کو کھولکر اسے اٹھایا کیونکہ یہہ ممکن
نہ تھا کہ وہ موت میں گرفتار رہے چہارم یہہ فقرہ یعنے ای تلوار اس آدمی پر جو میرا ہمسایہ ہے بیدار ہو اور
یہ الفاظ یعنے چرواہے کو مار اور یہہ سوال و جواب یعنے تیرے ہاتھوں میں یہ کیا زخم ہیں وے زخم
جن سے میں اپنے دوستوں کے گھر میں گھایل ہوا ہے سب بتلاتے کہ اظہار محمدؐ کہ مسیح موت کے سوا [illegible]
پہنچایا گیا سو صحیح نہیں لیکن قضا و قدر الٰہ کے مطابق قربان عصیان بشر فی الحقیقت ہلاک ہوا اور پھر
موت سے جی اٹھے بعد توما نام اپنے مرید بیتلی کو قایل کرنے کے واسطے اُن گھاؤں کی طرف رجوع
کر کر کہا تیری انگلی ادھر لا نبی کر کے میرے ہاتھ کو دیکھ اور تیرا ہاتھ لیا کر کے میرے پہلو پر ڈال اور بے ایمان

مت ہو بلکہ ایمان لاؤ۔ پنجم یہہ فقرہ یعنے میں اپنے ہاتھ کو چھوتوں نہ پھیرونگا پدر کا قول معتمد ہی کہ آپ
ازراہِ کفارہ اُس مسیح کے بابمیں وعدہ کیا تھا سو مہربانی و رحم کو پورا کرے کیونکہ یہہ لفظ یعنے
چھوتوں صرف اِس جائے میں نہیں بلکہ کتاب انجیل میں بھی خدا کے بالکوں کی معنی پر لکھا گیا ہے
پس یہہ بیان ظاہر کرتا کہ آپ قربانی مسیح کے وسیلے سے مقرر کیا تھا سو مہربانی و رحم کل
مقبول لوگوں کے لیئے قایم کیا جاویگا۔

فرزند خدا کی قربانی کے ثبوت میں کتاب توریت کی باقی رہ گئی ہو

شہادت کو گذار کے اپنے ناظرین کو زیادہ تصدیع نہ دیا چاہتے لہذا انبیاؤں کے نبی آخیر سے
اور ایک پیشگوئی کا حوالہ کرکے ہم کتاب مقدس کو اسے اپنے دلایل کو موقوف کرینگے اِس پیشگوئی کی
صفت مخصوص یہی ہے کہ صرف یہ بشارت مسیح کو نہیں دکھلاتی بلکہ تفصیلوار بیان کرتی کہ وہ مسیح کا
پیشرو تعین ہوکر اسکی راہ آراستہ کرنے بھیجا جاوے چنانچہ کتاب ملاکی کے ۳ باب کی آیت میں
لکھا ہے دیکھو میں اپنا پیامبر بھیجونگا اور وہ میرے سامنے راہ آراستہ کریگا اور خداوند جسکے
تم منتظر ہو ہاں پیغمبر عہد جسکے تم مشتاق ہو ناگہاں اپنے بارگاہ کو آویگا دیکھو وہ البتہ آویگا
خداوند افواج کہتا ہے یہہ پیشگوئی نیچے لکھے ہوئے چار باتوں کو بتلاتی اول یحیی کی آمد و خدمت
دوم الوہیت مسیح سوم اسکی جسمداری چہارم اسکا کفارہ عصیان دینا اول یہہ فقرہ یعنے
دیکھو میں اپنا پیامبر بھیجونگا اور وہ میرے سامنے راہ آراستہ کریگا یحیی کی آمد کے بابمیں صاف
صاف اطلاع دیکر اسکی خدمت کو بھی ظاہر کرتا چنانچہ وہ خداوند کا پیشرو ہوکر صرف توبہ
کے وعظ کرنے نہ بھیجا گیا بلکہ اسلئے کہ وہ توبہ کرنیوالوں کو خبر بعید کرے نجات کے واسطے

مسیح کی طرف جو معاً اُسکے پیچھے آنیوالا تھا سو رجوع ہوویں جب وہ خود متی کے ۳ باب کی
۱۱ آیت میں کہا ہی کہ میں تمہارے تئیں توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن
وہ جو میرے بعد آنیوالا ہی سو مجھ سے بزرگتر ہی کہ میں اُسکے جوتیوں کو اُٹھانیکے لائق نہیں ہوں
وہ تمہارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا۔ دوم یہہ فقرہ یعنی خداوند جسکے تم منتظر
ہو ناگہاں اُسکے بارگاہ کو آویگا اور یہہ فقرہ یعنی وہ میرے سامنے راہ آراستہ کریگا الوہیت
مسیح کو علانیہ ثابت کرکے بتلاتا کہ فرزند خدا ہی تھا جسکی راہ آراستہ کرنیکو یحیی مقرر ہوا تھا
سوم یہ الفاظ یعنی وہ ناگہاں آویگا اور یہ بھی یعنی دیکھو وہ البتہ آویگا سوا اس معنی کے
یعنی فرزند اللہ نجات انسان کے ارادہ سے مجسم ہو کر ناگہاں بیچ آدم میں دکھائی دیویگا سو
دوسرا تاویل کے لائق نہیں ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ کنہہ الہی سے مراد نہ ہو سکتے بلکہ
بضرور الوہیت مسیح کے باب میں مفہوم ہوویں چہارم یہہ خطاب یعنی پیامبر عہد مسئلہ کفارہ
کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ عہد جسکا مسیح پیغمبر بنا سو عہد جدید ہی جسکے سارے وعدے و نعمات
روحانی صرف اُسکے خون کے وسیلے سے قائم کئے گئے ہیں اسلئے وہ خود انجیل میں کہا ہی

عہد جدید کا یہہ میرا لہو ہی جو نجات عصیان کی خاطر بہتوں کے لئے بہتا گیا۔

کفارہ مسیح سے ٹھہرائی گئی ہی سو نجات کے باب میں ہم کتب عتیق
کی شہادت کو خوب دریافت کرکے ثابت کر چکے کہ کتاب پیدایش سے شروع ہو کر توریت کے
ہی آخر تک جاری رہتی ہی سوا اسکے بتلایا گیا کہ عیسی مسیح کے حق میں جو سارے پیشگوئیوں کا مدعا
ہی سو کل انبیائے عبرانی میں کچھ فرق نہ پایا جاتا۔ عورت کی نسل ضرر کے باب میں جو ابلیس کے

سر کا کچلنے والا اسنا خدا ا باغ بہشت میں کیا سو وعدہ اصلی انبیائے متواتر کے وسیلے سے کتب عتیق کی
آخر تک بادہ صافی سے نمایاں ہے حق ہے پس محمدیوں میں مروج ہے سو تصور کہ زبور کتب موسوی
کو منسوخ کرنے نازل ہوئی اور انجیل زبور کو ثابت نہ ہو سکتا اگر حقیقت یہی ہے کہ کتب موسوی
زبور سے قایم ہو جاتی ہیں اور زبور کتب انبیا سے علاوہ کتاب انبیاں خوب ظاہر کرتی کہ انجیل خدا
کی اس نجات اصلی پر جو قربانی و خون بہنے سے ہے سو شہادت کا اظہار کرنے سے آیندہ روایات انبیا
کی کچھ حاجت نہ ہووے ازین باعث نعمت نبوت منقطع ہو جاوے۔

اب پیشگوئیاں مندرجہ کو بخوبی دریافت کرکے لازم ہے کہ
ہم انکے اور پیشگوئیاں انجیل کے درمیان جو موافقت ہے سو بتلاویں بعد اس عقد مذاہب پر یہ سب
دلایل پورے ہو کر فرزند الہ کی نجات کے ثبوت میں ۴۱ سال سے جاری ہوئی تھی سو شہادت
الہامی ناظر کے روبرو موجود ہوگی یعنے خدا سے باغ بہشت میں کیا گیا سو وعدہ اصلی سے
کتاب مکاشفات تک جس سے نعمت نبوت ختم ہو کر انجام کو پہنچی اس شہادت وافر سے مقابلہ
کرنے کے لئے معتقدان فرقان محمدؐ کی گواہی شہادت خاص کے سوا اور کچھ نہیں رکھتے ہیں مگر انکے لئے مقام
تاسف ہی ہی کہ محمدؐ گو کہ اللہ تعالے کا نبی ہونے کا دعوی کیا کرتا تاہم نجات انسان کے باب میں خدا کے
کل انبیا کی شہادت کو انکار کرنے سے خوب ثابت کیا ہی کہ بجز نبی ناحق کے اور کچھ نہ تھا۔

انجیل کی پیشگوئی اول فرشتہ جبرایل کے وسیلے سے نازل
ہوئی جو بحکم الہ زکریا امام کو خبر پہنچایا کہ اسکو یحیی نام ایک بیٹا پیدا ہووے اور وہ ملاکی
اور اشعیا نبی آگے پیشگوئی کے سر یکہا خداوند کا پیشرو تعین ہو کر اسکی راہ آراستہ کرنے بھیجا

جاوے چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی اور خداوند کا ایک فرشتہ خوشبوئی جلنی کو
جانے کی سیدھی طرف کھڑا ہوا اسکو دکھائی دیا۔ تو ذکریا اسکو دیکھکر گھبرایا اور ڈر گیا پس وہ
فرشتہ اس سے کہا کہ ای ذکریا تو مت ڈر کہ تیری دعا قبول ہوئی اور تیری جورو الیسبات تجھہ سے
ایک بیٹا جنیگی اور تو اسکا نام یحیی رکھنا اور تیرے تئین خوشی اور خرمی ہوگی اور بہت سے لوگ
اسکے تولد سے خوشحال ہوینگے کیونکہ وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوویگا اور نہ انگور کا شیرہ
اور نہ کوئی نشہ کی شراب پیگا اور وہ اپنی ماکے پیٹ سے بھی روح القدس سے بھرپور ہوگا اور بنی
اسرائیل میں سے بہتوں کو خداوند انکے خدا کی طرف پھراویگا اور وہ اسکے آگے الیاس کی روح و
قدرت سے جائیگا کہ باپ کے دل لڑکوں کی طرف بلکہ نافرمانبرداروں کو راست لوگ کے عقل کو
رجعت دلاوے تاکہ خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے۔ اس پیشگوئی میں جب فرشتہ جبرائیل
بھیجنے کے باب میں کہتا کہ ایک مستعد گروہ تیار کرنیکے واسطے بنی اسرائیل کے خداوند خدا کے سامھنے
بھیجا جاوے ظاہر ہی کہ یہ باب مسیح کی الوہیت اور حیمداری کے باب میں توریت کے کل انبیا کی شہادت
کو قایم کرتی ہی

مسیح کے باب میں انجیل کی پیشگوئی ثانی بھی فرشتہ جبرئیل کی معرفت سے ہی جو خدا کے حکم
سے مریم باکرہ کو مسیح کے حمل و پیدائش کے باب میں خبر پہنچایا۔ چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۳۰ آیت
میں لکھا ہی تب فرشتہ اس سے کہا کہ ای مریم مت ڈر کہ تو خدا کے نزدیک مقبول ہوگئی اور دیکھہ
تو پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عیسے رکھیگی اور وہ بزرگ ہوویگا بلکہ اللہ تعالی کا
فرزند کہلاویگا اور خداوند خدا اسے اسکے باپ داؤد کا تخت دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے

پر بادشاہی کریگا اور اُسکی سلطنت کا کچھہ انتہا نہ ہوگا تب مریم فرشتے سے کہی کہ یہہ کسطرح ہوگا
کیونکہ میں مرد کو نہیں جانتی ہوں فرشتہ اُسکو جواب دیا کہ روح القدس تجھپر اُتریگا اور اللہ تعالے کی
قدرت کا سایہ تجھپر پڑیگا اسلئے وہ قدوس جو تجھسے پیدا ہوگا سو خدا کا بیٹا کہلائیگا
یہہ پیشگوئی عمدہ پیشگوئیاں توریت قدیم سے ظاہر کئے تھے سو سارے حقیقتوں کو اپنی صفائی سے
قایم کرتی کہ اُسکے باب میں تھوڑا سا بیان کرنا کفایت کریگا چنانچہ جب فرشتہ یہاں کہتا کہ مسیح کا
نام یسوعی عیسے ہوگا اور وہ نام والا اللہ تعالی کا فرزند کہلائیگا بلکہ وہ قدوس جو پاک کرسے
پیدا ہووے سو فرزند خدا مشہور ہوگا ظاہر کہ توریت کے سارے پیشگوئیوں کو نام عیسے
مشہور کرتا ہے

انجیل کی پیشگوئی ثانی زکریا امام کی بی بی الیسبا کی معرفت سے ہے جو قصہ وہ یحیے
حاملہ ہو کر مریم کا سلام سنی اور بچہ اُسکے شکم میں اُچھلا چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۴۱ آیت میں
لکھا ہے اور ایسا ہوا کہ جب الیسبا مریم کا سلام سنی لڑکا اُسکے پیٹ میں اُچھلا اور الیسبا
روح القدس سے معمور ہوگئی اور بلند آواز سے پکار کر کہی عورتوں میں تو مبارک ہے اور مبارک
ہے تیرے پیٹ کا میوہ اور میرے لئے یہہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ما میرے پاس آئی ہے کہ
دیکھہ جب تیرے سلام کی آواز میرے کان میں پہنچی لڑکا خوشی سے میرے پیٹ میں اُچھلا یہہ
پیشگوئی روح القدس کے سارے پیشگوئیوں کے سریکھا بصفائی نام الوہیت مسیح کو ظاہر کرتی
ہے چنانچہ الیسبا یہاں مریم کو اپنے خداوند کی ما کہلاتی اور یہہ خطاب یعنی خداوند کتاب اشعیا
کے پیشگوئیوں میں مشتہر ہو رہے میں سو بڑے بڑے خطابوں سے عین موافقت رکھتا جیسا کہ لکھا گیا

دیکھو ایک باکرہ حاملہ ہوکر بچہ جنیگی اور اسکا نام عمانوایل رکھینگی یعنے خدا ہمارے ساتھ - اور دوسری
ایک جگہہ میں ہمکو ایک بچہ تولد ہوا اور ہمیں ایک فرزند بخشا گیا اور اسکا نام عجوبہ مشیر قادر مطلق
پدر ابدی شہزادہ صلح کہلایگا -

انجیل کی پیشگوئی ثانی الیسبا کی پیشگوئی کے جواب میں خود مریم مادر
خداوند سے ہی چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۴۶ آیت میں لکھا ہی اسوقت مریم کہنے لگی کہ میری
جان خداوند کی تعریف کرتی ہی اور میری روح میرے نجات دینیوالے خدا سے خوشنود ہی
کیونکہ اپنی باندی کی عاجزی پر رحم کی نظر کیا ہی کہ دیکھو اسوقت سے تمام پشتیں مجھے مبارک
کہینگے اس پیشگوئی میں مادر مسیح روح القدس کی الہام سے اپنے خداوند و نجات
دینے والیکی انکساری کی صفت کرتی کیونکہ اسکے شکم میں اور اسکے بدن کے جوہر سے جسم اختیار کرنے
قبول کیا اسکی اس مہربانی کے باعث وہ کہتی کہ میرا خداوند و ستائش ابد الاباد مجھ پر عزت رکھنے سے
میری جان اسکی حمد و ثنا کریگی اور میری روح اسکی نجات پر شادی کریگی پس معلوم ہوا کہ
روح القدس مریم دوشیزہ کے منہ سے بھی الوہیت مسیح کو ثابت کیا ہی -

انجیل کی پیشگوئی ثالث وہی ہی جو کہ یحیی پیدا ہوا اسوقت ذکریا امام
کی معرفت سے نازل ہوی چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۶۷ آیت میں یوں لکھا ہی اور اسکا باپ
ذکریا روح القدس سے معمور ہوکے از روے نبوت کہنے لگا مبارک ہووے خداوند اسرائیل کا خدا
کیونکہ وہ اپنی قوم پر رحم کی نظر کرکے خلاصی بخشا ہی اور ہمارے لئے نجات کا سینگ اپنے بندے داود
کے گھرانے میں کھڑا کیا جیسا کہ وہ اپنے انبیائے مقدس کی معرفت سے کہا جو عالم کی پیدایش

رہے ہوتے ہوئے چلے آئے ہیں کہ ہمکو ہمارے دشمنوں سے اور اُن سب کے ہاتھہ سے جو ہمارے ساتھ کینہ
رکھتے ہیں خلاصی بخشے تاکہ وہ ہمارے باپ دادوں سے وعدہ کیا تھا رحم کو تمام کرے اور
اپنے عہد مقدس کو یاد فرماوے یعنے وہی قسم کہ وہ ہمارے باپ ابراہیم سے کیا کہ ہمارے تئیں یہہ
نعمت بخشے کہ ہم اپنے دشمنوں کے ہاتھہ سے چھٹکارا پاکر عمر بھر پاکی اور راستی میں بیخوف اسکی بندگی
کریں اور تو لڑکا اللہ تعالی کا نبی کہلایگا اسلئے کہ تو خداوند کے آگے اسکی راہ تیار کرنے کو چلیگا کہ
اسکے لوگ کو انکے گناہوں کی بخشش سے نجات کی خبر دیوے یہہ ہمارے خدا کی نہایت رحمدلی
سے جسکے سبب صبح کی روشنی بلندی پر سے ہمتک پہنچی ہے تاکہ انکو جو اندھیرے میں اور موت
کے سایہ میں بیٹھے ہیں روشنی بخشے اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر لاوے یہہ پیشگوئی
پر معنی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالی ۸۰ سال پہلے ابراہیم سے قسم کیا تھا وعدے کیتھی خاندان
داؤد میں انصرام کو پہنچایا تھا وہ وعدہ یہہ تھا کہ خدا بنی آدم کے لئے ایک شافی الہی بھیجیگا جو
شریعت کو کفارہ عن بخشش پہنچانے سے بہ انصاف تمام گنہگاروں کو نعمت بخشایش مقدر
قلب عطا کرسکے اور پیچھے اسکی سواری کے بابمیں خبر دینے کے لئے پیشرو تعین ہوکر اوپر کی پیشگوئی
میں کہا گیا کہ وہ اللہ تعالی کا پیغمبر کہلاویگا اسلئے کہ وہ خداوند کے سامنے جاکر اسکی راہ تیار
کریگا پس غور کرو اس پیشگوئی سے الوہیت مسیح صاف صاف ثابت ہوتی ہے

انجیل کی وحی ثانی یہی ہے جو فرشتہ خداوند مسیح کے پیدا
ہوا سو شب مبارک بیت اللحم کے چرواہوں کو پہنچایا چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۸ آیت میں
لکھا ہے اور اُس ملک میں چرواہے میدان میں رہتے تھے اور رات کو اپنے گلے کی نگہبانی کرتے

تھے کہ دیکھو خداوند کا فرشتہ اترا اور خدا کا نور انکے آس پاس چمکا اور وے نہایت ڈر گئے اور وہ
فرشتہ ان سے کہا کہ ہراسان مت ہو کہ دیکھو میں خوشخبری نہایت فرحت کی جو تمام عالم پر پہونچیگی
سو تمہاری خاطر لے آتا ہوں کیونکہ آج کے روز داود کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجات دینے ہارا
جو مسیح خداوند ہی سو پیدا ہوا۔ یہہ پیشگوئی صاف تمام اطلاع دیتی کہ وہ جو اس رات بیت الحم
کے چھوٹے شہر میں تولد پایا سو قدیم سے وعدہ کیا گیا مسیح تھا یعنے وہ شافی جسکے آنیکے بابمیں انبیا
ابتداے دنیا سے پیشگوئی کئے تھے مگر منادی کرنیوالا فرشتہ اس نوپیدا بچے کی مسیحائی کے بابمیں جس
دنیا سے وقت ہوشیاری تمام اسکو مرتبہ مخلوق سے جدا کرکے خدائی سے نسبت دیتا اور کہتا کہ وہ جسکے
بابمیں میں خبر دیتا ہوں سو مسیح خداوند ہی

انجیل کی وحی ثانی وہی ہی کہ جس وقت والدہ مسیح شریعت سے بنی اسرائیل
کے پہلن بچوں کے واسطے مقرر تھا اس رسم کو ادا کرنے کی خاطر بارگاہ میں آئی شمعون نام خدا کے بندہ
دیرینہ کے وسیلے سے نازل ہوئی چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۲۵ آیت میں یوں لکھا ہی اور دیکھو
یروشلم میں شمعون نام ایک شخص تھا جو عادل اور خدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح
القدس اسپر تھا اور روح القدس سے اسکو خبر پہنچا یا کہ جبتک تو خداوند کے مسیح کو نگاہ نکرے تب تک
موت کو نہ دیکھیگا اور وہ روح کی ہدایت سے خدا کے بارگاہ میں آیا اور جس وقت کہ والدہ اس
بچے عیسے کو اندر لائی تاکہ اسکے لئے شریعت کے معمول کے موافق عمل کریں تب وہ اسکو اپنے
ہاتھوں پر اٹھا لیا اور خدا کی ستایش کرکے کہا کہ ای خداوند تو اپنے بندے کو اپنے قول کے موافق
آرامیت کے ساتھ رخصت دیتا کیونکہ میرے آنکھیں تیری نجات کو دیکھے ہیں جو تو تمام خلقت کے روبرو

تیار کیا ہے یعنے غیر ملکوں کی روشنی کے لئے نور اور تیری قوم اسرائیل کا جلال اِس وحی میں صریح
خداوند کی نجات کہلاتا ہے مگر اِس سخن سے اُسکے بابمیں لکھے گئے سوا سارے بیان خوب مفہوم
ہوتے ہیں کیونکہ مُقتضی الہٰ شریعت کو کفارہ عوض بخشش پہنچنے کے سوا نعمتِ نجات کسیکو عطا نکر سکتی اور
اِس رسالہ کے چوتھے بابمیں بتلایا گیا کہ اگر حاملِ عصیان مرتبہ الٰہ نہ رکھتا تو شریعت کو کفارہ عوض بخشش پہنچانا
غیر ممکن ہوتا۔ پس ظاہر ہے کہ اوپر لکھی گئی وحی سے بھی اُلوہیت وکفارہ مسیح ثابت ہو جاتی ہے۔

انجیل کی وحی ثانی وہی ہے جو حنّا نام پیغمبرنی دیرینہ بارگاہ میں
بھی والدہ مسیح کو پہنچائی۔ چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۳۶ آیت میں لکھا ہے اور حنّا نام ایک عورت
تھی پیغمبرنی فانوئیل کی بیٹی عشیر کے فرقہ سے اور بڑی عمر والی جو اپنے کنوارپنے سے سات برس تک ایک
شوہر کے ساتھ گذران کی تھی اور کم و زیاد چوراسی برس سے بیوہ تھی اور خدا کے بارگاہ سے جدا
نہ ہو کر رات دن روزہ اور نماز سے خدا کی بندگی کرتی تھی وہ اُسیوقت اندر آکر خداوند کا شکر
کی اور اُن سبکو جو یروشلم میں نجات کے منتظر تھے عیسے کی کیفیت بولی۔ حنّا پیغمبرنی پہنچائی ہوئی
بات نہیں لکھی گئی ہے مگر اِس فقرہ سے یعنے اُن سبکو جو یروشلم میں نجات کے منتظر تھے عیسے کی
کیفیت بولی صاف صاف مفہوم ہوتی۔ چنانچہ یہ الفاظ یعنے نجات کے منتظر تھے بضرور اُلوہیت
وکفارہ مسیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ اُن خوبیوں کے سوا جو اِس رسالہ کے چار اول بابمیں
بیان کیا گیا ہے نجاتِ انسان ممکن نہ ہو سکتی

انجیل کی وحی ثانی یحییٰ کے وسیلہ سے ہے جسکے بابمیں مسیح خود کہتا
کہ عورتوں سے تولد ہوئے سو آدمیوں میں سے اُس سے کوئی پیغمبر بڑھکر نہیں ہے یہ وحی مسیح پر دن کی

ندی میں اصطباغ لیا سو وقت اُسکی مسیحائی کو مشہور کرنے کے لئے مقرر پائی چنانچہ یوحنا کے ۱ باب
کی ۳۲ آیت میں لکھا ہی اور یحیی نے گواہی دیا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان پر سے اترکر
اُس پر ثابت رہی اور میں اُسکو نہ جانتا تھا لیکن وہ جو مجھے پانی سے اصطباغ دینے بھیجا سو مجھے کہا کہ
جسپر کو تو دیکھیگا کہ روح نازل ہوکر اُسپر ثابت رہے وہی شخص ہے جو روح القدس سے اصطباغ
دیتا ہی سو میں نے دیکھا اور گواہی دیا کہ یہہ خدا کا فرزند ہی ۔ اُس شہادت الہامی میں یحیی خدا سے مقرر
کیا گیا تھا اُس اشارہ جسکے دیکھنے سے وہ البتہ مسیح کو پہچان سکے سو بتلاتا جب یحیی اوپر لکھے گئے
اظہار میں اقرار کرتا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان پر سے اترکر اُسپر ثابت رہی ظاہر کرتا
ہے اگر ہم ہی کتاب اشعیا کے ۱۱ باب سے حوالہ کیے پیشگوئی یعنے خداوند کی روح اُسپر ٹھہریگی سو انصرام کو
پہنچی تھی اِس اشارے سے یحیی بیقینی تمام شہرت دے سکتا کہ عیسی صرف فرزند خدا نہ تھا بلکہ حلول
خدا جو عصیان دنیا کو اٹھا لیجاتا ہی ۔

انجیل کے وحیان ثانی ہیں آواز بلند کی معرفت سے ہیں جو آسمان سے
اطراف کھڑے تھے لوگ کے کانوں میں تکرار کو مسیح کے باب میں گواہی اِس مقصد سے بہتریں جنکے
امثال یعنے متی کے ۳ باب کی ۱۷ آیت میں اور لوقا کے ۹ باب کی ۳۵ آیت میں اور یوحنا کے ۱۲ باب
کی ۲۸ آیت میں موجود ہیں اُن امثال میں سے پہلا یہی تھا یعنے جسوقت مسیح یردن کی ندی میں اصطباغ
لیا تھا تو آسمان سے ایک آواز نکلکر مشہور کی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں بہت راضی ہوں ۔
دوسرا یہہ یعنی جسوقت وہ پہاڑ پر اپنے تین حواری‡ کے سامھنے صورت بدلا کر آفتاب کی مانند

‡ یعنی پطرس و یوحنا و یعقوب ۔

ممکن نہ تھا تب آگئے اور بادل سے ایک آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہی اسکی سنو تیسرا یعنے

جب صلیب پر کھینچے کا وقت نزدیک ہونے کے باعث مسیح نہایت مکدر ہو کر تیری کسوتی سے

دعا کر کے کہا کہ ای باپ تیرے نام کو بزرگی دے تب ایک آواز آسمان سے آکر بولی کہ میں آگے بھی اسکو

بزرگی دیا ہوں بلکہ پھر دیونگا۔

انجیل کے درمیان ثانی اشارات الٰہی کے وسیلے سے ہیں جو آپ اپنے پیشگوئیوں

کا مدعا بزرگ ہی یعنے مسیح مگر اسکے اظہارات بیشمار ہونے سے یہاں فقط چار امثال

گذار کر اکتفا کرینگے انمیں سے پہلا یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۰ آیت میں ہے یعنے میں اور باپ ایک ہیں

دوسرا یوحنا کے ۳ باب کی ۱۶ آیت میں ہے یعنے کیونکہ خدا دنیا کو ایسا دوست رکھا کہ اپنا

اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے سو ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی حیات پاوے

تیسرا یوحنا کے ۱۴ باب کی ۶ آیت میں ہے یعنے عیسی نے اسکو کہا کہ راہ اور حق اور حیات میں ہوں

کوئی شخص بغیر میرے وسیلے کے باپ کے پاس نہیں آسکتا ہی۔ چارواں متی کے ۲۶ باب کی ۶۳ آیت

میں ہے یعنے سردار امام اس سے کہا کہ میں تجھکو جیتے خدا کی قسم دیتا ہوں اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہی تو ہم

سے بول تب عیسی نے اسکو کہا کہ تو کہا ہی لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ بعد اسکے تم آدم کے بیٹے کو

قدرت کے سیدھے ہاتھ طرف بیٹھا ہوا بلکہ آسمان کے بادلوں پر آتا ہوا دیکھینگے۔ یہ اقرارات

مسیح جو اپنے کلام کے زور سے شیاطین کو بھگایا اور بیماروں کے جذام کو دیا اور مرضوں سے مریضوں کو دفع کیا

بلکہ مردوں کو موت سے جلایا سو ویسے انبیاے توریت ابتدا سے اسکے حق میں پہنچائے پیشگوئیوں کو

بدرستی تمام تقویت دیتے ہیں کیونکہ ان اظہارات سے مسیح صاف صاف شاہد ہی کہ آپ فرزند خدا ہی

اور آپ ابن آدم ہی اور آپ کفارہ عصیان ہی اور آپ شافئ انسان ہی اور آپ حاکم دنیا ہی بلکہ بجز آپ کے دنیا کے لئے دوسرا نجات دینے والا بالکل نہیں ہی۔

انجیل کے وحیان ثانی سے ہی جو دنیا کی اطلاع کے لئے حواریوں سے دئے گئے تھے اور لائق لحاظ ہی کہ مسیح ان شہود مقبول کو نعمت الہام عطا کر کے ان کی خدمت کے واسطے لیاقت کامل بخشا چنانچہ یوحنا کے ۲۰ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی تب عیسے ان سے پھر کہا کہ تم سلامت رہو جیسا کہ باپ نے مجھے بھیجا ہی ویسا ہی میں بھی تمکو بھیجتا ہوں اور یہہ کہکر وہ ان پر پھونکا اور کہا کہ تم روح القدس کو پاؤ۔ اما شہادت حواریاں بہت طول طویل ہونے سے ہم اسکو یہاں داخل نہ کر سکتے اگر انہیں سے ایک دو سطر کے واسطے گواہی دیوے تو کفایت کریگا چنانچہ یوحنا کے ۱ باب کی آیت سے ۱۰ آیت تک یوں لکھا ہی یعنے ابتدا میں کلام† تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا وہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا سب چیز اس سے پیدا ہوئیں بلکہ بغیر اسکے پیدا ہوئیں جو چیز ہوئیں کوئی چیز پیدا نہ ہوئی۔ حیات اسمیں تھی اور وہ حیات خلق کا نور تھی اور وہ نور اندھیرے میں چمکتا اور اندھیرا اسکو نہیں پہچانتا تھا۔ خدا کی طرف سے یحیی نام ایک مرد بھیجا گیا اور وہ شہادت بھیجنے آیا کہ اس نور کے بابمیں گواہی دیوے تا کہ تمام لوگ بسبب اسکے ایمان لاویں آپ وہ نور نہ تھا بلکہ اس نور کی گواہی دینے آیا سچا نور وہی تھا کہ ہر ایک آدمیکو جو دنیا میں آتا ہی روشن کرتا ہی۔ اور وہ جہان میں تھا اور جہان اس سے پیدا ہوا اور جہان اسکو نہیں پہچانتا تھا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور اپنی قوم اسکو

† یاد رکھا چاہئے کہ لفظ کلام فرزند خدا کا خطاب اصلی ہی۔

قبول نہ کی لیکن جتنوں نے اسکو قبول کیے وہ انکو خدا کے فرزند ہو سکا مقدور بخشا اور وے تھی
جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں اور نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے اور نہ آدمی کی خواہش سے بلکہ
خدا سے پیدا ہوے اور کلام جسم دار ہوا اور راستی اور مہربانی سے بھرا ہو کر ہمارے بیچ میں سکونت کیا
اور ہم اسکی تجلی کو دیکھے اور باپ کے اکلوتے کی تجلی کی مانند تھی اور یحییٰ اسکے باب میں گواہی یا اور
پکار کر کہا کہ یہہ وہی ہے جسکا میں ذکر کرتا تھا کہ وہ جو میرے پیچھے آتا ہے سو مجھ سے آگے ہے کیونکہ وہ
مجھ سے پہلا تھا اور اسکی بھرپوری سے ہم سب کے سب پائے ہیں نعمت پر نعمت کیونکہ شریعت
موسیٰ کی معرفت سے دی گئی تھی لیکن نعمت و راستی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے پہنچی کوئی بھی
کسی وقت خدا کو نہیں دیکھا مگر اکیلوتا بیٹا جو باپ کے سینے پر رہتا ہے سو اسکو دکھلایا ہے یحییٰ حواری
کی شہادت کا یہہ مثال بتلاتا کہ ابدیت و الوہیت و جسمیت و کفارہ مسیح بلکہ بخشایش فقط اُسی
سے ہی سو وے مسایل عمدہ تھے جو حواریان کلیسوں میں مشہور کیا کرتے یس ثابت ہو چکا کہ حواریان
بھی توریت و انجیل کے دوسرے سب گواہوں سے متفق ہو کر مسیح کے باب میں یہہ شاہدی دیتے کہ
وہ صرف فرزند اللہ نہیں بلکہ حلوان خدا جو عصیان دنیا کو اٹھا لیجاتا ہے۔

انجیل کی وحی ثانی اسن در آور فرشتے کے وسیلے سے ہی جو

مسیح کے مریدوں کو اسکے جی اُٹھنے کی خبر پہنچانے کے لیے اس غار کے منہہ پر جسمیں وہ دفن ہوا تھا
بیٹھا تھا چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی آیت میں یوں لکھا ہے جب سبت کا روز آخر ہوا
اور یکشنبہ کے علی الصباح پہنچا تو مریم مجدلہ اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو زمین
کی ایک بڑی تھرتھراہٹ ہوئی اسواسطے کہ خداوند کا فرشتہ آسمان پر سے اترا اور آکے اس

پھر کو قبر کے دروازے سے ڈھلکا کر اسپر بیٹھا۔ اُسکا چہرہ بجلی کی مانند اور اُسکا لباس
برف کے برابر سفید تھا اور نگہبان اُسکی ہیبت سے لرزکے مُردوں کے سے ہو گئے تب وہ فرشتہ
اُن عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم مت ڈرو میں جانتا ہوں کہ تم عیسیٰ کو جو صلیب پر
کھینچا گیا ڈھونڈھتے ہو لیکن وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا وہ کہا تھا ویسا ہی اُٹھا ہی ادھر آؤ
اور اُس جگہہ کو جہاں خداوند پڑا تھا سو دیکھو۔ یہہ ورا اور فرشتے کا کلام توریت و انجیل کے دوسرے
سب گواہوں سے متفق ہو کر مسیح کے باب میں شہادت دیتا کہ وہ فرزند خدا و خالق انسان فی
دنیا ہی۔ کیہ دیکھو جب فرشتہ عورتوں سے کہتا کہ میں جانتا کہ تم صلیب پر کھینچا گیا سو عیسیٰ کو
ڈھونڈھتے ہو وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا وہ کہا ویسا ہی اُٹھا ہی آؤ اور اُس جگہہ کو جہاں
خداوند پڑا تھا سو دیکھو۔ یہ الفاظ اگرچہ مختصر ہیں تاہم فرزند خدا کی الوہیت و کفارہ و جی اُٹھنا
وغیرہ خوب ثابت کرتے ہیں

انجیل کی وحی ثانی جو یہاں ناظر کے روبرو رکھنا ضرور ہے یا قبر سے اُٹھا ہو اُسو
فرزند خدا کے وسیلے سے ہی صلیب پر کھینچا جانیکے آگے اُسکی شاہدی کیا تھی سو ہم دیکھ چکے
الحمد للہ وہی فرزند بزرگ موت سے جی اُٹھکر قبر سے نکلے بعد پہنچا ہی سو شہادت بھی موجود ہے
چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی تب وے گیارہ مرید جلیل کو اُس پہاڑ کی طرف
جہاں عیسیٰ نے اُنکو اشارہ کیا تھا گئے اور اُسکو دیکھکر سجدہ کئے لیکن بعضے شک لائے تب
عیسیٰ نے آیا اور اُن سے بات کر کے کہا کہ آسمان میں اور زمین پر تمام حکومت مجھے بخشی گئی ہی
اسلئے تم جاکر سب قوموں کو مرید کر کے باپ و بیٹے و روح القدس کے نام سے اصطباغ دیو اور

جو کچھ کہ میں تمہارے تئیں فرمایا ہوں سو انکو حفظ کرنے سکھلاؤ اور دیکھو جہاں آخر ہے تک میں ہمیشہ
تمہارے ساتھ ہوں ثانی اُن دنیا نے پر معاصی کو بچانے کی خاطر آکر اُس سے سدھارنے کے آگے اپنے
حواریوں کو بھیجا یا سو شہادت اخیر یہی ہی پس جیسا وہ ابتدا میں لا انتہا ویسا ہی آخر تک ہے سنایا
یعنے میں وہی ہوں جسکو پدر سارے باتیں سونپ دیا ہی بلکہ میں فرزند خدا ہوں جو تثلیث مبارک میں پدر اور
روح القدس سے ہمتائی کامل رکھتا ہوں الغرض یہہ بیان سنجیدہ تمام کر کے وہ اُن سب کے ساتھ
بلند ہو کر پدر کی سیدھی طرف پھر اپنے جلال اصلی میں داخل ہوا۔

انجیل کی وحی ثانی اُن فرشتے کے وسیلے ہی جو جسکو خداوند

آسمان پر بلند ہو کر ابر میں پوشیدہ ہوا حواریوں سے بات کر کے اسکے پھر آنے کے باب میں خبر پہنچاے چنانچہ
اعمال کے اباب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی اور وہ بلند ہوتے وقت جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے
دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوے اُن کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے اے جلیلی مردو کیوں کھڑے ہو کے
آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہہ عیسے جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہی ویسا ہی پھر آویگا
جیسا کہ تم اُسے آسمان پر جاتے ہوے دیکھے ہو مسیح کی مراجعت کے باب میں فرشتوں کی اس شہادت پر
فقط اتنا ہی بولینگے کہ کتاب مکاشفات سے بدرستی تمام تقویت پاتی جسمیں مسیح کی آمد و جلال
رعب دار کا بیان بہ اختصار تمام کیا گیا ہی چنانچہ اباب کی ۷ آیت میں یوں لکھا ہی دیکھو وہ بادلوں
کے ساتھ آتا ہی اور ہر آنکھ اسکو دیکھیگی اور وے بھی جو اُسے چھید ڈالے دیکھینگے اور زمین کے سارے اقوام
بسبب اُسکے چھاتی پیٹینگے ہاں آمین

انجیل کی وحی آخر یوحنا نام حواری بربنہ کے وسیلے سے ہی جو مسیح

آسمان پر گئے سو کئی سال کے بعد پاتمس کے جزیرے میں جلاوطن ہو کر مہربانی خدا سے مسیح کو اسکے جلال
میں دیکھا اور اسے کتاب مکاشفات لکھنے کا حکم پایا۔ چنانچہ مکاشفات کے ۱ باب کی ۱۲ آیت
میں لکھا ہی اور میں اس آواز کو دیکھنے کے لئے جو مجھ سے بولتی تھی پھرا اور پھر کر سونے کے سات شمعدان
دیکھا اور اُن سات شمعدانوں کے بیچ میں ایک شخص انسان کے بیٹے سا دیکھا جو جامہ پاؤں تک پہنے ہوے
اور سونے کا سینہ بند سینے پر باندھا ہوا تھا اُسکا سر اور بال سفید اون کے موافق بلکہ برف کی
مانند سفید اور اسکی آنکھیں جیسا آگ کا شعلہ اور اسکے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا
ہوا ہو اور اسکی آواز بڑے پانی کی سی تھی اور اسکے دہنے ہاتھ میں سات تارے تھے اور اسکے
منہہ سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اسکا چہرہ ایسا تھا جیسا سورج اپنی تیزی میں چمکتا ہی
اور جب میں اسے دیکھا تب اُسکے پاؤں پر مردے سا گر پڑا اور وہ اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ
سے کہا مت ڈر میں اول و آخر اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابد الاباد زندہ ہوں
آمین اور عالم ارواح اور موت کے کنجیاں مجھ پاس ہیں۔ کتاب انجیل کے اس حصہ مخصوص پر ہم اپنے
ناظرین محمدی کی منفعت کے لئے تھوڑا سا بیان کرینگے۔ اولاً لحاظ کیا چاہیے کہ یہہ فقرہ یعنے میں اول
و آخر ہوں مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں دلیل قطعی گذرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کل موجودات کا
اول و آخر ہو کر ازل سے ابد تک قایم رہتا جسکی قدرت الہی کے بغیر سارے خلایق فیمعاً اپنی نیستی
اصلی کو پہنچینگے۔ دوم یہہ فقرہ یعنے میں زندہ ہوں اور موا تھا اور دیکھ میں ابد الاباد زندہ ہوں صرف
انسانیت مسیح سے نسبت رکھکر اُس انسانیت کے باب میں گواہی دیتا کہ نجات دنیا کی خاطر قربان ہو کر
مرگئی اور موت سے جی اُٹھی سوم یہہ فقرہ یعنے عالم ارواح اور موت کے کنجیاں میرے پاس ہیں

مسیح اپنی موت کے وسیلے سے رکھتا ہی سو قدرت کو خوب ظاہر کرتا چنانچہ وہ اپنی قربانی سے بہت سی معصیت
گنہگاروں کو مغفرت بخشش پہنچا کر عالم غیب کے کنجیاں حاصل کیا ہی جس سے مراد یہی ہے کہ آپ عالم البقا کا
مختار بنکر ارواحِ انسان کو خواہ دوزخ میں قید کرنے یا بہشت کو پہنچانیکے لئے قدرت کامل رکھتا
اور یہہ فقرہ یعنے اسکے سیدھے ہاتھ میں سات ستارے تھے مسیح اپنے کلیسیا پر رکھتا ہی سو
بادشاہی و حکومت کو صاف صاف بتلاتا کیونکہ اُس آیت کے متن میں بیان کیا گیا کہ یہ سات ستارے
ایشیا کے سات کلیسیوں کے فرشتے یعنے نگہبان ہیں پس مسیح روح القدس کی قدرت سے ان نگہبانوں
پر اپنی کامل حکومت کرتا تھا کہ براستی تمام کہا جا سکا کہ وہ انکو اپنے تحت تصرف میں رکھتا تھا
آخر یہہ فقرہ یعنے اسکے منہہ سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی ہی کل پیشگوئیاں عتیق و جو مسیح کا
دنیا پر غالب آنا بتلاتے ہیں سو تقویت دیتا کہ وہ بموجب مسیح کے منہہ سے نکلتا ہی سو کلام کے بابت
لکھا گیا ہی کہ کلام زندہ و موثر بلکہ دو دھاری تلوار سے تیز تر ہی پس مسیح اس کلام کے زور سے
بت پرستی و ضلالت پر غالب آکر سلطنت ہے جہان حقیقت انجیل کی تابعداری تک کو
تسخیر کریگا۔

کتاب مکاشفات کے باب آخر میں حواری یوحنا مسیحیوں کی تمام بتلاتا کہ فرزند الدنیا کی عدالت
کرنے کی خاطر بار ثانی نمایاں ہوگا۔ اس بیان خصوص سے درگذر نا ہے ہم اپنے ناظرین محمدی کی منفعت
سے بعید جانتے ہیں چنانچہ مکاشفات کے ۲۰ باب کی ۱۱ آیت میں یوں لکھا ہی تب میں نے ایک سفید
تخت عظیم دیکھا اور وہ جو اس پر بیٹھا تھا سو جسکے چہرہ سے زمین و آسمان اُڑ گئے بلکہ انکے واسطے
کچھ جگہہ نہ پائی گئی تھی اور میں نے مردے چھوٹے بڑے خدا کے حضور میں کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھلیں

ہووے بلکہ اور ایک کتاب کھلی ہوئی جو کتابِ حیات ہی اور مُردے اُن کتابوں میں لکھے ہوا موافق اپنے اپنے
کاموں کے فیصلے پائے۔ اور دریا نے جس میں تھے مُردوں کو دیدیا اور موت و دوزخ نے اُن میں تھے سو
مُردوں کو حوالے کئے اور ہر ایک بشر اپنے کاموں کے موافق فیصلہ پایا۔ اور موت و دوزخ بحیر
سوزاں میں پھینکے گئے یہہ موتِ ثانی ہی۔ اور جو کوئی کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ پایا گیا بحیر سوزاں
میں پھینکا گیا۔" روزِ قیامت کی عدالت کے باب میں اس آیت کے سبب پر فقط اتنا ہی بولینگے کہ
تختِ سفید کے بیٹھنے والے کا ذکر مسیح دنیا میں پکڑ پہنچایا سو جسپر سے کہ دنیا کا فیصلہ کرنا ایسا حق
ہی سو عینِ موافقت رکھتا۔ کیونکہ اگر ہم اس حقیقت پر کہ خدا کی کنہہ روحانی و غیبی ہی
لحاظ کریں تو معلوم ہوگا کہ ممکن نہیں کہ خلائق فہیم کے سامنے تخت پر بیٹھا ہووے اس طرح کی بات
خدا کی کنہہ غیب سے ربط دینا صرف گویائی باطل نہیں بلکہ کلمہ کفر ہی۔ پس ظاہر ہے کہ گویا کہ
مذکور صرف جسمدار ہوا سو فرزند خدا سے مربوط ہو سکتی جیسا وہ خود یوحنا کے ۵ باب کی
۲۲ آیت میں کہا ہی "باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ تمام عدالت بیٹے کو سونپ دیا ہی
تاکہ سب جیسا کہ باپ کو عزت دیتے ہیں ویسا ہی بیٹے کو بھی عزت دیویں۔"

اختتام میں ناظر محمدی ہوشیاری تمام دیکھا چاہئے
کہ کتاب مکاشفات میں پر واقع ہونا حوادث مخصوص مثلاً کبر بلکہ دنیا کے فیصلے کرنے کے لئے
المسیح کے باب میں بیانِ سنجیدہ کرکے لئے آیاتِ آخر میں دکھلائی کہ شہادتِ الٰہ کامل ہوئے
کے باعث نعمتِ نبوت منقطع ہوگئی تھی۔ اگر ناظر اس باب کے صفحوں میں لکھی گئی ہی سو
پیشگوئی دانیال کی طرف بارِ ثانی متوجہ ہو تو دیکھیگا کہ دانیال نبی مسیح صلیب پر کھینچا جانے

کے لئے وقتِ مقرری بتلا کر کہنا کہ اُس وقت سے نعمتِ نبوت منقطع ہو کر ابدالآباد موقوف
ہو جاوے۔ اِس سے مراد یہی ہے کہ نجاتِ انسان فرزندِ خدا کے کفارے سے انصرام کو پہنچنے کے
باعث آئندہ اِس مقدمے کے باب میں پیشگوئی کرنا ممکن نہ ہووے۔ پس چونکہ کتاب انجیل جو نئی
تمام عیسے فرزندِ مریم کے حق میں یہہ گواہی دیتی ہے کہ قدیم سے وعدہ کیا گیا تھا سو مسیح وہی
دنیا وہی ہے جس پر دل و جان ایمان لانے سے ہر ایک گنہگار نعمتِ نجات پاکر قلب پاک و بیگناہ
ہی کر خدا کی طرف سے اولادِ انسان کو عطا کرنے کے لئے اور کچھہ باقی نہ رہا اِس باعث نعمتِ
نبوت منقطع ہو گئی اب روح القدس ختمِ مقدمے میں کیا کہتا ہے سو سنیں چنانچہ کتابِ مکاشفات کے
بابِ آخر کی ۱۳ آیت میں یوں لکھا ہے میں الفا اور اومیگا ابتدا و انتہا اور اول و آخر
ہوں مبارک وے ہیں جو اُسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں تاکہ درختِ حیات کے حقدار ہو کر دروازوں
سے شہر میں داخل ہووین کیونکہ باہر ہیں کتے اور جادوگر اور زانی اور خونی اور بت
پرست اور جو کوئی جھوٹھہ کو پیار و پیدا کرے۔ میں عیسے اپنا فرشتہ بھیجا ہوں کہ اُن
باتوں پر کلیسوں میں شاہدی دیوے میں داؤد کا اصل و نسل اور صبح کا نورانی ستارا ہوں
اور روح و دلہن کہتیں ہیں آ اور وہ جو سنتا ہے کہے آ اور وہ جو پیاسا ہے آوے اور جو کوئی چاہے
سو آبِ حیات مفت لے۔ کیونکہ میں ہر ایک کو جو اِس کتاب کی نبوت کے باتوں کو سنتا ہے
یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اُن باتوں میں کچھہ زیادہ کرے تو خدا اُن بلاؤں کو جو اِس کتاب
میں لکھے ہیں اُسکے لئے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھہ

✠ یونانی الف بے کا حرف اول و آخر

نکال ڈالے تو خدا اُسکے کتاب حیات اور شہر مقدس اُس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی
شکست سے نکال ڈالیگا۔ وہ جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے سو کہتا ہی کہ یقیناً میں جلد آتا ہوں
آمین ہاں ای خداوند عیسی آ ۲۰

اب ہم پیشگوئیاں توریت و انجیل کی موافقت کے ثبوت میں شہادۃ
کامل گذار چکے ہیں چنانچہ نسل زن کی آمد کے باب میں خدا کیا تھا سو وعدہ اصلی سے شروع کرکے
روح القدس دنیا میں پہنچا یا پیشگوئی کی آخر تک جاری کر دئے ہیں رسالۃ ثلٰثۃ الکتب سی
چھوٹی کتاب میں ہم اِس مقدمے پر موجود ہیں سو دلایل کا ایک آدھہ حصہ بھی نقل کر سکتے
اور ہم بابت مسیح کی الوہیت و ... موت و کفارے و جی اٹھنے کے بابت پیشگوئیاں انجیل
چن لیکر التفات کئے ہیں اب ناظر محقق معلوم کریگا کہ مسایل عیسیوں صرف ساختہ انسان کے نہیں
بلکہ حقایق لایزال الٰہی ہیں جو ابتدای عالم سے روح القدس کے وسیلہ انبیا ظاہر کیا گیا تھا
امید کہ یہاں لکھی گئی پیشگوئیوں [illegible] ایک معتبر محمدی قایل ہوگا کہ نجات
انسان کے مقدمہ میں کتب مقدسہ آپس میں موافقت کامل رکھتے ہیں اور موسی کے پیچھے
آئے سو سارے انبیا موسی سے جو نبوت کا اصل بزرگ ہی سو کچھ اختلاف نہ رکھتے ہیں
محمدیاں اگر پیغمبر کبھی نہ دیکھے ہیں تو اب دیکھ سکیں کہ کتب مقدسہ جو عہد موسی کے پیچھے نازل
ہوئے سو کتب موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجات اصلی الٰہی سے عین موافقت رکھتے ہیں زبور
و کتب انبیا و انجیل ہر ایک زیادہ صفائی سے کتب موسوی کی شہادت کو قایم کرکے شروع سے
آخر تک ایک لفظ بھی نہیں لکھی جسکے باب میں کہا جاوے کہ پیغمبر اصلی کے خلاف ہی یہاں گذار چکے

سو کثرت دلائل کے باعث ہم دھڑ اکر کہتے ہیں کہ محمدیوں میں جاری ہے سو ثابت ہے کہ یہود و عیسائیوں
کی کتب مقدس منسوخ ہو گئی ہیں سو صرف دروغ عظیم ہے بمعرفت جسکے ابلیس انکو اور انکے باپ
دادوں کو انکے ارواح کی ہلاکت ابدی کے لئے فریب دیا ہے کیونکہ اس باب میں صاف تمام بتلایا گیا
کہ خدا دنیا میں نبی پر نبی بھیجنے سے یہہ ارادہ رکھتا تھا کہ آپ نجات فرزند کے باب میں پہنچایا تھا
سو شہادت اصلی کو ہر زمانے میں قایم کرے ازین باعث کتاب مکاشفات میں لکھا ہے کہ شہادت
عیسیٰ پیشگوئیوں کی جان ہے

اوپر لکھے گئے سو کثرت پیشگوئیوں کے خلاف فرقان کے نیچے آنیوالے آیات
جو بیجا نام عیسیٰ مسیح کی الوہیت و موت و کفارہ کو انکار کرتے ہیں سو ناظرین کے روبرو رکھنا
ضرور پڑتا اگر توریت و انجیل کی پیشگوئیاں راست ہوں تو مقام تاسف یہی ہے کہ فرقان کی
تعلیم سال ہجری سے فرقہ محمدی کو فریب دیکر دوزخ کی راہ پر لائی ہے بلکہ اب تک وہی حالت
جاری ہے لہذا ان محمدیوں کو جو اپنے ارواح کی نجات عزیز رکھتے ہیں سو یہہ بات بتانا بہت اہم
ہے کہ وے اوپر لکھے گئے پیشگوئیوں کو فرقان کے نیچے آنیوالے آیات سے مقابلہ کر کے انکے
درمیان انفصال کریں کیونکہ ممکن نہیں کہ دونو حق ہوں اور ظاہر ہے کہ سب لوگ جو حقیقت
الہی پر ایمان نہ لاتے سو جھوٹھہ ہو تھہ پر بھروسا کر کے دوزخی ہو جاتے ہیں دیکھا چاہئے کہ اولا
مسیح کی الوہیت کے خلاف فرقان کے ٥ سوریمیں لکھا ہے وے کافر ہیں جو کہتے یقینا خدا فرزند
مریم ہے انسے کہو کون خدا سے اور کچھہ چاہ حاصل کر سکتا اگر وہ مسیح فرزند مریم اور اسکی ما اور سب
جو زمین میں ہے سو ہلاک کیا چاہے اسی سوریمیں دوسری ایک آیت یہہ ہے مسیح فرزند مریم سوائے

رسول کے تہ جھک رہیں دوسرے حواریان اسکے آگے ہوے ہیں اور اسکی ماں عورت راست گو تھی وے
ہر دو کھانا کھاتے تھے ان سے کہہ تم سواے خدا کے وہ جو تمکو نہ نقصان نہ فایدہ پہنچا سکتا پرستش
کرو گے کیا۔ اور ۹ سورہ میں بھی یوں لکھا ہی یہود کہتے کہ عزیر فرزند خدا ہی اور عیسائی کہتے کہ مسیح
فرزند خدا ہی یہہ انکے منہہ میں انکی کہاوت ہی وے اگلے زمانے کے بے ایمانوں کی بات کو اختیار کرتے
ہیں خدا انکو رد کرے وے کیسا فریفتہ ہیں خدا کے سواے اپنے اماموں و راہبوں کو اور مسیح فرزند مریم کو
اپنے خداوندان سمجھے گو کہ انکو خداے واحد کی بندگی کرنے کا حکم پہنچا ہی سوا اسکے دوسرا
کوئی خدا نہیں وہ جو وے اسسے نسبت کرتے ہیں سو اس سے دور ہووے۔ اور ۴ سورہ میں بھی لکھا
ہی اللہ خداے واحد ہی اس سے دور ہو کہ وہ فرزند رکھے۔ فرقان کے ان آیات کے باب میں
ناظر محمدی دیکھا چاہیے کہ پہلے میں کہا گیا کہ مسیح صرف مخلوق ہی جو دوسروں کے سے رکھا ہلاک
ہو سکتا۔ دوسرے میں کہا گیا کہ مسیح انسان کو نہ فایدہ نہ نقصان پہنچا سکتا تیسرے میں در باب
مسیح لکھا گیا کہ خدا اس سے دور رہو وہ جو عیسویان اسسے نسبت دیتے ہیں اور چوتھے میں صاف
تمام کہا گیا کہ نہ سمجھا جاوے کہ خدا کو فرزند ہو پس مسیح کی الوہیت کا اس سے زیادہ انکار نہ
ہو سکتا اما اگر محمد مسیح کی الوہیت کا صاف انکار کرتا ہی تو بھی بدستور اسکی موت کا منکر بھی
ہے ہم نیچے آنیوالی آیت کو آگے ہی لکھ چکے ہیں لیکن اور ایک بار ناظر کے سامنے رکھنا ضرور پڑتا
چنانچہ فرقان کے ۴ سورہ میں یوں لکھا ہی وے (یعنے یہود) کہتے ہیں یقیناً ہم عیسے مسیح فرزند مریم ر
سول خدا کو قتل کیے ہیں مگر وے اسکو قتل نہ کیے نہ صلیب پر کھینچے لیکن اسکی شکل لیکر دوسرا
ایک شخص تھا اور یقیناً وے جو اسکے باب میں جھگڑا کرتے تھے سو اس مقدمے میں شک رکھتے بلکہ

اسکے بابمیں کچھ اگرچہ معتبر رکھکر فقط وہم منتشکی اختیار کیے۔ فی الواقع ہے اسکو قبول نہ کرے
مگر خدا اسکو اپنی پاس بلا لیا اور خدا قادر و دانا ہی یہاں موت مسیح کے بابمیں محمد کا انکار صاف
ہی پس بغور لحاظ کیا چاہیے کہ اگر فرقان مبتلائے سہو کہا مسیح الوہیت رکھتا اور صلیب
پر کھینچا جاتا تو عصیان جہان کے واسطے کفارہ عوض بخشش ہوتا اگر ناظر بار انصاف
کو ثابت کرنے کے لئے اس رسالہ کے چوتھے باب میں لکھی گئی ہے سو حقیقت کو خوب اسی طرح
کرے تو جلد قایل ہوگا کہ اگر حامل عصیان مسیح الوہیت نہ رکھتا اور فقط ایک بشر ہوکر صلیب
نہ مرجاتا تو عصیان دنیا کے واسطے کفارہ عوض بخشش غیر ممکن ہوتا پس ثابت ہو چکا کہ قرآن
کہلاتا سو نسخہ توریت و انجیل کے پیشگوئیوں کا انکار کرکے خدا کی نجات اصلی کو جو از راہ
کفارہ و خون بہنے کے ہی سو بالکل رد کرتا ازین باعث محمدیوں کو چاہیے کہ اس کتاب اور کتب
مقدس کے درمیان برابر اپنی تمام انفصال کریں اگر شے بے پروا یا متعصب ہو کر اس تحقیق
کی دریافت انصاف کے موافق نہ کریں تو کتاب تثلیث الکلمۃ کا اظہار ضروری ہی کہ انکو اطلاع
کرے کہ خدا یقیناً انکے اور صلیب پر کھینچا گیا مسیح کے درمیان انفصال کریگا۔

اب الوہیت و کفارہ مسیح کے مقدمہ اہم میں تعلیم توریت و انجیل
فرقان سے رکھتے ہیں سو تفاوت کو بخوبی تمام ظاہر کر چکے ہیں لہذا اسکو فایدہ بخشش طور
پر اختتام کرنے کے لئے ہم مناسب جانتے کہ فرزند خدا کے چند احکام محمد مصطفیٰ سے مقابلہ
کرکے ان کے درمیان کیا فرق ہی سو دکھلاویں مگر اس مقدمے کو ناظرین کی تامل کے لئے گذار
کے آگے چاہیے کہ وہ بار ثانی محمد و مسیح کے بابمیں کیا ہی سو اقرارات پر متوجہ ہوویں چنانچہ فرقان

آیتہ ۴۰ سورہ میں لکھا ہی فرشتگان کہے ای مریم یقیناً اللہ تعالیٰ تمکو خوشخبری بھیجتا ہی کہ تو کلام
جو خدا سے ہی جسکا نام عیسیٰ مسیح فرزند مریم ہوگا وہ اِس دنیا مین بلکہ عالم بقا مین بھی
معزز ہی اور اُنمیں سے ایک جو اللہ تعالیٰ کے حضور کے نزدیک پہنچتا ہی ۔ اُسی جلسے میں لکھا ہی
خدا اُسکو کتاب اور علم اور توریت و انجیل کھلاویگا اور اُسکو بنی اسرائیل پر اپنا رسول
مقرر کریگا ۔ سورہ میں بھی لکھا ہی یقیناً عیسیٰ مسیح فرزند مریم پیغمبر خدا ہی اور اُسکا کلام جو وہ
شکم مریم میں پہنچایا اور ایک روح جو اُس سے نکلتا ہی ۔ ایسے اقرارات عظیم کے بعد چاہئے
کہ تعلیم محمد تعلیم مسیح کے ساتھ عین موافقت رکھے مگر اِس موافقت کے عوض ایک بہت اہم
میں اختلاف کلی پایا جاتا ہے اِس بات کو صاف ثابت کرنے کے لئے ہم نیچے آنیوالے مقدموں میں تعلیم
مسیح کو تعلیم محمد سے مقابلہ کرینگے ۔

اول دیکھنا چاہئے کہ عقد شادی کے باب میں انجیل منع کرتی ہے کہ کوئی
شخص ایک بی بی پر دوسری بی بی نہ کرے چنانچہ متی کے ۱۹ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہی
فریسیاں آزمایش کے لئے اُسکے نزدیک آکر پوچھے کیا روا ہی کہ آدمی ہر ایک سبب سے اپنی جورو
کو طلاق دیوے وہ (مسیح) جواب دیا کیا تم نہ پڑھے ہو کہ وہ جو ابتدا میں اُنکو پیدا کیا سو اُنکو نر اور
مادہ بنایا اور کہا کہ اِس سبب سے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے
دونو ایک تن ہونگے اس واسطے اب وے دو نہیں بلکہ ایک ہی تن ہیں اور جو کچھ کہ خدا جوڑا ہی سو
آدمی اسکو جدا نکرے ۔ اور طیمطیوس کے اکتوب کے ۳ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہی پس چاہئے کہ
کلیسے کا نگہبان بے عیب اور ایک جورو کا شوہر ہووے ۔ اُسی باب کے ۱۲ آیت میں لکھا ہی چاہئے

کہ ایک ایک جورو کا شوہر ہوویں فرزند خدا کی اس تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں کیونکہ فرقان چار
عورت کو شادی کرنیکی اجازت دیتا ہی چنانچہ ۴ سورہ میں یوں لکھا ہی اگر تم اندیشہ کرتے ہو کہ یتیموں
کے ساتھ انصاف کے موافق عمل نہ کرو تو ان عورتوں میں سے کہ جن پر تم راضی ہو سو دو یا تین یا
چار کو شادی کرو

دوم ۔ عورتوں کو طلاق دینے کو یا بعض انجیل سوائے زناکاری کے اس عادت کو
بالکل منع کرتی ہی چنانچہ متی کے ۵ باب کی ۳۲ آیت میں لکھا ہی یہہ بات کہی گئی ہی کہ جو کوئی اپنی
جورو کو طلاق دیوے تو اسکو طلاق نامہ لکھدینا لیکن میں (مسیح) تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی
جورو کو سوائے حرام کاری کے دوسرے کسی سبب سے طلاق دیوے تو اسکو حرام کرواتا اور جو کوئی
اس عورت مطلقہ کو نکاح کرے تو حرام کرتا ہے اور ۱۹ باب کی ۷ آیت میں بھی لکھا ہی
تب وے اس سے (یعنے مسیح سے) کہے کہ پھر موسے نے کس واسطے طلاق نامہ دینے اور اسکو باہر کرنیکا حکم دیا
وہ کہا کہ موسے نے تیری سنگدلی کے سبب اپنے جوروؤں کو چھوڑ دینے کی رخصت دیا لیکن ابتدا سے
ایسا نہ تھا اور میں تمکو کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوائے حرام کاری کے کسی سبب طلاق دیوے
اور دوسرے کو نکاح کرے تو زنا کرتا ہی اور جو کوئی اس طلاق دی گئی عورت کو نکاح کرے تو وہ
بھی زنا کرتا ہی فرزند خدا کی اس تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں کیونکہ فرقان اس عادت کو ایک عورت
سے تین بار بھی جائز رکھتا چنانچہ ۲ سورہ میں یوں لکھا ہی تم اپنے عورتوں کو دو بار طلاق دے سکتے
بعد اسکے انکو اخلاص سے رکھو یا مروت سے چلا دو اسی جائے میں بھی لکھا ہی اگر وہ اسکو تیسر
بار طلاق دیوے تو جب تک کہ وہ دوسرے مرد کو شادی نہ کرے تب تک پھر اسپر حلال نہ ہوگی

اما اگر فرقان کے یہ آیات مسیح کی تعلیم کے مقابل ہوں تو محمدؐ اپنے لے پالک بیٹے زید کی مطلقہ
جورو کو شادی کرکے اُس شادی کو جائز رکھنے کے واسطے لکھا سو یہ نیچے آنیوالی آیتیں بہت سا
مختلف ہیں چنانچہ فرقان کے ۳۳ سورہ میں لکھا ہے جبکہ زید نے اُسکے باعث مقدمہ کو ٹھہرا دیا تھا
ہم اُسکو تجھسے شادی کرا دیتے ہیں تا مومنوں پر انکے لے پالک بیٹوں کے جوروؤں کو جب وے انکے
باعث مقدمہ ٹھہرائے ہیں شادی کرنے سے خطا نہ گنا جاوے بلکہ حکم خدا بجا لایا جاتا ہے خدا پیغمبر کو
حلال کیا ہے سو بات سے کوئی اُسکو گنہگار ٹھہرانا روا نہیں ہے اگر اس معاملے میں حرکت زید * کو
اوپر لکھی گئی سو تعلیم مسیح کے موافق تفصیل کریں تو ظاہر ہے کہ زید اپنی عورت بے خطا کو طلاق دینے
سے اُسکو حرام کروایا اور محمدؐ اُس عورت مطلقہ کو شادی کرنے سے حرام کاری بھی کیا اب
ہم محمدیوں سے یہ سوال کرتے ہیں کیا یہاں گذاری گئی سو تعلیم مسیح و محمدؐ ایک اصل سے ہو سکتی
ظاہر ہے کہ نہیں پس اُن دونوں میں ایک سچی اور جھوٹی ہونے کے باعث محمدیوں کی سعادت ابدی
کے لئے نہایت اہم ہے کہ وے کون سی ناحق ہے سو سمجھ لویں

سیوم۔ زناکاری کے گناہ کے باب میں انجیل کسی حیلے سے ہو
اُسکو مطلق منع کرتی ہے چنانچہ افسیوں کے ۵ باب کی ۳ آیت میں یوں لکھا ہے مگر زناکاری اور ہر
طرح کی ناپاکی اور لالچ کا ذکر بھی تم میں ہو جیسا پاک لوگوں کو مناسب ہے۔ اور کرنتیوں کے مکتوب
اول کے ۶ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہے زناکاری سے بھاگو ہر ایک گناہ جو آدمی کرتا ہے بدن سے
باہر ہے پر وہ جو زناکاری کرتا اپنے بدن کا گنہگار ہے۔ روح القدس کی اس تعلیم پاک کے خلاف

* اپنی عورت بے خطا جسے وہ محمدؐ کی خوشنودی کی خاطر ظلم سے طلاق دیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان اُمت محمدؐ کو اپنے ساری لونڈیوں سے اس فعل کو جایز رکھتا چنانچہ سیپارہ ۱۸ سورہ کے شروع میں یوں لکھا ہی اب مومنوں کی خوشحالی ہو گئی ہی جو نماز میں فروتنی سے دعا کرتے ہیں اور جو بیہودہ گوئی سے باز رہتے ہیں اور جو خیرات کرتے اور جو اپنے جوروں کے سوا اور دوسری عورت سے ہمبستر ہوتے ہیں یا اسیران جو وے اپنے ہاتھ سے تصرف کئے ہیں کیونکہ انکے بابمیں وے بے خطا ہونگے؟

چہارم بہ خصلت قصاص کے بابمیں انجیل اسکا عمل بالکل منع کرکے مسیح کے ایماندار لوگ کو حکم پہنچاتی کہ وے مضرت اٹھا کر صرف صبر نہ کریں بلکہ اپنے ستانیوالوں کے حقمیں دعا مانگیں چنانچہ متی کے ۵ باب کی ۴۳ آیت میں یوں لکھا ہی تم نے سنا ہو جو کہا گیا ہی کہ اپنے پڑوسی سے دوستی اور اپنے دشمن سے عداوت رکھ لیکن میں (یعنی مسیح) تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمہیں لعنت کرتے سو انکے واسطے برکت چاہو اور جو تم سے دشمنی کرتے سو اُنسے نیکی کرو اور انکے لئے جو تمکو ستاتے اور دکھ دیتے ہیں دعا کرو۔ اسواسطے کہ تم آسمان پر ہی سو اپنے باپ کے فرزند ہووے کیونکہ وہ آفتاب کو بدوں اور نیکوں پر طلوع کرتا ہی اور عادلوں اور ظالموں پر مینہہ برساتا ہی۔ اور رومیوں کے ۱۲ باب کی ۹ آیت میں لکھا ہی اے عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ دوسرے کے غصے کو راہ دو کیونکہ یہہ لکھا ہی انتقام لینا میرا کام ہی میں بدلہ لیونگا خداوند کہتا۔ پس اگر تیرا دشمن بھوکھا ہو اُسے کھلا اگر پیاسا ہو اسے پلا کیونکہ یہہ کرکے تو اُسکے سر پر آگ کے انگاروں کا تودہ کریگا۔ بدی کا مغلوب مت ہو بلکہ نیکی سے بدی پر غالب ہو۔ مسیح کے ان احکام بردبار کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان انتقام لینا جایز رکھتا چنانچہ ۲۲ سورہ میں یوں لکھا ہی اُن لوگوں کو جو کافروں پر ہتیار باندھتے سو اجازت دی گئی ہی کیونکہ وے

اُن سب بے انصافی سے ستائے گئے ہیں اور خدا یقیناً اُنکی مدد کر سکتا جو اُنکے مکانوں سے مضرت اُٹھا کر نکالے
گئے ہیں صرف اِس سبب سے کہ وے کہتے کہ ہمارا خداوند خدا ہے۔ اُسی سورہ میں لکھا ہے جو کوئی اپنے کو پہنچی
سو مضرت کے واسطے برابر قصاص لیکر بعد ازاں بے انصافی سے سلوک کیا جاوے تو یقیناً خدا اُسکو
مدد کریگا کیونکہ خدا رحیم و معاف کرنے والا ہے

پنجم۔ خدا کی حقیقت سے برگشتہ ہوئے ہیں سو لوگ کے سلوک کے
بابمیں انجیل اُنپر زبردستی کرنا بالکل روا نہ رکھکر بحلم و صبر تمام تعلیم دینے کا حکم کرتی چنانچہ متی کے
۱۰ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہے دیکھو میں تمکو بکریوں کی مانند لانڈگوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں اسلئے تم
سانپ سا ہوشیار اور کبوتر سا غیر مضر ہو۔ اور طیمطیوس کے مکتوب دوم کے ۲ باب کی ۲۴ آیت میں
لکھا ہے مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ قضیہ کرے مگر سب سے ملنے والا اور سکھلانے پر مستعد و برداشت
کرنیوالا ہووے اور اُنہیں جو مقابلہ کرتے ہیں فروتنی سے تعلیم دے کہ شاید خدا اُنھیں توبہ بخشے تا کہ وے
کلام حق کو قبول کریں اور وے جو شیطان کی مرضی کے مطابق گرفتار کئے گئے ہیں اپنے تئیں اُسکے پھندے
سے چھڑاویں۔ اُن لوگ کے بابمیں جو انجیل سے برگشتہ ہوتے ہیں مسیح کا حکم بردبار رہی ہے مگر اُن لوگ
کے حق میں جو فرقان کے وعدے کو حقیر جانتے ہیں محمد جہاد کرنے اور جان سے مار ڈالنے کا حکم کرتا ہے چنانچہ
فرقان کے ۴ سورہ میں یوں لکھا ہے خدا کے مذہب کے واسطے اُن کو جہاد کرنے دو جو اِس زندگی کو عوض نہ جانکر
عالمِ بقا کی حیات پر اُسکو فدا کرتے ہیں کیونکہ جو کوئی مذہب خدا کے واسطے جہاد کرتا خواہ وہ قتل ہو
یا فتحمند ہو ہم یقیناً اُسکو بڑا ثواب دینگے اور تمکو کیا ہوا کہ نا کہ خدا کے مذہب راست کے واسطے بلکہ آدمیوں
و عورتوں و بچوں میں ضعیف ہیں سو لوگ کے بچاؤ کی خاطر جہاد نہیں کرتے ہو۔ جو کہتے اے خداوند اِس شہر سے

جسکے باشندے شریر ہیں سو ہمکو مخلصی دے تیرے پاس سے ہمکو ایک محافظ و بچانیوالا عطا کر وے جو
ایمان لائے مذہب حیدر کے واسطے جہاد کرتے لیکن وے جو ایمان نہ لائے طاغوت کے دین کے واسطے لڑتے ہیں
پس ابلیس کے دوستوں سے جہاد کرو کیونکہ مکر ابلیس کمزور ہی۔ اور ۷۳ سورہ میں بھی لکھا ہی اے پیغمبر
ایمان والوں کو جہاد کرنے کی ترغیب دے۔ اور ۹ سورہ میں بھی لکھا ہی اے پیغمبر کافروں و بدکاروں سے جہاد
کر و بلکہ انکے ساتھ درشتی سے پیش آوے۔ فرقان کے اور بہت سے مقاموں میں وہی حکم بے رحم شہد
پاک خدا کے فرض کے سر کھا قایم ہوا۔

ششم۔ ان لوگ کے باہمی جوج الوہیت مسیح کو قبول کر کے اسکے کفارے پر ایمان
لانے سے سزاوار ٹھہرتے ہیں سو انجیل دکھلاتی کہ وے خدا کے لے پالک بچے بنکر عالم بقا میں اسکے ہمراہ
بادشاہوں و اماموں کے مرتبے سے ابد الاباد سرفراز ہوتے ہیں۔ چنانچہ یوحنا کے ۱۶ باب کی ۲۷ آیت
میں یوں لکھا ہی کیونکہ باپ آپ ہی تمکو پیار کرتا ہی اسواسطے کہ تم مجھے پیار کئے اور ایمان لائے ہو کہ میں
خدا سے نکلکر آیا ہوں میں باپ سے نکلکر دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جاتا ہوں
اور بھی گلاتیوں کے ۳ باب کی ۲۶ آیت میں لکھا ہی تم سب کے سب عیسی مسیح پر ایمان لانے سے خدا
کے فرزند ہو۔ اور کتاب مکاشفات کے ۱ باب کی ۴ آیت میں یوں لکھا ہی اسکی طرف سے جو ہی
اور تھا اور آنیوالا ہی اور سات روحوں کی طرف سے جو اسکے تخت کے سامنے ہیں اور عیسی
مسیح کی طرف سے جو گواہ وفادار اور پہلا انہیں جو مرکے جی اُٹھے اور شاہان زمین کا سلطان ہی فضل
و آرام تمھارے لئے ہی اسکے لئے جو ہمکو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمارے گناہ دھو ڈالا اور ہمکو بادشاہ
اور اپنے باپ خدا کے امام بنایا سو ابد الاباد جلال اور حکومت ہووے آمین روح القدس کے ان کلمات پر

فضل کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ بآواز بلند مسیح کے ایماندار لوگ کو طعن کر کے کافر ان ٹھہراتا ہے
چنانچہ فرقان کے ۵ سورہ میں یوں لکھا ہے کہ یقیناً کافر ہیں جو کہتے کہ خدا مسیح فرزند مریم ہے کیونکہ
مسیح کہا ای بنی اسرائیل خدا کی بندگی کرو کہ وہ میرا اور تیرا خداوند ہے اور اسی سورہ میں لکھا ہے
کہ وے کافر ہیں جو کہتے یقیناً خدا مسیح فرزند مریم ہے ان سے کہہ کہ کون خدا سے اور کچھہ حاصل کر سکتا
اگر وہ مسیح فرزند مریم اور اسکی ماں اور روئے زمین پر ہیں سو سبھوں کو ہلاک کیا چاہے۔

ہفتم گنہگاروں کو راستباز ٹھہرانے کے لیے مقرر کیا

گیا ہے سو واسطے کے یا ہیں انجیل دکھلاتی کہ فقط وے جو بدل و جان فرزند پر ایمان لاتے ہیں
عفو عصیان پا کر پدر کے پاس راستباز ٹھہر سکتے۔ چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت میں لکھا ہے
وہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے سو ہمیشہ کی حیات اسکی ہے اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا سو حیات کو
نہیں دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اسپر رہتا ہے۔ اور مرقس کے ۱۶ باب کی ۱۵ آیت میں لکھا ہے کہ
انکو کہا کہ تم ساری جہان میں جا کر تمام خلق اللہ کو انجیل کی منادی کرو وہ جو ایمان لاتا اور
اصطباغ لیتا سو نجات پاویگا اور وہ جو ایمان نہیں لاتا سو دوزخی ہو جاویگا۔ اور کتاب
اعمال کے ۴ باب کی ۱۲ آیت میں بھی لکھا ہے کسی دوسرے میں سلامتی نہیں ہے کہ آسمان کے تلے
ایک اور دوسرا نام آدمیوں کو نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں۔ نجات کی راہ مقرری
کے یا ہیں ان اسرار کے اظہار ہا کے سنیہ کے خلاف محمد علانیہ مشہور کرتا کہ نجات ایمان کفارہ مسیح
سے نسبت نہ رکھکر صرف اپنے پر ایمان لانے سے ہے چنانچہ فرقان کے ۳ سورہ میں یوں لکھا ہے
کہہ اگر تم خدا کو عزیز جانتے ہو تو میری پیروی کرو تب خدا تم سے محبت رکھکر تمہارے گناہوں

کو بخشیگا کیونکہ خدا رحیم و کریم ہی کہہ خدا کو اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرو اگر تم برگشتہ ہو تو
یقیناً خدا بے ایمانوں کو عزیز نہیں رکھتا ۔ ہمیشہ کی بہشت کے بارے میں بہت سے آیات فرقان میں موجود ہیں

ہشتم نعمت ہونے کے ختم کے باب میں انجیل نہایت صاف

دکھلاتی کہ کتاب مکاشفات کے وسیلے سے خدا کی وحیات سب کامل ہونے کے باعث لعنت
نہیب اس شخص پر ہو رہے جو آئندہ گستاخی سے کتب مقدس میں افزایش کرے ۔ چنانچہ کتاب
مکاشفات کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہے ۔ میں ایک شخص کے لیے جو اس کتاب کے نبوت کے
باتوں کو سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی ان باتوں میں کچھہ زیادہ کرے تو خدا ان بلاؤں کو جو اس
کتاب میں لکھے ہوئے ہیں اسکے لیے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے
کچھہ نکالڈالے تو خدا اسے کتاب حیات و شہر مقدس اور اس کتاب میں لکھے ہیں سب باتوں کی شراکت
سے نکالڈالیگا ۔ ان اظہاروں کے خلاف محمد کے کتاب فرقان سے کتب مقدس
میں افزایش کرنے کی کوشش کرتا بلکہ اس کتاب کے بابوں میں کچھہ بھی قسم کھا کر کہتا کہ خدا کی وحی حقیقی ہی
چنانچہ ۵۶ سورہ میں یوں لکھا ہی علاوہ میں غروب ستاروں کی قسم کھاتا ہوں اور یقیناً اگر تم
اسکو پہچانو بڑی قسم ہی کہ یہہ فرقان مجید ہی جسکا اصل کتاب غیب میں موجود ہی سوا
پاک لوگ کے دوسرا کوئی اسکو نہ چھوئیگا وہ خداوند خلایق کی وحی ہی اور ۶۹ سورہ میں بھی لکھا
ہی میں سب پر جو ظاہر و غایب ہی قسم کھاتا ہوں کہ یہہ شاعر کا کلام نہیں بلکہ رسول معتبر کا ہی تم کتنا کم باور
کرتے ہو ۔ نہ کلام کاہن ہی تم کتنا کم نصیحت لیتے ہو ۔ وہ خداوند خلایق کی وحی ہی

نہم خدا کے نجات پائے ہوئے لوگ بہشت میں حاصل کرتے ہیں

خوش حالی کے بابمیں انجیل ظاہر کرتی کہ نفسانی نہیں بلکہ روحانی ہی ازینباعث بادشاہت سماوی
مین بیاہ کرتے نہ بیاہ مین دیئے جاتے ہین چنانچہ متی کے ۲۲ باب کی ۲۹ آیت مین لکھا ہی عیسی نے انکو
جواب دیا کہ تم کتاب کی معنی اور خدا کی قدرت کو نہیں سمجھکر گمراہ ہوتے ہو کیونکہ قیامت مین
لوگ نہ بیاہ کرتے ہین نہ بیاہ مین دیئے جاتے ہین بلکہ آسمان پر ہین فرشتگان الہ کی مانند ہیتے ہین اس تعلیم
معتبر کے خلاف محمد پیروان فرقان کو آسمان مین ایکہی بیاہ بلکہ کثرت بیاہ کا وعدہ کرتا چنانچہ
فرقان کے ۳ سورہ مین یون لکھا ہی کہہ کیا مین تمکو اس سے بھی اچھے نعمتین بتاوں تو انکے واسطے جو خدا سے ڈرتے
ہین انکے خداوند کے ساتھہ باغات جن مین نہرین بہتے تیار ہین وہان وے ابدالاباد رہینگے اور انکی بیویان
جنسے پاکی سے پاک ہین عیش کرینگے اور خدا کی مہربانی پاوینگے اور ۴۴ سورہ مین بھی یون لکھا ہی کیکر
وے جو نیک ہین مقام محفوظ مین باغون چشموں کے درمیان رہا کرینگے انکو ریشمی وستینی کپڑے پہناوینگے
اور بایکدیگر روبرو بیٹھینگے ایسا ہوگا بلکہ ہم انکو بڑے بڑے سیاہ چشم نازنینوں سے شادی کرینگے اور
۵۶ سورہ مین بھی لکھا ہی یقیناً ہم نازنینان بہشت کو قدرت عجیب سے پیدا کئے ہین اور انکو باکرہ
اپنے مردوں کے پیارے بلکہ انکے ہم عمر بنائے ہین تا کہ دہنے ہاتھہ کے مصاحبوں کی خوشنودی ہووے

دہم ان اشخاص کے بابمین جو عہد مسیح کے بعد نعمت نبوت

کا دعوی کرین سو انجیل دکھلاتی کہ وے سب نبی ناحق ہین ازینباعث عیسویوں کو حکم ہوا کہ
انکے باتوں کو مان لین ان کی پیروی کرین چنانچہ متی کے ۲۴ باب کی ۲۳ آیت مین یون لکھا ہی اسوقت اگر
کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح ان جائے یا اس جائے ہی تو باور مت کرو کیونکہ بہت سے جھوٹھے مسیحا
اور پیغمبران ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامات بتاوینگے کہ اگر ممکن ہو تو مقبول لوگ کو بھی

گمراہ کرینگے خبردار پس اگر وے اسکی خبر دیا ہوں پس اگر لوگ تمکو کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں ہے تو باہر مت جاؤ
یا کہ دیکھو خلوت خانوں میں ہے تو باور مت کرو۔ فرزند خدا کی انکی تاکید مخصوص کے باوجود محمد نے بہ ناحق
تمام کہتا کہ مسیح فی الحقیقت میری آمد و نبوت کے بابت پیشگوئی کیا تھا چنانچہ فرقان کے ۶۱ سورہ میں
یوں لکھا ہے اور جب عیسیٰ فرزند مریم کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمکو خدا سے بھیجا ہوا رسول
ہوں اور میرے آگے دی گئی کتاب کو قایم کرتا بلکہ احمد نام میرے پیچھے آنیوالے رسول کے بابت خوشخبری
لاتا ہوں ۔

تعلیم محمد تعلیم مسیح سے کسقدر تفاوت رکھتی ہے سو بتلا کر اپنی شہادت کے اس حصے کو
بند کرنے کے آگے فرقان کی اور ایک آیت کو ناظر کے روبرو رکھنا ضرور ہے تا وہ مسیح کے شریعت
پاک سے نہایت مختلف ہے کہ خود محمد یاں تک لینگے بالکل غیر ممکن تھا کہ مسیح اسکے مصنف کے بابت
پیشگوئی کرکے اسکو خدا کا پیغمبر مشہور کرے چنانچہ فرقان کے ۳۳ سورہ میں لکھا ہے اے رسول
ہم تیرے جوروان جنکو تو انکا مہر دے چکا تیرے پاس رکھے اور خدا نے تجھے عنایت کیا غنیمت سے بھی
سارے لونڈیاں جو تیرا اسیر ہاتھ تصرف کرتا ہی اور تیرے ممیرے اور چچیرے بہناں اور تیرے
پھوپھیرے و خلیرے بہناں جو تیرے ساتھ شہر مکہ سے بھاگے بلکہ دوسری کوئی عورت معتقد اگر
وہ اپنے تئیں پیغمبر کو دیوے بشرطیکہ پیغمبر اسکو بیاہ کیا چاہے یہہ نعمت مخصوص ہے جو دوسرے
مومنوں سے بڑھکر تجھے عطا کی گئی ہے ہم انکو انکے جوروؤں کے حق میں بلکہ وے اپنے دہنے
ہاتھ سے تصرف کئے سو لونڈیوں کے بابت کیا مقرر کئے ہیں سو ہم جانتے ہیں تا کہ تجھے عطا کی
گئی نعمت پر عمل کرنے سے تجھپر گناہ نہ گنا جاوے کیونکہ خدا رحیم و کریم ہے ۔ اگر نبی عرب کے خلاف

اِس آیت ناپاک کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو بہ یقینی تمام ثابت کر لی کہ اُسکے مذہب اور مذہب عیسیٰ
مسیح کے درمیان کچھ بھی نسبت نہ ہو سکتی بلکہ قرآن کے ۶۱ سورہ میں ہے سو دعویٰ کہ مسیح احمد نام
سے ایک پاہین پیشگوئی کیا سو سراسر جھوٹ تہمت ہی۔ کوئی شخص فرزندِ خدا کے مذہب پاک سے واقف ہو کر
اور پڑھ لکھ کر اِس آیت کو ملاحظہ کرے تو صراحت معلوم کریگا کہ اُسمیں محمد مصطفیٰ اپنے تئیں صرف نمونۂ
شہوت نہیں ٹھہراتا بلکہ ایزد تعالیٰ کی پاکی و راستی کے خلاف بہتان کی گستاخی بھی ثابت کرتا ہے

اختتام میں ناظر ہوشیار جو بار اٹھا کر اِس باب میں لکھے گئے سو
پیشگوئیوں میں سچے ہیں انکو خوب دریافت کریگا سو البتہ تاڑ لیگا کہ جیسا دن رات سے فرق رکھتا
دیا ہی توریت و انجیل کے مسائل قرآن کے آئین سے اختلاف رکھتے ہیں پس واضح ہی کہ ان
دو قسم کے کتب ایک اصل سے شہرت نہ پاتے بلکہ یہہ ظاہر باہر بھی ہی کہ یہ دونوں نجات روح کے
واسطے فایدہ بخش ہو سکتے۔ اگر انصاف الد توریت و انجیل گواہی دیتے ہو تو نجات انسان
کے لیے شریعت کو کفارہ عوض بخشش طلب کرنی تھی تو یقین ہی کہ محمدیان سب کے سب دوزخی ہو جائینگے
کیونکہ وے اُسی مقدمے میں خدا سے ٹھہرایا گیا ہی سو کفارہ واحد کی حقارت کرتے ہیں برعکس
اِسکے اگر مسیح کی کفارہ عصیاں کے بغیر انسان بچا جا سکتے تو اُسکا نتیجہ یہی ہی کہ کتب موسوی زبور
و کتب انبیا و انجیل سب کے سب جھوٹے ہیں محمدیوں کو جو ابدار وکی سے بچنا جنکو تھوڑے
عرصے میں خدا کے سامنے جھڑکی دینا پڑیگا سو نہایت لازم ہی کہ وے اِس مقدمے کو خوب دریافت کر کے
فیصلۂ راست پر آویں اِس رسالے کے شروع میں ٹھہرایا گیا ہی سوالِ اصلی کی طرف پھر
رجوع ہو کر ہم بحث نجات تمام کہتے کہ یہاں موجود ہیں دو قسم کے کتب میں کونسی باطل بلکہ نجات کے

چھٹواں باب

خدا نجات کے مقدمہ اہم میں بنی آدم کی ہدایت کے لئے افشا کیا ہی سو مسایل کے بیان و ثبوت میں۔

اے ہم بوفادار ہی تمام فرزندِ خدا کی نجات کے بابمیں موجود ہیں پیشگوئیاں توریت و انجیل کی
اپنے برادرانِ محمدی کے ساتھ کہیں یعنی ان پیشگوئیوں کے مضامین کے بابمیں اسقدر تمام کہا جا سکتا
کہ گروہِ محمدیان بسبب اُن سے بالکل انجان ہو کر اوقات بسری کی ہے علاوہ اسکے قرآن کی انجانیت ایسی
عام ہے کہ شاید اُن میں کوئی ایک بھی نہ پایا جا سکتا جو جانتا کہ ایسے حقیقتاں دنیا میں تھے۔ گو کہ یہاں
لکھے ہوئے پیشگوئیاں اور دوسرے بہت سے جو بسبب جگہ نہ ہونے کے یہاں ہم داخل نہ کر سکے تو صدہا
بلکہ ہزارہا سال سے کتبِ عتیق میں نظر آئے تھے تو بھی محمدیان انکی طرف کبھی متوجہ نہ ہوئے ہیں بزعم
فاسد معرفت جسکے محمد مصطفے انکے باپ دادوں کو فریب دیا کہ فقط معتقدانِ فرقانِ خدا کے پاس
مقبول ہیں سو کل فرقۂ محمدی میں توریت و انجیل کی ایسی ہی حقارت پیدا کیا ہی کہ اگرچہ وے ان

کتب کی الہامیت کو اقرار کرتے ہیں تاہم اُنکے مضمون کو باہمیں سمجھتے کہ اپنے غور دیتا ہے کہ الیق خبر دیتی ہے
محمّدیوں کی ہمیشہ نادانستگی و مغروری سوا اُس کے جو سالِ ہجری سے معرفت اُنکا ارواح بے
شمار کو راہِ دوزخ پر لایا ہے۔ و سرے کسیکے کام نہیں آتی جیسا کہ عیسٰی مسیح خود کہتا ہے کہ
میں تم سے کہا کہ تم اپنے گناہوں میں مرجاوگے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لاؤ کہ میں وہی ہوں تو تم اپنے گناہوں
میں مرجاوگے۔ اب معرفت سال ۱۳۰۰ کے محمدیوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ پس ہر
وہ شخص جو اس سالے میں خبردار ہو تمام تحریر کئے گئے ہیں پیشگوئیوں کی بعکس خفیف فرزندِ خدا کی
حقارت کریگا سو اپنے بزرگوں سے بہت گناہ بڑھکر رکھیگا کہ وہ باوجود شہادتِ بیشمار معقول
کے نجاتِ اصلی الٰہی کی بشارت سے برگشتہ ہو کے ضلالت و کفران کو اختیار کیا ہے

ہم باب سابق میں محمد مصطفےٰ خود قول اُنکا شہادت
معتبر کے موافق فرزندِ خدا کی الوہیت و جسمیت و موت و کفارہ کو ثابت کرچکے ہیں لیکن بسبب
کفارہ ضرور ہے کہ کلامِ الٰہی میں انشا ہوئے ہیں سو ان مسایل نجات کو ہمارے ناظرین آگے پیش کرے روبرو
رکھیں۔ ان مسایل کے بیان کرنے میں جتنا ہو سکے اتنا ہی اختصار و صاف سے لکھینگے چنانچہ وے
نیچے آنیوالے رسالے کے موافق علی حسب ترتیب لکھے جاتے ہیں

۱۔ تثلیثِ خدا۔ یعنی ایزد تعالیٰ وجود ثلثہ الا احد ہے

۲۔ گناہِ اصلی آدم۔ بلکہ ارواحِ بنی آدم پر اسکے تاثیراتِ نفسی و زبون

۳۔ لاچاری بنی آدم۔ یعنی غیر امکان کہ بنی آدم خواہ اپنے گناہ کے واسطے کفارہ دیویں یا اپنے دل کو
گناہ کے شوق و عادت سے پاک کریں

۴۔ کفارۂ مسیح تاکہ شریعت کے عدولی سے محفوظ رہنے کے باعث بنی آدم اُسکے نتیجوں سے مخلصی پا سکیں

۵۔ نیا جنم یعنے روح القدس کی قدرت سے ارواحِ بنی آدم تازہ کیا جانا تاکہ وے توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاویں

۶۔ نجاتِ ایمانِ مسیح یعنے گنہگار کے عوض خدا کے پاس راستباز ٹھہرنا بلکہ بقدرتِ روح القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانا۔

۷۔ رضائے الٰہی یا بادشاہت کلیسیہ کہ روئے زمین پر مسیح کی فوج روحانی ہووے بلکہ بادشاہتِ آسمان میں شریک ہو کر اُس کے مرتبے سے ابدالآباد سرفرازی پاوے۔

۱۔ تثلیثِ خدا یعنے ایزد تعالیٰ کی وجودِ ثلٰثۃ الاحدھی

توریت و انجیل کا یہ مسئلہ اصلی بتلاتا کہ خدا ایک روح ہے بے حد و ابدی و [illegible] قادر دانا حاضر و ناظر سوائے خدائے واحد و لاشریک کے دوسرا کوئی خدا نہیں ہے مگر کتب مقدس سکھلاتی ہیں کہ الٰہی میں تین ذاتِ بزرگ موجود ہیں یعنے پدر و فرزند و روح القدس اور یہ تینوں سچی کنہہ سے ہو کر فی الحقیقت ایک ہیں یہ تین خدا نہیں مگر ایک ہی خدا ہے علاوہ تثلیث در وحدت اور وحدت در تثلیث ازل سے خدا تعالیٰ کا طرحِ وجود ہی ہے ذاتِ الٰہی کبھی وحدت بدون تثلیث یا تثلیث بدون وحدت نہیں مگر ہمیشہ وجودِ ثلٰثۃ الاحد تھی ازیں باعث معبودِ باخدائے لایزال کو یہ ہستی تمام از ثلٰثۃ الاحد کہلاتی ہیں

اللہ تعالیٰ کے اسرارِ وجود کے بابت توریت و انجیل بھی ...

کیونکہ ظاہر ہے کہ یہہ بھید فہم مخلوق کے باہر ہے بلکہ مخلوق تا حین الیٰ منتہی ہے میں وجدانیا بالکل غیبیتا
ہی از بس عجیب سو بیان اس سر راز کو کھول لینے کی قدرت رکھنے میں سو کبھی مجھ نہیں کیئے بلکہ اسمیں
گستاخی سے دم بھی نہ مارتے۔ اس کے باب میں فقط اتنا ہی چاہیے، دیکھنے کو خدا اسکو اپنے کلام میں
افشا کیا ہی لہذا بضرورت ہونا اگر کوئی محمدی تقدیر ہے کہ عیسوی اس راز کو مفصل بیان
کرنے کی قدرت نہ رکھنے سے آپ اپنی فضیلت رکھتا تو ہم کو معلوم ہو دے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی قیام
بالذات پر لحاظ کرے تو خود بھی حیص بیص میں گرفتار ہوگا۔ اگر عیسوی راز تثلیث کو تفصیلوار
بیان کر نہیں لاچاری تو یہ دستور محمدی بھی راز قیام بالذات کو کھول لینے کی لحاظ قدرت نہیں رکھتا
الغرض آدمی اپنے وجود انی کے راز کے باب میں کچھہ نہیں جانتا پس خدا تعالیٰ کی ذات بزرگ کا
بھید کیا معلوم کر سکے وہ اپنی ذات میں حیات جسمانی و روح حیوانی و نفس ناطقہ کس طرح
مرکب ہو کر آپسمیں وابستہ ہو رہی ہے سو بیان نہیں کر سکتا پس خدا تعالیٰ کی ذات بے حد و کنار کیونکر
ظاہر کر سکے لہذا ہر ایک محمدی جانتا چاہیے کہ اس مقدمے میں وہ عیسوی پر کچھہ بھی فضیلت نہیں رکھتا
کیونکہ جیسا عیسوی راز تثلیث کا بیان نہیں کر سکتا ویسا ہی محمدی بھی راز قیام بالذات کو کھول لینے
کی قدرت نہیں رکھتا پس ان ہر دو باتوں میں صرف اتنا ہی کہا جا سکتا کہ خدا نے افشا ہونے کے

باعث ضرورت حق ہو دیں

اگلو کہ راز فرزندگی کا بیان آدمی سے نہیں ہو سکتا تاہم اسکی دلیل غیر ممکن
نہیں ہے اگر ناظر محمدی اسکا ثبوت طلب کرے تو ہم یقینی تمام جواب دینگے کہ باب سابق میں لکھی
گئی سو ہر ایک پیشگوئی اسکی دلیل لا رہی کیونکہ سب پیشگوئیاں بتلاتے کہ یہ اپنے فرزند کو کار کفارے

پیغمبر کہنے سے صرف یہ بات تھی اور فرزند جب ہمارے لیے آدمی ہوئے اور قربانی کیا جانا اور کفارہ دینے سے نجات
کا سبب ٹھہرا کیونکہ وہ الٰہی ہے۔ ان کتب مقدسہ کی اکثر آیات میں بتلایا ہے کہ روح القدس فقط کل کائنات
کا قائم کرنے والا اور مخلوقات کا چلانے والا ہی نہیں بلکہ رازِ الٰہیت کا دریافت کرنے والا بھی ہے جیسے کہ
صفحات ہذا سے ہیں چنانچہ قرنتیوں کے مکتوبِ اول کے ۲ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ روح
ساری چیزیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کرتا ہے کیونکہ آدمی میں سے روح
انسان کے سوا کون اسکے احوال کو جانتا اسی طرح خدا کی روح کے سوا کوئی بھی خدا کا احوال نہیں جانتا
اگر اور بھی شہادت مطلوب ہو تو انجیل میں ہر طرح کی گواہی کے موافق موجود ہے لیکن
یہاں ہم تین مثال پر اکتفا کرینگے چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی ۱۸ آیت میں یوں لکھا ہے تب یسوع نے
پاس آکے ان سے باتیں کرکے کہا کہ آسمان اور زمین میں تمام حکومت مجھے بخشی گئی ہے اسلئے تم جاکر
سب قوموں کو شاگرد کرکے انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے اصطباغ دیو۔ اور قرنتیوں
کے دوسرے مکتوب کے ۱۳ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل اور
خدا کی محبت اور روح القدس کی مصاحبت تم سبھوں کے ساتھ ہووے آمین اور یوحنا کے
مکتوبِ اول کے ۵ باب کی ۷ آیت میں بھی لکھا ہے تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں یعنی باپ
و کلام و روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں

۲۔ گناہِ اصلیٔ آدم بلکہ ارواحِ بنی آدم پر اسکے تاثیراتِ نفسی و مذہبی۔

توریت و انجیل کا یہ مسئلہ اہم بتلاتا کہ پہلا آدمی یعنی آدم حکم معبود کے برعکس
منع کیا گیا اس کو کھانے سے اپنی حالتِ پاکی قلب بلا موتِ جسمانی فتوے شریعت

یعنے عذابِ ابدی دوزخ میں گرفتار کیا۔ اولاً انسان کے جدِ اعلیٰ کی ناپاکی قلب کے باعث ناظرِ محمدی
لحاظ کیا چاہئے کہ آدم گناہ کرتے ہی صرف مشابہتِ الٰہی یعنے وہ پاکی و راستی جس سے
وہ پیدا کیا گیا تھا نہیں کھو دیا بلکہ ابلیس کی ترغیب و فریب میں گرفتار ہو کر اپنے دل کے ہر ایک
خیال و خواہش میں ناپاک ہو گیا پس اس کی پاکیِ اصلی دور ہونے کے باعث آئندہ وہ خدائے
پاک کی قربت سے کچھ خوشی حاصل نہ کر سکتا کیونکہ اسکا دل نفسی و ناپاک خدا کی پاکی سے نفرت
کر کے بصداقت اسکی پرستش کرنے بلکہ اس سے گرمِ محبت رکھنے میں بالکل قاصر ہو گیا تھا۔ اگر
صاف پوچھے تو آدم نافرمانی کرنے سے راغبِ عصیان بنکر خدائے پاک کا عدو ہو گیا تھا۔ اس سے
مراد یہی ہے کہ اسکا دل بجنس خواہشاتِ نفسانی و شوقِ عصیان سے معمور ہو کے فرمانِ معبود کے عکس
خدا کا اپنے شوق و ذوق کے موافق عمل کیا کرتا ایسا ہوا کہ آدمی حلیم و عاجز و پاک و فرمانبردار ہونیکے
عوض مغرور و فاجر و ناپاک و مفسد ہو گیا چنانچہ کتابِ پیدائش کے ۶ باب کی ۵ آیت میں یوں
لکھا ہے اور خدا نے دیکھا کہ زمین پر آدمیوں کی بدی بہت بڑھ گئی اور انکے دل کا ہر ایک تصور و خیال
روز بروز صرف بد تھا۔ اور زبور کے ۵۳ قصیدے کی ۲ آیت میں لکھا ہے خدا آسمان پر سے
اولادِ آدم پر نگاہ کیا اسلئے کہ کوئی دانشمند یا کوئی طالبِ خدا ہے سو دیکھے انہیں سے ہر ایک برگشتہ
ہوا ہے وے سب کے سب ناپاک ہو گئے ہیں کوئی نہیں جو نیکی کرتا نہ ایک بھی نہیں۔ ثانیاً انسان کا جدِ اعلیٰ
موتِ جسمانی کے بلا میں مبتلا ہونیکے باعث ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ آدم نافرمانی کرنے کے قبل
جسمِ لاموت رکھتا تھا۔ علاوہ اگر وہ حالتِ معصومی میں رہتا تو ابد الآباد زندہ رہتا مگر
گناہ کرتے ہی اخلاطِ غلیظ اسکے جسمِ لازوال میں داخل ہو کر مرض و دکھ و موت بلکہ گور میں اس

جسم کی تباہی بھی لائے چنانچہ کتاب پیدایش کے ۳ باب کی ۱۷ آیت میں یوں لکھا ہی اور خدا
آدم سے کہا اسواسطے کہ تو اپنی جورو کی بات سن لیا اور اُس درخت سے کھایا جسکے باب میں
مین حکم کیا کہ تو اُس سے مت کھا زمین تیرے سبب سے لعنتی ہو گئی تو محنت کے ساتھ اپنی عمر بھر
اُس سے کھائیگا اور وہ تیرے واسطے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگاویگی اور تو کھیت کا ساگ
پات کھائیگا۔ تو اپنے چہرے کے پسینے کی روٹی کھائیگا جبتک تو زمین میں پھر نہ جاوے کہ اُس سے
تو نکالا گیا کیونکہ تو خاک ہی اور پھر خاک میں ملیگا۔ ثالثاً انسان کا جد اعلیٰ شریعت کے موافق
عذاب دوزخ کے فتوے میں گرفتار ہونے کے باعث ناظر یاد رکھا چاہئے کہ شریعت سے فتوی
اسلیے ملحق کیا گیا ہی کہ شریعت خلقت کی شکست اور بیعزتی سے محفوظ رہے وہ فتوی بھی
ہی کہ شریعت کا ہر ایک شکست کرنے والا ابد الاباد دوزخ میں ہلاک ہو جاوے پس جبتک کہ آدم
فرمانبرداری کرتا اُسکی روح فتوے سے محفوظ رہتی لیکن جبتو وقت کہ نافرمانبردار ہو کے شریعت
کی شکست کیا تو اپنے تئیں فتوے میں گرفتار کر کے عذاب ابدی کے لایق ٹھہرایا جیسا کتاب حزقایل
کے ۱۸ باب کی ۴ آیت میں لکھا ہی دیکھو سارے ارواح ہمارے ہیں جیسا روح پدر ویسا ہی روح
فرزند ہماری ہی اور وہ روح جو گناہ کرتی سو مر جائیگی۔ رومیوں کی مکتوب کے ۶ باب کی ۲۳
آیت میں بھی لکھا ہی گناہ کا بدلہ موت ہی۔ پس اور بیان کیئے گئے سو تین بلیات جو آدم بہشت
میں گناہ کرنے ہی آپ پر پہنچے سو سب کتاب پیدایش کے ۲ باب کی ۱۷ آیت میں لکھی گئی ہی سو
عقوبت اصلی الہی سماے ہیں یعنے تو نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن کہ تو
کھائیگا تو یقیناً مر جائیگا۔

گناہ اصلی آدم ایسا ہی تھا بلکہ اُسکے جسم و قلب پر اُسکے تاثیرات
زبون اور بیان کیئے گئے سو لکھا تھے ۔ الا اِس مقدمے کا اور ایک حصہ باقی رہتا جسپر غور کرنا ناظر
محمدی کو نہایت اہم ہے کیونکہ یہہ اُسکے ساتھ نسبت مخصوص رکھتا ہے چنانچہ کتب مقدس عیسائی
تمام سکھلاتے ہیں کہ جیسا بہی آدم کا جد اعلیٰ نافرمانی اصلی سے تباہی میں گرفتار ہوا ویسا ہی
وے بہی اُسی مصیبت میں مبتلا ہیں چنانچہ وے عاصی اصلی کی اولاد ہونیکے باعث نافرمانی اصلی اُنپر بھی
گنی گئی ہے علاوہ اُس اصل ناپاک سے پیدا ہوکر وے بہی ناپاکی قلب سے رکھتے وہی موت جسمانی
اٹھاتے بلکہ شریعت کے فتووں کے موافق وہی آفت دوزخ میں گرفتار ہوجاتے ہیں چنانچہ گناہ اصلی
کل اولاد آدم پر گنا جانیکے بارے میں رومیوں کے ۵ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہے غرض جیسا ایک کے
گناہ سے سارے آدمیوں پر فیصلہ ہوا کہ وے غضب کے لائق ہیں ویسا ہی ایک کی نیکی کے سبب
سے سارے آدمیوں پر کرم ہوا کہ وے نعمت حیات ابدی پاویں کیونکہ جیسا ایک آدمی کی نافرمانی
سے بہتیرے لوگ گنہگار ٹھہرائے گئے ویسا ہی ایک کی فرمانبرداری سے بہتیرے لوگ راستباز
ٹھہرائے جاوینگے " تاہم اولاد آدم کی حالت ناپاکی کے بارے میں ناظر محمدی لحاظ کیا چاہیئے کہ داؤد زبور کے
۵۱ قصیدہ کی ۵ آیت میں اپنی فطرت کا حال یوں بیان کرتا دیکھ میں نے برائی میں صورت پکڑا بلکہ گناہ کے ساتھ
میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا " اور کتاب اشعیا کے ۶۴ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہے ہم سب کے سب
ناپاک چیز کے سریکھا ہیں اور ہمارے سارے نیکیاں گندے چیتھڑوں کے سے ہیں اور ہم سب پتے کی طرح
کُملاتے ہیں اور ہمارے گناہ آندھی کی مانند ہمکو اڑا لیگئے ہیں " اور کتاب یرمیاہ کے ۱۷ باب کی ۹
آیت میں یوں لکھا ہے دل سب چیزوں سے دغاباز اور بے نہایت شریر ہے کون اُسکو پہچان سکتا ہے

اور زبور کے ۵۸ قصیدہ کی ۳ آیت میں لکھا ہے شریر رحم سے برگشتہ ہیں وے پیدا ہوتے ہی
جھوٹھ بولکر گمراہ ہوتے ہیں انکا زہر سانپ کا سا زہر ہے وے بہرے ناگ کے سے ہیں جو
اپنے کانوں کو بند کرکے منتر پڑھنے والوں کی آواز کو کیا کچھ ہوشیاری سے منتر پڑھیں نہیں سنتا
پس اوپر کی شہادت معتبر کے موافق اولاد آدم کی حالت کے باب میں نیچے لکھے سے سمجھا ٹھہرایا گیا
یعنی وے سب کے سب گناہ اصلی میں آدم کے ساتھ گنہگار ہوکر ناپاکئ قلب رکھتے وہی مرض
و دکھ و موت اٹھاتے بلکہ موت کے بعد شریعت کے فتوے کے موافق وہی عذاب دوزخ میں
گرفتار رہتے ہیں آدم کی نافرمانی اصلی کا مسئلہ جیسا دنیائے لعنتی کی آگہی ہدایت کے واسطے
کتب مقدس میں لکھا گیا ویسا ہی ہے

۳۔ لاچارئ بنی آدم۔ یعنی غیر امکان کہ بنی آدم خواہ اپنے گناہ کے واسطے
کفارہ دیویں یا اپنے لوں کو گناہ کے شوق و عادت سے پاک کریں۔

اس مسئلہ کے پہلے حصے کی بابت یعنی غیر امکان کہ بنی آدم اپنے گناہ کے
واسطے کفارہ دیویں کتب مقدس سکھلاتے ہیں کہ اولاد آدم صرف اپنے گناہ کے واسطے خدا کو
کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ اسکی کوشش کرنا بالکل خیال باطل ہے کیونکہ بنی آدم تمام و کمال ناپاک
ہونے سے انکے افعال حسن بھی خدا کے چشم پاک کے سامنے کم و بیش ناپاک ٹھہر کر فی الحقیقت
سزا کے لائق ہیں چنانچہ کتاب ایوب کے ۱۴ باب کی ۴ آیت میں یوں لکھا ہے کون ناپاک
چیز سے پاک چیز لا سکتا کوئی بھی نہیں اور ہم آگے ہی کتاب التثنیہ کے ۲۷ باب سے دیکھتے سو
کل خلائق شریعت کے زیر فتوی ہونے سے لعنتی ہو گئے ہیں۔

حوالے میں بھی لکھا ہے ہم سب کے سب ناپاک چیز کی سی کھا میں اور ہمارے رسالے نے نکلیا
سے چند بول کی مانند ہیں الا اگر آدمی خدا کے حضور میں افعال پاک کرنے کی قدرت رکھتا تو
نئے افعال اسکی نافرمانی سے شریعت کو پہنچی تھی سو بے عزتی کے واسطے کفارہ نہ ہو سکتے کیونکہ
لکھا گیا ملعون ہے ہر ایک شخص جو کتاب شریعت میں لکھے ہیں سو سارے حکموں پر قائم رہ کر
عمل نہیں کرتا ہے۔ لہذا جب شریعت کو بے عزت کرنے سے آدمی فتوے کے موافق ملعون ٹھہر چکا
تو ظاہر ہے کہ اسکے افعال نیک اسکی روح کے گناہ کے واسطے کفارے نہ ہو سکتے کہ خدا کے پاس
راستباز ٹھہرے۔ پس حاکم عادل کا کام ہی نہیں کہ وہ اُسے اسکے نیک افعال کے باعث اُسکو بخشش
کرے بلکہ شریعتِ اقدس اپنے شکست کرنے والوں پر ٹھہراتی ہے سو سزا کو عمل میں لاوے چنانچہ
کتاب پیدائش کے ۱۸ باب کی ۲۵ آیت میں لکھا ہے کیا حاکم دنیا انصاف نہ کریگا۔ اور رومیوں کے
۱۲ باب کی ۱۹ آیت میں بھی لکھا ہے انتقام لینا میرا کام ہے میں بدلہ لیونگا خداوند کہتا ہے ثانیاً
مسئلہ اہم کے دوسرے حصے کے بابت یعنے بغیر امکان کہ نبی آدم اپنے لوگوں کو گناہ کے شوق و عادت
سے پاک کریں کتب مقدس صاف صاف دکھلاتی کہ عاصیوں کی باطنی پاکیزگی کے لئے فقط قدرت
الکفایت کرتی ہے بابت پرناظر محمدی تمیز تمام لکھا چاہئے کہ صرف آدمی کی ظاہری چال نہیں بلکہ اسکی
سے دور ہو کر ہمارا جانا ضرور ہے بلکہ جسم ہمیشہ کے سارے خیالات و تصورات و خواہشات
پیدا ہوتے ہیں سو بدی ہے الغرض روح لاموت خود مغلوط و ناپاک و زبون ہو گئی ہے اور اسکو درست
کرنا قدرت انسان سے بعید ہے کیونکہ آدمی اپنے ظاہری شکل کو تبدیل کرنے کی طاقت نہیں
رکھتا پس اپنی باطنی حالت کو کیونکر تغیر کر سکے وہ اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا نہیں

کر سکتا جس طرح اپنے دلِ ناپاک کو اُسکی نفسانیتِ اصلی سے جدا کر کے پاک کرے چنانچہ کتابِ یرمیاہ کے ۱۳ باب کی ۲۳ آیت میں صاف لکھا ہی کیا حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو تبدیل کر سکتا تب تم بھی نیکی کر سکتے جو بدی کرنیکی عادت رکھتے ہو۔ پس اگر یہاں بتلائے گئے سر رکھا بنی آدم اپنے گناہ کے واسطے کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ اپنی روح کو انکی ناپاکی اصلی سے پاک کرنے کی قدرت نہ رکھتے تو ظاہر ہی کہ مقدمہ نجات میں وے بالکل عاجز و لاچار ہیں ازیں باعث کفارۂ عصیان و نعمتِ پاکی قلب ضرور خدا کے کرم و فضل سے ہوتا و گرنہ کلِ اولادِ آدم ابدالآباد دوزخی ہو جاتے

۴۔ کفارۂ مسیح تا کہ شریعت بے عزتی سے محفوظ رہنے کے باعث
بنی آدم اُسکے فتوے سے مخلصی پا سکیں۔

اِس مسئلہ بزرگ کے بابت کتبِ مقدسہ مشہور کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے رحم و محبت کو نہایت شرف بخشنے کی خاطر نجاتِ انسان کو ازراہِ کفارۂ عوض بخش اختیار کیا تھا۔ اِس مقدمے کو بخوبی سمجھنے کی خاطر یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی وہی صفتِ مخصوص تھی بسبب جسکے شریعت اور اُسکا فتویٰ مقرر کیا گیا تھا۔ پس اگر نافرمانی بنی آدم سے شریعت بے عزت کی جاوے تو انصافِ الٰہ کو ضرور تھا کہ فتوے شدید کو عمل میں لاوے ازیں باعث کلِ خلایق خدا کی انصافِ بلا تغیّر کے سامھنے مردگوں کے سے رکھا ہو گئے تھے اِس سے مراد یہی ہی کہ اولادِ آدم رحم سے ناپاک ہو کر سب کے سب بچپن سے شریعت کی شکست کیا کرتے ہیں پس صرف نافرمانی اصلی میں مبتلا ہونے سے نہیں بلکہ فی الحقیقت شریعت کی شکست کرنے سے غضب کے لایق ٹھہرتے اگر خدا اِس حالت میں انکی حمایت نہ کرتا تو اُن میں سے ہر ایک شریعت کے فتوے کے موافق ہلاکی ابدی میں گرفتار ہو جاتا۔ چنانچہ ہم مسئلۂ سابق کو بیان کرنے میں صفائی تمام ثابت کر چکے

کہ اُس آفت میں خلایق کے ہاتھہ سے علاج ممکن نہ تھا پہر ایک کم فہم بہی معلوم کریگا کہ اِس امر میں خدا
مختار تھا خواہ بالکل باز رہتا یا گنہگاروں کی نجات کے لئے دخل دیتا اگر وہ باز رہجاوے تو کل
خلایق کو ہلاک ہونا پڑیگا۔ بر عکس اسکے اگر وہ دخل دیوے تو لازم تھا کہ صرف مختاری کی راہ سے نہیں بلکہ
انصاف کے قواعدِ شدیدہ کے موافق ہووے یعنی اِن دو صورتوں میں اختیار خدا پر موقوف تھی
اور حمد و شکر ہی کہ وہ اپنی رحم و محبت کو شرف بخشنے کی خاطر اِنسان قایم کو غنیمت جانکر اسیر عمل کر سکا
قصد کیا۔ اماں اِس لیئے جو تھے باہم انصاف الٰہی کی دریافت کرنے میں بتلایا گیا کہ اگر خدا قدوس
شریعت کو باز رکھنے کے لئے دخل دیوے تو لازم تھا کہ نیچے آنیوالے تین ضروری مقدمات کو
قایم رکھے پہلا یہہ کہ شریعت حقارت سے محفوظ رہے دوسرا یہہ کہ خدا جہوٹھا نہ ٹھہرے تیسرا
یہہ کہ عاصیاں حمایت نہ پاویں پس اِن تین باتوں کو ٹھہرانا اور گنہگاروں کو شریعت کے فتوے سے
تخلصی دینا کسطرح ہو سکتا۔ گو کہ یہہ مقدمہ بالکل مشکل تھا تا ہم خدا اپنی دانائی کے زور سے اسکو
حل کرنے کے لئے ایک حکمت راست کھلایا وہ حکمت کیا تھی سو ہم آگے ہی اپنے جو تھے باب میں بتلا چکے
ہیں وہاں ثابت کیا گیا کہ فرزندِ خدا جسمدار ہو کر اپنے تیں عصیانِ جہاں کے واسطے فدا کرنے سے
اوپر لکھے گئے سو تین ضروری مقدمات قایم ہو جاتے تھے۔ ازین باعث خدا اپنے اکلوتے فرزند کو
کارِ نجات پر تعین کیا اور خدا کا اکلوتا فرزند قصداً و عمداً قربانِ عصیان بنکر اپنی موت سے کارِ کفارہ
کو پورا کر دیا۔ پس چونکہ کفارہ مسیح سے شریعت بے عزت ہونے و خدا جہوٹھا ٹھہرنے و عاصیاں
حمایت پانے سے محفوظ رہجاتے ظاہر ہی کہ مسیح یہہ انصاف تمام اپنے ایماندار لوگ کو فتوے شریعت
سے نجات بخشکر فضل و عنایت بیشمار عطا کر سکتا چنانچہ اِسبات پر لوقا کے ۱۸ قصید کی ۱

آیت میں لکھا ہی تو بھی بڑا تھا پر جو پاپی ہی تو اس بچہ کو اسیر کیا ہی تو آدمیوں کے واسطے نعمات حاصل
کیا ہی ہاں مفسدوں کے واسطے بھی تا کہ خداوند خدا انکے درمیان بستے

دستیاب جنم یعنے روح القدس کی قدرت سے ارواحِ بنی آدم تازہ
کیا جاتا کہ وے توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاویں

مسئلہ ثانی کے بابیں کتبِ مقدس صاف صاف دکھلاتے ہیں کہ قدرتِ الہی سے پیدا ہوتا
نیا جنم کے سوا ممکن نہیں کہ روح انسان بادشاہت سماوی میں داخل ہووے اسکا وجہ
ظاہر ہی ہی چاہیے کہ ناظرین ہشیار ہی تمام اسپر لحاظ کر کے دیکھو اگرچہ خدا اپنے فرزند کے
کفارے سے نجاتِ مفت کا سرانجام کیا ہی تاہم دلِ انسان غرضی نفسی و ناپاک ہونے سے
محبتِ الہی کی کچھ خواہش نہ رکھکر حرصِ دنیا و خواہشِ عیش سے تمام و کمال معمور ہو گیا ہی الغرض
بنی آدم اپنی ناپاکی ذاتی کے باعث پاکی خدا سے کمال نفرت کر کر صرف اسکے احکامِ پاک سے برگشتہ
نہ ہوتے بلکہ اسکی ذات سے بھی عداوتِ باطنی رکھتے ہیں ازین باعث نعمتِ نیا جنم کے سوا کوئی
بھی دل و جان خدا کے سامھنے توبہ نہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ ہو کر نجات کے لئے اسپر ایمان لاویگا
چنانچہ اوپر لکھا گیا مسئلہ دوم میں نافرمانی آدم اور اسکی روح پہنچے تاثیرات کا بیان
کرنے میں بتلایا گیا کہ آدم تقصیر مند ٹھہرتے ہی اسکی پاکی اصلی دور ہو کر وہ اور اسکی اولاد سب ایک
خیال و خواہش و فعل میں ناپاک ہو گئے اگر صاف یوں کہیے تو بنی آدم راغبِ عصیان ہو گئے تھے
علاوہ اوپر لکھا گیا مسئلہ سوم میں بتلایا گیا کہ بنی آدم اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا کرنے
کی قدرت نہ رکھنے سے ممکن نہ تھا کہ وے اپنے دلِ نفسی و نجس کو تبدیل کریں پس اگر آدم کی نافرمانی سے

دل انسان بالکل ناپاک ہو گیا ہی بلکہ بقدرتِ مخلوق تازہ نہ کیا جا سکتا تو واضح ہی کہ اگر خدا کی
مہربانی سے نعمتِ نیا جنم نہ ہو تو راغبِ عصیان بلکر نہ خدا کے سامھنے توبہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ
ہو کر نجات کے لئے اُسپر ایمان لاویگا۔ پہر تازہ تولد جس سے روحِ انسان مسیح سے لاحق ہو جاتی ہی صرف
اللہ کے کرم و فضل سے پہنچ سکتا اور جبتک کہ موجود نہ ہو تب تک عبادت و افعالِ انسان خدا کے پاس
مقبول نہ ہووے لہذا کوئی نعمت روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوتا ہی سو نیا جنم کے پر انہیں
ہی علاوہ روح انسان کے لئے نہایت بلکہ بے نہایت ضروری کیونکہ بجز اسکے کوئی بھی نہ بچ سکتا۔
چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی آیت میں لکھا ہی اور نیقودیموس نام ایک شخص جو فریسی اور یہودیوں کے
حاکموں سے تھا وہ رات کو عیسے کے پاس آ کر کہا کہ اے ربّی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے استاد
ہو کر آیا ہی کیونکہ خدا اسکے ساتھ ہے نہ کے سوا کوئی شخص یہ معجزے جو تو دکھلاتا ہی سو
نہیں دکھلا سکتا۔ عیسے نے اسکو جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جبتک کہ آدمی تازہ تولد
نہ ہووے تب تک وہ خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھ سکتا۔ نیقودیموس نے اس سے کہا کہ جب آدمی
بوڑھا ہوا تو کیونکر تولد ہو سکے کیا دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر تولد پا سکتا ہی عیسے نے
جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمی پانی اور روح سے تولد نہ پاوے تو وہ خدا کی
بادشاہت میں داخل نہ ہو سکتا۔ جو جسم سے تولد پاتا ہی سو جسم ہی اور جو روح سے تولد
پاتا ہی سو روح ہی تعجب مت کر کہ میں تجھ سے کہا تم کو تازہ تولد پانا ضروری ہی۔ ہوا جدھر جاھتی

ﻬ اگر کوئی اس بات کے بابمیں شک رکھے تو وہ خود اللہ کے سامھنے توبہ کرنیکی
کوشش کرے اور پرت قایل ہوگا کہ خدا کی کمک کے سوا نہیں ہو سکتا۔

ہی جدھر چلتی اور تو اسکی آواز سنتا ہی پر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہی اور کدھر جاتی ہی اور ہر

ایک جو روح سے تولد پایا ہی اسی طرح سے ہی نعمت نیا جنم کے باب میں عیسیٰ مسیح کی شہادت یہی

ہی ہی اگر ناظر محمدی اپنی نجات کو عزیز رکھتا ہی تو بشرط عقل یہ کہ وہ یہ انکار کرے تمام سیات

یہ ملاحظہ کرے کیونکہ نعمت مذکور فقط الٰہی واسطے سے یعنے فرزند خدا کے کفارے سے عطا کی

جا سکتی کہ کیونکہ شریعت کو کفارہ عوض بخشش پہنچنے کے سوا انصاف الٰہی عاصیوں کو نعمت نیا جنم

روا رکھنے کے عوض فقط عذاب ابدی ٹھہراتی ہی لہذا ایک ناظر محمدی کو معلوم ہووے کہ مسیح

ہی ہی جو اپنے کفارے کے وسیلے نعمت نیا جنم کو عطا کر سکتا وہ شخص مسیح روح القدس

کی درست کرنیوالی قدرت نازل کرتا سو تسلیم دل ہو کر خدا کے سامہنے توبہ کرتا بلکہ برغبت تمام

نعمت نجات کا خواہاں رہتا ہی اما روح القدس صرف دل کو ملایم کرکے ہدایت توبہ نہیں دیتا بلکہ

توبہ کرنیوالوں کو انصاف الٰہی کی راستی پر قایل کرکر رحم پہنچانے کے لئے کفارہ مسیح کی ضرورت کو

سکھلاتا ہی اس تعلیم پر فضل سے عمل کیا جو یانی اپنی نجات کے باب میں مقرر ہی سو مسیح پر ایمان لاتا

شروع کرتے لیس اوپر تحریر کئے گئے سے کہ عیسیٰ مسیح روح القدس کی درست کرنیوالی

قدرت سے دل انسان کو نعمت نیا جنم بخشکر جہان کے ہر ایک ملک و قوم و زبان سے اپنے واسطے

ایک گروہ باایمان جمع کرتا ہی اور دیکھو کہ بجز اس توبہ دل و ایمان حقیقی مسیح کے جو روح القدس کی

قدرت مخصوص سے پیدا ہوتا کوئی شخص عیسوی باطنی نہیں ہی جیسا کہ رومیوں کے ۸ باب کی

۹ آیت میں لکھا ہی پر تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ روح الٰہی تم میں بسے پر جس کسی میں

مسیح کی روح نہیں وہ اسکا نہیں ہی

اب ایمانِ مسیح کے بابمیں ناظرِ محمدی خوب امتیاز کرکے سمجھ لے کہ وہ نیچے بیان کئے

سے لکھا ہی یعنے روحِ عاصی بصداقتِ تمام قبول کرتی اور اعتراف کرتی کہ اپنے افعال و نیکیاں احسن

خدا کی نظرِ پاک میں سرتاسر چندیوں کے سے ٹھہر کر یہ اوصافِ تمام رد کئے گئے ہیں سبب جسکے نعمتِ نجات

تمام و کمال فرزندِ خدا کی نیکی و کفارے سے ہی وہ جو روح القدس کی ہدایت سے اسبات کا قائل

ہوا ہی اپنے افعالِ خاص کے بھروسے سے بالکل مایوس ہو کر بدل و جان نجات کے واسطے عیسی مسیح

پر ایمان لاتا ناظر یہ یقینی تمام جانے کہ اگر ہم صدق دلی سے اپنے نیکیوں کی قصوری و غیر مقبولیت کو

نہ قبول کر کے انکے بھروسے سے بالکل مایوس نہ ہوں تو ہمکو مسیح پر ایمان لانا ممکن نہیں ہوگا کیونکہ مسیح کا

ایمانِ حقیقی صرف مسئلہ کفارے کو باور کرنا نہیں ہی بلکہ یہ ہے کہ روحِ انسان فی الحقیقت دوسرے امر کی

بھروسہ ناحق کو ترک کرے تا کہ کفارہ مسیح کے وسیلے سے نجاتِ مفت کو پہنچے جبتک کہ آدمی

اس حالت کو نہ پہنچا تب تک اپنے افعالِ خاص پر بھروسا کر کر ایمانِ مسیح سے دور دور رہتا ہی۔

ایسا شخص علانیہ کفارہ و عوض بخششِ عصیاں کی حقارت کرنے سے فرزندِ خدا کو ہتکِ کبیرہ پہنچاتا

بلکہ پدر کے حضور میں مجرم و زبوں ٹھہرتا ہی جیسا یوحنا کے ۵ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہی جو کوئی

کہ بیٹے کو عزت نہیں دیتا ہی سو باپ کو بھی جسنے اسکو بھیجا ہی عزت نہیں دیتا۔ اور یوحنا کے مکتوب

اول کے ۲ باب کی ۲۳ آیت میں بھی لکھا ہی جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہی باپ بھی اسکا نہیں ہے

۲ نعماتِ ایمانِ مسیح یعنی گنہگار کے عوض خدا کے پاس راستباز ٹھہرنا بلکہ بقدرت

روح القدس گناہ کے شور و عادت سے پاک کیا جانا۔

اس مسئلہ اہم کے بابمیں ناظرِ محمدی کو لکھا چاہئے کہ کتب مقدس اس دنیا میں بھی

معتقدانِ مسیح کے واسطے نعماتِ روحانی مشہور کرتے ہیں وے نعمات یہ ہیں اول آنجات یعنی مغفرت
یعنے روحِ عاصی گنہگار کے عوض خدا کے پاس استبار ٹھہرنا ثانی تولدِ نفسی یا پاک بقدرتِ روح
القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانا ثالث خدا کے پاس استبار ٹھہرنیکے باہمیں معلوم ہووے
کہ جس وقت عاجز توبہ کرنیوالا صدق دلی سے مسیح پر ایمان لاتا ہی تو مسیح اسکے ایمان پر گواہی دیکر اسکے
دل پر قدرتِ روح القدس کو بھیجتا تاکہ اپنی بخشایش و صلح کا تجربہ بخشے بلکہ لے پالک کی سی
طبیعت بسبب جسکے وہ عاصی اعتمادِ تمام آبا یعنے ای باپ پکارتا ہی عنایت کرے چنانچہ
رومیوں کے ۵ باب کی ۱ آیت میں لکھا ہی جبکہ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں تب ہمارے خداوند
عیسی مسیح کے وسیلے سے ہمارے اور خدا کے درمیان ملاپ ہی اور اسی مکتوب کے ۸ باب کی ۱۴ و ۱۵ آیت
میں بھی لکھا ہی جتنے خدا کی روح سے ہدایت پاتے ہیں وے خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ تمہیں غلاموں
کی سی طبیعت پھر نہیں ملی کہ هراسان ہو بلکہ لے پالک کی سی روح پائی جس سے ہم آبا یعنے
ای باپ پکار کر کہتے ہیں روح آپ ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی ہی کہ ہم خدا کے فرزند ہیں
ثالثاً عاصی گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانے کے باہمیں ناظر دیکھا چاہیے کہ معتقدان
مسیح خدا کے لے پالک فرزندوں کے مرتبے سے سرفراز ہونیکے باعث مسیح روز بروز انکے حالِ
روحانی کی طرف متوجہ ہوتا ہی علاوہ انکے دعاے عاجز کو قبول کر روح القدس ... [illegible]
کرنیوالی قدرت سے انکے دلکو پاک کرتا تاکہ وے دمِ آخر تک ترس و محبتِ الہ و نیکوکاری
میں قایم و دایم رہیں چنانچہ متی کے ۳ باب کی ۱۱ آیت میں یوں لکھا ہی مسیح کہتا ہی کہ میں تمہارا
میں توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے پیچھے آنیوالا ہی سو مجھ سے

بزرگتر ہے کہ میں اسکے جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں ہوں وہ تمہارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ
دیگا۔ اور یوحنا کے ۱۴ باب کی ۲۶ آیت میں بھی لکھا ہے لیکن وہ تسلی دینے والا یعنی روح القدس
جسکو باپ ہمارے نام سے بھیجیگا تمہارے تئیں سب باتاں سکھلاویگا اور جو کچھ کہ میں نے تم
کو کہا ہوں سو تم کو یاد دلاویگا پس مسیح اس نعمت عظمیٰ کو اپنی دعا مانگنے والی ولاد پر نازل
کرنے سے اپنے تئیں دعا کا قبول لینے اور جواب دینے والا ٹھہراتا ہے جب یوحنا کے ۱۵ باب کی ۷ آیت
میں لکھا ہے اگر تم مجھ میں رہو اور میری باتاں تم میں قائم ہوویں تو جو کچھ کہ تم چاہو سو مانگو اور تمہارے
لئے کیا جاویگا۔

قضائے الٰہی دربارِ کلیسا کہ زمانہ مسیح کی فوج روحانی ہووے
بلکہ بادشاہت آسمان میں اسکی لطف کے مرتبے سے ابد تک بادسرفرازی پاوے

مذہب عیسوی کے اس مسئلہ آخر کے بابمیں ناظر محمدی دیکھا چاہیے کہ باب سابق میں لکھے
گئے سو سارے پیشگوئیاں بتلاتے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے تعین کیا تھا کہ اپنا فرزند کل دنیا میں حکومت روحانی
حاصل کرے بلکہ اسکی انجیل تمامی (یعنی سرتاسر) زمین کے حدود تک پھیلے مگر ابلیس فرمان
کو باز رکھنے کے لئے کتنے روک ٹوک حایل کیا ہے چنانچہ مقابلہ کافران و مورت پرستی
روم کا شملک و عداوت بے ایمانان و ملک یہودی ناحق و بت پرستی بت پرستان و مخالفات
غیبی باطنی وغیرہ موجود ہیں پس فرزند خدا کو سخت لڑائی کرنا ضرور ہے تاکہ
اسکی حکومت روحانی کے بابمیں نازل ہوئے تھے پیشگوئیاں انصرام کو پہنچیں اس لڑائی
کے بابمیں وہ ٹھہرایا ہی کہ اپنے نجات پائے ہوئے کلیسے کی معرفت سے کیا جاوے جیسا کہ اشعیا

سے سرفراز ہووے ناظر محمدی دیکھا چاہئے کہ یہاں مستعمل ہی سو بولی گو کہ استعارہ ہی تاہم
امر عظیم اکو مشہور کرتی چنانچہ نیچے آنیوالی سچوئی کو ظاہر کرینگی تماطر روح القدس سے جن لی گئی
ہی یعنے فرزند خدا کے نزدیک نجات پایا ہوا کلیسیا سب سے پیارا و عزیز ہی بلکہ آسمان پر خدا کے تخت پر
فرشتگان سے زیادہ قربت پاتا ہی چنانچہ دنیا میں وہ لہو جسکے پاس سب سے عزیز ہو کر زیادہ
قرب حاصل کرتی ہی ویسا ہی کلیسیا جو عارسی ساوی ہے مسیح کی نظر میں سب سے عزیز ٹھہر کر ابدالآباد
اسکے عین حضور رہیگا اگر کوئی فہم الحکیم بلحاظ اسباب پر غور کرے تو تاڑیگا کہ ضرور ایسا ہی
ہو کیونکہ فرزند خدا کو اپنی جسم سے جسکی نجات کے واسطے وہ مجسم ہوکر صلیب پر کھینچا جانے پر راضی ہوا
کون سی چیز عزیز ہو سکتی فرشتے یا ہزار فرشتگان یا آسمان میں جسے دوسری خلائق ہیں ہم کہ
یا ہمیں کہا جا سکتا کہ وے فرزند خدا کے خون سے نجات پائے ہیں یا مسیح کلیسیا کے واسطے اپنی
انسانیت پاک کا خون بہایا ہی اور خدا کا کلام بتلاتا کہ یہہ خون ایسی قیمت میں [illegible] سے بہایا گیا
کہ وہ روبروے ملائک کلیسیا سے رکھتا ہی سو محبت کو ابدالآباد ظاہر کریگا چنانچہ افسیوں کے ۲ باب
کی ۷ آیت میں لکھا ہی تاکہ وہ اپنی اس لطف سے جو مسیح یسوع کے سبب ہم پر ہی زمانہ آئندہ میں
اپنے فضل کی حد ولایت نہایت کو دکھلاوے اور یہہ جو تحریر کی گئی سو معنی کے موافق کلیسیا جو سر سے
زمین پر مسیح کا لشکر ہو جاتی ہی آسمان میں عالی مرتبے سے سرفراز ہو کر مسیح کے ساتھ تخت پر ہمیشہ
بیٹھا رہیگا جیسا کہ کتاب مکاشفات کے ۳ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی وہ جو غالب آتا ہی میں اسے
اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دونگا جیسا میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت
پر بیٹھا ہوں اور اسی کتاب کے ۱۹ باب کی ۵ آیت میں لکھا ہی اور تخت سے آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی

کہ تم سب جو اُسکے بندے ہو اور جو اُس سے ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستایش کرو اور مَیں نے بڑی جنگل کی سی آواز اور کثیر پانیوں کی سی آواز اور بڑے گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سُنا کہ ہللویاہ کیونکہ خداوند خدا قادرِ مطلق بادشاہت کرتا ہے ہم خوشی و خرمی کریں اور اُسکو عزت دیویں اسلیئے کہ حلوان کا بیاہ آ پہنچا اور اُسکی دلہن نے اپنے تئیں سنواری ہے اور اُسے یہہ دیا گیا کہ صاف اور شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کیونکہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کی نیکی ہے اور وہ مجھے کہا لکھہ مُبارک وے ہیں جو شادی حلوان کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں اور وہ مجھے کہا یہہ خدا کی صحیح باتیں ہیں

اوپر لکھے گئے سوال سے ناظرِ محمدی توریت انجیل میں افشا ہوی ہے سو نجات کے بابمیں وہ آگہی جو بشر کبھی میسر آئی حاصل کر سکتا ہے سایل مذہب مسیح کو جو اپنے تئیں فرزندِ خدا و بانی کائنات و شافی انسان و حاکم دنیا مشہور کیا کرتا بہ دستی تمام بتلائے ہیں اس مذہب کے بابمیں ہر ایک متلاشی حقیقت دیکھا چاہئے کہ روئے زمین پر جو ہر ایک مذہب سے نیچے آنیوالی بابت مخصوص میں اختلاف رکھتا یعنی وے ہر ایک مذہب آدمیوں کو تعلیم کرتا کہ وے اپنی خاص نجات کے واسطے سرانجام کریں مگر یہہ مذہب جو سکھلاتا کہ جو کچھہ کہ نجاتِ انسان کے لئے لازم تھا سو خدا نے سرانجام پا چکا ہی جو دوسرے سارے مذاہب آدمیوں کو حکم کرتے کہ نجات کے واسطے محنتِ تمام سے نیکوکاری کریں مگر یہہ مذہب جو سکھلاتا کہ خدا کی محبت سے اولادِ انسان کو نجاتِ مفت پہنچی ہی چنانچہ پدر اپنی محبت سے نجاتِ دنیا کو تعین کرکے اپنے فرزند کو دریغ نہ کرنے سے عصیان کے لئے قربانِ وافی و کافی ٹھہرایا ہی اور فرزند مارے محبت کے

اپنے تئیں عصیان دنیا کے واسطے فدا کر دے شریعت کو کفارہ عوض بخشش تیار کیا ہے اور روح
القدس اپنی محبت سے بلکہ بہ سبب کفارہ فرزند کے صرف نعمت بنا جسم کو نہیں بلکہ اس پاکیزگی دل کو
جس سے معتقدان مسیح جیتے تک خدا کے ترس و محبت میں او قالب سر کرتے رسوا انجام کیا ہے پس
روح انسان کی نیکیوں کے باعث کہ آپ عمل میں لا سکتی بلکہ صرف محبت اللہ کے وسیلے سے نجات کو
پہنچتی ہے ازیں باعث ہم دھر اکر کہتے کہ بجز مذہب فرزند اللہ کے دنیا میں اور کوئی نہیں جو عاصیان
لاچار و پلید کو نجات مفت پہنچاتا ہے دوسرے سارے مذاہب انسان کو وہ جو بالکل غیر ممکن ہے
یعنے افعال نیک سے نجات کو پیدا کرنا حکم دیتے ہاں ہر ایک مذہب ساختہ ناحق مشہور کرتا کہ اگر
انسان نجات کو حاصل کیا چاہیں تو بہ محنت تمام اسکو پیدا کرنا ضروری مگر مذہب الہ دکھلاتا کہ کسی نیک
افعال سے کوئی بھی حقدار نجات نہیں ہوسکتا لیکن نعمت نجات اللہ کی محبت سے مفت ہے
اگر ہنوز کسیکے دل میں یہہ سوال باقی رہے کہ ایسے عجائبات کیسے ہوسکتے تو ہم دھر اکر جواب دیتے ہیں
کہ فرزند الہ کے کفارے کے وسیلے سے قایم و دایم ہیں

اب مسایل اہم نجات کو بہ اختصار و صافی تمام اپنے ناظرین محمدی کے روبرو
گذار کر رسالہ کو اختتام کرنے میں راست جانتے کہ انکو پھر فرقان کی طرف رجوع کریں کیونکہ
اسمیں محمد مصطفے صدا کہا کرتا کہ فرقان اسی جہت سے دیا گیا تا کہ کتب مقدس میں افشا کی گئی تھی
تعلیم کو قایم و اثبات کرے پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کیا فرقان اوپر لکھے گئے مسایل یا انمیں
سے کوئی ایک مسئلے کو قایم کرتا ہے اس سوال کا جواب کوئی بھی اس کتاب کی دریافت کرنے سے
جلد قایل ہوگا کہ نیچے لکھے سر کچھا ہے یعنے ان مسایل میں بعض کا تو ذکر نہیں اور بعض کو شوخی تمام

انکار کرتا۔ اول تثلیث خدا کے مسئلے کے بابیں ناظر دیکھا چاہئیے کہ فرقان اسکو صاف صاف انکار
کر کر کہتا کہ خدا فرزند ادا بھی نہیں رکھتا بلکہ عیسے مسیح سوا بندہ خدا کے جسکو نعمت نبوت دی
گئی بھی سو بترھ کے نہیں ہے۔ دوم گناہ اصلی آدم کے مسئلے کے بابیں فرقان گو کہ آدم کی نافرمانی کا اقرار
کرتا تاہم اسسے روح انسان پر جیسے کہ تاثیرات نفسی و زبونی کے بابیں بالکل ساکت رہتا۔ چنانچہ
یہ سو رہیں گناہ آدم و حوا [illegible] بہشت سے ہٹنے کا جو بیان کے بابیں بیان ناقص موجود ہے لیکن اس گناہ سے
روح آدم اور اسکے اولاد کے ارواح کے مستقل طبیعت ناپاک ہو گئے تھے سو دکھلانے کے واسطے
ایک لفظ بھی نہ پایا جاتا۔ سوم لاچاری بنی آدم کے مسئلے کے بابیں فرقان کچھ بھی تعلیم نہیں دیتا
گو کہ اس مسئلے کی شناخت ہدایت انسان کے لئے نہایت اہم ہی تاہم معتقدان فرقان اس کتاب
کی ایک بات سے بھی آگہی نہ پاکر اسکے بابیں بالکل نادان کے نادان رہ جاتے ہیں شاید وے اپنے
دل کے خیالات و خواہشات کو بہ ہوشیاری تمام آزمایش کرنے سے شناخت مذکور کو پہنچ
سکیں مگر یقین ہے کہ اس [illegible] میں فرقان کسیطرح کمک نہ دیتا۔ چہارم کفارہ مسیح کے مسئلے کے
بابیں فرقان بک [illegible] انکار کر کر کہتا کہ عیسے مسیح فرزند مریم یہود سے صلیب پر نہیں کھینچا گیا
مگر اسکی صورت ایک [illegible] تھا۔ لہذا اگر مسیح نہیں موا تو ظاہر ہے کہ شریعت کو کفارہ
عوض بخشش عصیان [illegible] تمام و کمال غیر ممکن ہے یہاں دنیا لعنت کے لئے باقی
رہ گئی سو امید نجات [illegible] مصطفے کا انکار صاف ہے۔ پنجم مسئلہ [illegible] کے بابیں فرقان [illegible]
اسکا ذکر کہیں نہیں کرتا بلکہ [illegible] کا انکار کرنے سے اس نعمت اعلے انجیل کے دوسرے
سارے نعمات کا منکر ہو جاتا ہے کیونکہ یقین ہے کہ انصاف الہی شریعت کو کفارہ عوض بخشش

اُس سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ فرقان کی کسی جاپتے میں وہ تقویت تورَیت و انجیل جسکے باہیں
محمد مصطفے اِتنا فخر کرتا سو کہاں ہی ہم اِس مباحثے میں اکثر بار کتب مقدس کو فرقان کے
ساتھہ مقابلہ کئے ہیں اور ہر ایک مقابلے سے ثابت ہوا کہ محمدیان اِس سوال کا جواب نہیں دے
سکینگے اُس سے مراد یہی ہی کہ اگرچہ محمدیان نام آوری محمد کو بچانیکی خاطر صدا فرقان کے بابر
کہیں تورَیت و انجیل کو قایم و اثبات کرنے پہنچا تاہم کُل دلایل اُنکے عین خلاف نظر آتے ہیں
لہٰذا اُنکا اِسطرح لد کرنا کچھہ دلیل معتبر کے سوا ہونا پڑیگا۔ علاوہ اگر نام آوری محمد کو
بچا رکھنے کے واسطے وے کد کر کہینگے کہ فرقان تورَیت و اِنجیل کو قایم کرنے آیا تو اُنکے
مفسرین کی روایت نادان کے باہیں کہ وہ اُن کتب کو منسوخ کرنے آپہنچا سو سمجھا جائیگا
قایم کرنا و منسوخ کرنا بالکل بیکر مختلف ہونے سے دونو صحیح نہ ہوسکتے۔ اگر فرقان تورَیت
و اِنجیل کو قایم کرنے دیا گیا تو واضح ہی کہ منسوخ کرنے نہیں آیا بر عکس اِسکے اگر کتب مذکور کو
منسوخ کرنے بھیجا گیا تو ظاہر ہی کہ اُنکو قایم و اثبات کرنے نہیں پہنچا پس دیکھئے کہ محمد بجرات
تمام اظہار کرتا کہ فرقان تورَیت و اِنجیل کو قایم کرنے آیا اگر یہہ سچ ہو تو چاہیئے کہ وہ اُن کتب کے
مضامین کو تقویت دینے کی خاطر شہادت معقول رکھے اِلّا چونکہ اُسکی تعلیم کتب مذکور کے مطالب
کو تقویت دینے کے عوض بگستاخی تمام انکار کرتی تو ظاہر و باہر ہی کہ اِس بات پر دعوی محمد بالکل
باطل ہی مگر محمدیان اوپر دکھلایا گیا سو اظہار محمد کو انکار کر کر کہتے کہ فرقان تورَیت و اِنجیل کو نہ قایم
کرنے بلکہ منسوخ کرنے آپہنچا اگر یہہ بات راست ہو تو لازم ہی کہ اُسکا ثبوت مطالب فرقان سے نمایان
ہووے مگر فرقان ہمارے دوستان محمدی کے دعوے کو تقویت دینے کے عوض علانیہ دکر کے کہتا کہ میں تورَیت

و انجیل کو منسوخ کرنے بلکہ قایم و اثبات کرنے آیا پس امت محمد اور فرقان کے درمیان تفرقہ پڑ گیا ہی سو نا
موافقت میں ہو سکے سو کیا موافقت ہے الناہم علمائے اسلام کی روشن دلی پر رکھہ چھوڑتے ہیں
فرقان کے خلاف اس چھوٹے رسالے میں جمع کی گئی ہی سو

شہادت مذکور کے بعد ہم پیغمبر اور دین محمدی سے نیچے آنیوالے دو درخواست کرنا مناسب
جانتے ہیں اول اگر فرقان محمد کہے سو کیا فی الحقیقت توریت و انجیل کو قایم کرنے کے لئے خدا کی
وحی حقیقی ہو تو محمدیان یا انکے مرشدان کی کتب میں افشا ہوئی ہی سو نجات اصلی الہی پر اسکے تقویت
دینے والے مضامین بتلا کر دعوی محمد کو ثابت کریں دوم اگر امت محمد کہے سو کیا فرقان فی الحقیقت
توریت و انجیل کو منسوخ کرنے کے لئے خدا کی وحی حقیقی ہو تو محمدیان یا انکے مرشدان سابق کتب کے نبیوں
میں محمد مصطفی کا اظہار دکھلا کے انکے دعوے کو استوار کریں ہم ان سوالات معقول و منقول کے
جواب کے منتظر ہیں اور ظاہر ہے کہ وے جواب پہنچانے تک مدت مدید لگیگی کیونکہ اگر انکو سوال
اول کا جواب دینا ممکن ہو تو سوال دوم میں بالکل لاچار ہونا پڑیگا برعکس اسکے اگر وے سوال
آخر کا جواب پہنچا سکیں تو البتہ سوال اول میں لاجواب ٹھہرینگے القصہ یہہ مقدمہ اثبات ہی کہ
ان سوالات میں پہلے نہ پچھلے کا جواب پہنچا سکیں اس باعث انکو اس بات سے راضی ہونا ضرور
پڑا کہ فرقان کہلاتا نسخہ جو سال ہجری سے انکے باپ دادوں کو فریب دیا ہی سو کتاب جعلی و مہلک
ٹھہرے بلکہ اسکا مصنف عین نبی ناحق مشہور کیا جاوے۔

اب ہمارے چھہ باب سابق میں داخل کئے گئے ہیں سو دلایل معقول
سے ہمکو نیچے آنیوالے تین مقدموں کو ٹھہرانا لازم پڑتا ان مقدمات کو ناظر کے غور و تامل کے لئے

لہٰذا یہیں ہم مناسب جانتے کہ سلاست و صفائی کی خاطر ہر ایک کو تین جدے جدے مقالے میں تقسیم کریں

مقدمۂ اول

۱۔ محمد مصطفےٰ اس بات سے آگاہ ہو کر کہ توریت و انجیل اپنے معجزاتِ عظیم کے ساتھ صدہا بلکہ اپنے پیشگوئیاں الصادقی سے قایم کئے گئے تھے کہ انکی الہامیت کسی صورت سے انکار نہ کی جا سکتی سو ان کتب کے اصل و سندِ الٰہی کو علانیہ اقرار کرنے سے اپنا آغازِ کار کرتا ہے۔

۲۔ محمد اپنے دعوے و نبوت کے سند کو توریت و انجیل کے تعلیماتِ الٰہی سے نسبت دینے کی خاطر مشہور کیا کرتا کہ فرقان کے علیحدہ علیحدہ سورے خدا کے وحیانِ حقیقی ہو کر خصوصاً کتبِ الہامی کو قایم و اثبات کرنے نازل ہوئے تھے۔

۳۔ پس محمد مصطفےٰ اپنی امت کی اس روایتِ باطل کی کہ قرآن تعلیم توریت و انجیل کو منسوخ کرنے آیا سو بالکل روا نہ رکھتا لہٰذا محمدیوں کی وہ روایت صرف دلیلِ قطعی نہیں ہے کہ وے قرآن کے مضامین سے تمام و کمال جاہل ہیں بلکہ ثابت کرتی کہ کل فرقہ حماقت کو کام فرما کر ایک ایسا ... پر اتنا کہ کبھی آزمائش نہیں کئے ہیں بھروسا کرنے سے اپنے ارواح لا یموت کو خطرۂ دوزخ میں ڈالتے ہیں

مقدمۂ دوم

۱۔ محمد توریت و انجیل کی الہامیت کو قبول لینے کے باعث ہم ان کتب کے وسیلے سے پہنچی ہوئی تعلیمِ نجات کو تحقیق کرنے کی خاطر ... تمام تلاش کرتے ہیں پس کیا دیکھتے کہ ابتدائے

دُنیا سے قربانیان بزرگان و منسوخ نا خون آلودہ موے پیشگوئیان انبیا و مسایل حواریان یا التمام
گواہی دیتے کہ نعمت نجات قربانی الہی کے وسیلے سے ہی اگر صاف پوچھے تو نجات انسان فرزند خدا کے
کفارے سے قایم ہی

۲- محمد بجرات تمام فرقان کے باب مین یہ دعوی کرنے سے کہ توریت و انجیل کو قایم کرتا ہی نہ صرف
ہم فرزند خدا کی نجات پر اس کتاب کی تقویت دینے والے مضمون کو تحقیق کرنے کی خاطر محنت
تمام تلاش کرنے مین بیکار سمجھتے ہین کہ فرقان نجات مذکور کو تقویت دیتا ہی بلکہ عوض صرف
گستاخی سے انکار کرتا ہی نہین بلکہ تازہ اشتہار دیکر ٹھہراتا کہ نجات انسان ایمان محمد پر متعلق ہی

۳- پس محمد توریت و انجیل مین انشا کی گئی ہی سو نجات اصلی الہ کو تقویت نہ دیکر گستاخی تمام
انکار کرنے سے اپنے تئین منکر الالہام و نبی ناحق ٹھہرایا ہی علاوہ اپنے توریت و انجیل کے انکار
کرنے والے نسخے کو آن کتب کا قایم و اثبات کرنے والا کہلا کر شوخی و بیشرمی تمام در سرح کو
مشہور کیا ہی

مقدمۂ سوم

۱- محمد اور برگذاری گئی سو شہادت کے مطابق منکر الالہام و فریبی ہمو طنا و نبی ناحق ٹھہرنے سے
واضح ہی کہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب نجات انسان کے واسطے رہبر کامل الہٰی نہین ہی

۲- برعکس اسکے توریت و انجیل بہ کثرت معجزات دئے جا و بہت سے پیشگوئیاں انصرامی سے
قایم ہونے بلکہ خود محمد کے اقرارات سے کتب الہامی ٹھہرائے جانے سے واضح ہی کہ وے ہی مقدم
اہم نجات میں اولاد آدم کی ہدایت کے لئے خدا کا رہبر کامل ہیں

۳- پس قرآن باوجودیکہ مقدمۂ اہم نجات میں رہبر کامل الٰہی نہیں ہے تاہم محمد مصطفےٰ نے خدا کے رہبر کامل کی سی شہادت سہو رہ گیا ہے۔ لہٰذا رسالۂ ثلاثۃ الکتب کے صفحوں میں داخل کی گئی ہے جو شہادت سے روبروئے محمدیان صرف کتاب جعلی نہیں بلکہ ارواحِ انسان کے لئے تعلیم مہلک ٹھہرایا گیا ہے۔

ساتواں باب

بادشاہتِ محمدی کے عروج و وسعت کو ظاہر کرنے کی خاطر دانیال نبی پر
نازل ہوئی تھی سو پیشگوئی عمدہ کے باب میں درنبوت کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کو صرف
کلیسیائے مسیح کی ریاکاری و بدعتی کی سزا میں بلائے شدید کے سر پر آنے دیا۔

اس رسالے کے پہلے باب میں بتلایا گیا کہ محمد صلعم مصطفیٰ خود الہامیتِ توریت کو قبول کرنے کے
بعد بگستاخی تمام اسکی تعلیم و پیشگوئیوں کو انکار کر کے اپنے تئیں ختم الالہام ٹھہرایا ہے بلکہ دنیا آخر ہونے
تک اہلِ انسان کو فرقان کی ناراستی پر دلیلِ قطعی پہنچایا ہے۔ دوسرے باب میں دکھلایا گیا کہ محمد صلعم
مصنفانِ انجیل کی معتبری کو اقرار کر دینے سے نہ عمداً بلکہ سہواً انجیلِ مسیح پر یعنے وہ نجات جو
ازراہِ قربانی و خون بہنے کے ہے سو گواہ بنا ہے۔ تیسرے باب میں محمدیوں کی وہ روایتِ طفلی
و بے دلیل کہ توریت و انجیل تغیر و متبدل ہو گئے ہیں جس سے وے ان کتب کی حقارت و غفلت
کر کے اپنی حرکت کو روا رکھتے ہیں سو بے سند ٹھہر رہ گئی ہے۔ چوتھے باب میں اللہ تعالیٰ
کی انصافِ بلا تغیر سبب جسکے نجاتِ انسان کے لئے شریعت کو کفارہ عوض بخششِ عصیان پہنچانا

ضرور تھا ثبوت ہو کر مستحکم کی گئی ہے پانچویں باب میں ابتدائے دنیا سے مسیح کی الوہیت و حسب و نسب
و موت و کفارے و آسمان پر جانے کے باب میں نازل ہوئے تھے پیشگوئیاں مخصوص تفصیلوار بیان ہو کر
ناظر کے روبرو گذارے گئے ہیں اور چھٹویں باب میں مسائل نجات جیسا مدا انسان کے لئے توریت
و انجیل میں افشا ہوئے ہیں بہ شرح اختصار و صفائی تمام تحریر کئے گئے ہیں بلکہ تعلیم قرآن کی ان سے
رکھتی ہے سو کمال اختلاف فاش ہو کر رسوا کیا گیا ہے اب ہمارے ناظرین محمدی کی منفعت کے
لئے ایک ہی کام باقی رہتا کہ ہم اللہ تعالیٰ ربانیت اسلام کو بلکہ اسکے شریعے میں جو روئے زمین
پائی سو غلبہ عجیب کو کس سبب سے دنیا سو پہلا دین خدا ہماری شہادت کے اس حصہ مخصوص
الٰہی برکت عظیم عنایت فرماوے تاکہ ہر ایک مشتاق حق حقیقت کو فائدہ بخش ہووے۔

ہمارے برادران محمدی اپنے باپ دادوں کی عادت کے مطابق
کچھ بھی دریافت کے سوائے اسلام کو نعمت الٰہی بلکہ روئے زمین پر مسلمانوں میں سے
سمجھکر مغرور رہی تمام اپنی تقریر کرتے ہیں حالانکہ ایسے مذہب سے جسکے تعلیمات میں دریافت
میں اگر فقط مجموعہ مختلفات ثابت ہوتے ہیں سو فریب یا کہ صرف بیان سے نہیں بلکہ قلم سے بھی اپنے
ہم جنس تحریر تفصیل کئے ہیں الغرض خدا تعالیٰ کے کلام الہامی سے انجان ہو کر اب تک یہ گمان
کرتے ہیں کہ اسلام ایسی نعمت عظیمہ ہے کہ اس سے زیادہ سوا ہو وہی دوسری کوئی چیز مقابلہ کیا جا سکتی
در حالت اسباب سے واقف ہو تا کہ وہ مذہب جو وے اور انکے بزرگان اپنا عمدہ ٹھہراتے ہیں

چنانچہ قرآن ایک جگہ میں پاکی کا حکم کرتا دوسری میں زنا کی اجازت دیتا اور ایک موقع میں
نیکی کرنے کا فرمان تھہراتا دوسرے میں انتقام لینا روا رکھتا وغیرہ۔

صرف وے ہی نہیں نازل ہوئے ہیں مشکلات میں بلائے شدیدتر ہیں جو الفتنہ انکے لئے مقام تاسف ہوگا۔

لیکن حق یہہ ہے کہ مذہب کو دنیا میں نمودار ہونے کے ۱۵۰۰ سال پیشتر وہ بات بصفائی تمام دکھلائی گئی تھی اور دیکھو کہ اسکے بابت میں موجودہ پیشگوئی انبیاء ہی کے وسیلے سے پہنچی اور یہہ وہی نبی ہے جو مسیح کے صلیب پہ کھینچے جانیکا وقت بصحت تمام فاش کیا تھا پس گو کہ یہہ پیشگوئی ضرورتاً فخر اسلام کو توڑنے والی ہوگی تاہم اگر پیشگوئیان سابق کے ساتھ محمدیوں کو دانائی پہنچاوے تو انکے لئے قرآن سا رہنما ہلاک کرنے والے نسخے سے زیادہ فایدہ بخش ہوگی

ہم اسلئے ناظرین محمدی کو اس پیشگوئی عجیب کی طرف رجوع کرنیکے لئے چاہتے کہ وے اسبات سے آگاہ ہوویں کہ کلام خدا صاف صاف بتلاتا کہ خداوند صرف بادشاہ سماوی نہیں کرتا بلکہ دنیا کے سلطنتوں پر بھی حکومت کرکے ہر ایک کے حدود و قدرت و قیام کو مقرر کرتا حق ہے کہ اسکی یہہ حکمرانی کارپردازان بنوی و عام کے وسیلے سے عمل میں لائی جاتی ہے یہانتک کہ چشم انسان کو نظر آتا کہ اللہ تعالے بندوبست دنیا میں کچھہ علاقہ نہیں رکھتا ہے لیکن فی الحقیقت اسکے انتظام پروردگاری قدرت غیبی کے رو سے کارپردازان کو روکوا سکتا بند رکھتا یا آزاد کرتا کہ اسکا مقصد یقینی تمام بلکہ وقت مقرری میں انصرام کو پہنچایے علاوہ خدا اپنے سارے ارادوں کو پیشین گوئی کرنے بلکہ انکو عمل میں لانیکی خاطر قدرت کامل رکھنے سے کبھو حادثوں سینکڑوں بلکہ ہزارہا سال وقوع میں آنے کے آگے بصحت تمام انبیاؤں کے وسیلے سے ظاہر کر سکتا ہے پس وہ انبیاء نبی روح القدس کی عنایت سے نعمت الہام پاکر خدا زمانہ آخر میں ٹھہرایا تھا سو مقدمے کو مشہور کرنے تعین ہوا۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگرچہ خداوند ارواحِ انسان کے فتوے کو
قیامت تک موقوف رکھتا تاہم دنیا قایم رہی تک اپنے بلیاتِ شدید کو نازل کرنے سے اقوام
و بادشاہتوں کے بدیوں کا بدلہ لیتا ہے خداوند کلام الہام میں دکھلایا ہے کہ یہ بلیات جنگ و
جدل اور وبا اور قحط میں اور جلدی یا دیری سے اقوام کے گناہوں کے واسطے نازل ہو کر خواہ
انکو عاجز ٹھہرا اینگے یا بالکل نیست و نابود کرینگے پر اگر خدا دنیا کے بادشاہتوں پر حکمرانی کر کے
بدی اقوام کے واسطے سزا نازل کرتا تو یقین ہے کہ کلیسیٔہ ظاہری مسیح پر بھی حکمرانی کریگا۔ علاوہ
جیسا دنیا میں ہے ویسا ہی کلیسیٔہ ظاہری میں بھی واقع ہوتا ہے یعنے خدا ریاکاریوں و جھگڑوں کے سبب
بلکہ حقیقتِ انجیل کی صحت سے کم و بیش برگشتہ ہونیکے لئے اپنے بلیاتِ شدید کو بھیجتا ہے۔ لہذا
خدائے غیب دان پیش بینی کر کے کہ زمانہ مسیح سے لیکر چھٹویں صدی کے آخر میں کلیسیٔہ ظاہری مسیح
ریاکاروں و بدعتوں و ضلالتوں سے معمور ہو جائیگا سو ۱۱۵ سال کے قبل دانیال کو اپنا نبی ٹھہرا
کر اب اس کلیسیٔہ بدعتی پر کیسی بلائے شدید آنے دیگا سو دکھلانے بھیجا۔ یہہ بلا خدا کے سارے بلیات
کے سر تھا جب وہ عرصہ دراز گستاخی سے چھیڑا گیا ہے سو نہایت شدید بلکہ بہت طول طویل ہوتا
تھا۔ اس سے کلیسیٔہ ظاہری مسیح ویران ہونا و ظلم سہنا بلکہ اکثر مقاموں میں بالکل نیست و نابود
کیا جاتا تھا۔ اس سے بھی مسیحیانِ ظاہری و مختلف واسطوں سے تباہ ہوتا تھا اکثر صلح سے
دوسرا ستم اس سے بھی شہزادہ کلیسیہ ہر دیے عزت کیا جاتا بلکہ اسکی پرستش اکثر مقاموں
میں موقوف ہوتا تھا پس یہاں کیسی بلائے مہیب موجود تھی کلیسیٔہ مسیحی کی ریاکاری کے سبب سے
لیکن لائے شدید ٹھہری اگر ناظر پوچھے کہ یہہ کیا بلا تھی تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اسلام تھا بے شک

مذہب مُفتخرِ اسلام صرف ملا ئےجہیب ہی جو خداوند کلیسیٔ ظاہری مسیح کے گناہ کے باعث آنے والے

پھر وقتِ مقرری میں نیست فرمانا ہو دیکھیگا سو ظہرِ محمدی کو باور کرتا نہایت مُشکل ہو گا اگر چہ

یہہ بات محمدیوں کو باور کرنا بالکل مشکل ہووے تاہم عین صحیح ہے جیسا وے نیچے آنیوالی گواہی

کو ہوشیاری کا م آزمایش کرنے سے قایل ہو سکتے۔

مقدمہ عجیب جو یہاں ہم اپنے ناظرین کے روبرو گذرانتے ہیں سو

رویت کے وسیلے سے دانیال نبی کو فرمایا ہوی لیکن بحقل دانیال اسکی تعبیر کے لئے کفایت نکرنے

سے فرشتہ جبرایل کو حکم ہوا کہ جا کر اسکو تفصیلوار بیان کرے لہذا یہہ پیشگوئی تورات کے صفحوں

پر حرف الہام الہی سے لکھی گئی نہیں بلکہ یہہ فضیلت رکھتی ہے اسکے ساتھ تعبیرِ الہی بھی موجود ہے

ازین باعث ہم مناسب جانتے کہ اول رویت کو اسکی تعبیر کے ساتھ لفظ بلفظ لکھیں تا کہ

ناظر اسکو ملاحظہ کرنے سے نیچے آنیوالے بیان کے واسطے مستعد ہووے چنانچہ کتاب دانیال

کے ۸ باب کے شروع میں نیچے دکھلائے گئے سر لکھا تحریر ہے۔

رویت دانیال نبی

بلعشاصر بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے سال میں مجھ دانیال کو ایک رویا نظر آیا

بعد اسکے جو شروع میں مجھے نظر آیا تھا اور میں رویت میں مشاہدہ کیا اور یوں ہوا کہ جب میں

مشاہدہ کیا میں سوسن کے محل میں تھا جو صوبہ عیلام میں ہی اور میں رویت میں دیکھا کہ میں

نہر اولائی کے کنارے پر ہوں تب میں اپنی آنکھیں اٹھا کے نظر کیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ نہر کے آگے

ایک مینڈھا کھڑا ہی جسکی دو سینگیں تھیں اور اسکے دو سینگیں اونچی تھیں لیکن ایک دوسرے سے

بڑی اونچی اور بڑی تھی سو آخر کو نکلی۔ میں نے مینڈھے کو دیکھا کہ مغرب و شمال و جنوب طرف سینگ مارتا تھا یہاں
تک کہ کوئی چارپایہ اسکے سامھنے کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی بھی اسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ اپنی مرضی
کے مطابق چلا اور بزرگ بنا۔ اور میں غور کر رہا تھا کہ دیکھو ایک چھیلا مغرب کی طرف تمام روے
زمین پر آیا بلکہ زمین کو نہ چھوا اور چھیلے کے دونوں آنکھوں کے بیچ ایک نادر شاخ تھی۔ اور وہ اس دو
شاخ والے مینڈھے کے پاس جسے میں نہر کے سامھنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنی قوت کے قہر سے اس پر
حملہ کیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب آ پہنچا اور اسپر خشمناک ہوا اور مینڈھے کو مارا
اور اسکے دونوں شاخیں توڑا اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اسکے سامھنے کھڑا رہے سو اسنے زمین
پر گرا دیا اور کچل ڈالا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اسکے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ اسلئے چھیلا نہایت
بزرگ ہوا اور جب قوی بنا تو اسکی بڑی شاخ ٹوٹ گئی اور اسکی جگہ نادر چار شاخیں آسمان
کی چاروں ہواؤں کی طرف اٹھیں اور انمیں ایک سے ایک چھوٹی شاخ اٹھی جو جنوب اور مشرق
اور زمین پسند کی طرف بے نہایت بڑھ گئی۔ اور وہ آسمان کے لشکر تک بڑھی اور اس لشکر اور
ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دیا اور انھیں کچل ڈالا۔ وہ اپنے تئیں لشکر کے شہزادے
تک بلند کیا بلکہ اس سے دائمی قربانی اٹھائی گئی اور اسکے مکان مقدس گرایا گیا۔ اور معصیت کے
سبب سے اسکو دائمی قربانی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حق کو زمین پر گرا دیا اور وہ عمل کیا
بلکہ کامیاب ہوا۔

یہہ وہی رویت عجیب ہے جو روح القدس کی قدرت سے دانیال نبی کو نظر آئی لیکن
دانیال کو اسکی تعبیر کرنے کے لئے لیاقت نہ بخشی گئی شاید اسکا وجہ یہی تھا کہ خداوند نہایت

دو جیناؤں کے وسیلے سے آپ آیندہ وقوع میں آنے والے حوادث پر دلیل استوار ٹھہرا دے پس انبیائی رویت
کی معنی کو نکالنے کی خاطر قدرت نے رکھنے والے فرشتہ جبرائیل اسکی تعبیر دینے بھیجا گیا۔ اسکا بیان باب ۸ کی ۱۹ آیت
میں پایا جاتا اور نیچے دکھلایا گیا ہے۔

تعبیرِ جبرائیل

اور وہ کہا کہ دیکھ میں تجھے سمجھاؤنگا کہ قہر کے آخر میں کیا ہوگا کیونکہ وقتِ معین
میں اسکا آخر ہوویگا۔ وہ دو شاخ والا مینڈھا جسے تو دیکھا سو مادا اور فارس کے بادشاہ ہیں
اور وہ بال والا چھیلا تو یونان کا بادشاہ اور بڑی شاخ جو اسکے آنکھوں کے درمیان ہے سو اسکا پہلا
بادشاہ ہی اور چونکہ اسکے ٹوٹنے پر اسکی جگہہ میں چار کھڑے ہوئے سو اس قوم میں سے چار سلطنتیں
اٹھینگے لیکن اسکی قوت کے برابر نہیں اور انکے سلطنت کے آخر میں جبکہ عاصیاں حد تک پہنچینگے
تو ایک بادشاہِ تند چہرہ و تاریک فقروں کا سمجھنے والا اٹھیگا اور اسکی بڑی قدرت ہوگی پر
اپنی ہی قدرت سے نہیں اور وہ عجیب طرح سے ہلاک کریگا اور بخت آور ہوگا اور عمل کریگا اور زوروں
اور مقدس لوگوں کو ہلاک کریگا اور اپنی چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کریگا
اور وہ اپنے دل میں مغرور ہوویگا اور صلح سے بہتوں کو ہلاک کریگا وہ شہزادوں کے شہزادہ کے
مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ دست کے شکست پاویگا۔

اب رویت کی تعبیر الٰہی کے ساتھ لفظ بلفظ گذاری گئی ہی ناظرین آگہی
کی معاونت سے جبتک کہ ہم پیشگوئی کو تقسیم کرکے اسکی ہر ایک بات پر تھوڑا سا بیان کرینگے
بہوشیاری تمام متوجہ ہوجئے۔ اولاً اس مینڈھے کے بابمیں جو دانیال نبی رویت میں دیکھا تھا

فرشتہ جبرائیل بیان کرتا کہ اُس سے مراد یہی ہے یعنے مادا وفارس کی بادشاہت منجملہ اُن بادشاہتوں کے
اتفاق سے کو بتلانے کے واسطے وہ مینڈا دو بلند شاخ رکھتا تھا مگر ایک دوسرے سے اونچی تھی
بلکہ وہ جو بلند تر تھی آخر اٹھی اُن دو شاخ میں تیسری شاخ سے بادشاہت فارس مفہوم ہوتی
ہے کیونکہ گو کہ دوسرے سے تھوڑے وقت کے بعد تمام آور ہوی تاہم اُن دونوں میں بزرگتر تھی بہ
تیرے مینڈے کا مغرب و شمال و جنوب کی طرف سینگ دکھلاتا کہ اس عرصے میں جو اللہ تعالی سلطنت
مذکور کے غلبے کے لئے ٹھہرایا تھا اقوام مادا وفارس کے تسخیر اسطرف سے کئے جاویں اور دیکھو
کہ عرصہ مقدر تمام ہونے تک کوئی شاہ بادشاہان ایران کی قدرت سے مقابلہ نکر سکتا تھا
ناظر محمدی تاہم دیکھا چاہئے کہ اُس تیری سلطنت کی بزرگی
کے واسطے وقت مقدر تمام ہوتے ہی اسکی غلبہ کرنیوالی قدرت دفعتاً موقوف ہو کر بادشاہت
بالکل تباہ ہو گئی اُس امر کے انصرام کو پہنچانے کے واسطے خداوند وہ بڑا چھیلا جسکے انکھوں
کے درمیان ایک نادر شاخ تھی مینڈے سے مقابلہ کرنے مقرر کیا اور فرشتہ جبرائیل بیان
کرتا کہ اُس چھیلے سے مراد یہی ہے یعنے بادشاہ یونان اور نادر شاخ جو اسکے انکھوں کے بیچ تھی
سو سکندر ذو القرنین اسکا بادشاہ اول ہے یہہ چھیلا مغرب طرف سے نکلکر تمام روئے زمین
پر آیا بلکہ زمین کو نہ چھوا جس سے سکندر ذو القرنین کی شتابی سے دنیا کو تسخیر کریگا سو صاف
صاف مفہوم ہوتا چنانچہ وہ چھ برس کے عرصے میں دنیا کے اکثر ملکوں کو تسخیر کر کے اسکی فتحمندی
سے ہر ایک مخالف کو بآسانی تمام شکست دیا علاوہ آپ بھی آغاز جوانی یعنے ۳۳ سال
کی عمر میں مر گیا اگر اس اقبالمندی عجیب کا راز دریافت کریں تو خود سکندر کے بیچ آنیوالے

اظہار سے معلوم ہوگا چنانچہ جس وقت کہ وہ ہوکے سردار امام کا استقبال کرکے سجدہ کیا اُسکے سرداران
لشکر نے شاہِ عظیم کی اِس حرکت کے باعث تعجب کرنے سے وہ اُنکو جواب دیا کہ جب میں اپنے ملک سے روانہ
ہونے کے آگے بادشاہتِ فارس کی تسخیر کی فکر میں تھا تب ایک شخص سردار امام کی سی صورت بلکہ اُسکے جُبّے کا
سا جُبّہ پہنا ہوا مجھے خواب میں دکھائی دیکر یا کہدیا کہ میں آشیا میں اپنے سارے منصوبوں کو بجا لا تمام
بجالاؤں کیونکہ میں البتہ کامیاب ہو جاؤں اِس باعث میں سردار امام کو سجدہ کیا۔ اِن عجیب حوالات ہمارے سامنے ہے
پیشگوئی سے قضائے الٰہی معلوم ہوتی ہے پس اُس بکرے کا جھپلے کا مینڈے پر دوڑنا اور اُسکے دو شاخ
کو توڑنا اور اسکو زمین پر گرا دینا بادشاہتِ فارس کی تسخیر و تباہی کو دکھلا کر غلبۂ بادشاہتِ یونان کو
ظاہر کرتا ہے۔

ناظرِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ جھپلا مینڈے کو گرا دیکر نہایت بزرگ ہو گیا اور
جب قوی بنا اُسکے آنکھوں کے بیچ میں تھی سو بڑی شاخ ٹوٹ گئی اُسکے عوض اور چار شاخیں آسمان کی چار
ہواؤں کی طرف اُٹھیں جس کا مطلب یوں بیان کرتا ہے بڑی شاخ یونان کا پہلا بادشاہ ہے اور وہ ٹوٹ کر اُس
قوم میں سے چار سلطنت قرار پاوینگے لیکن بادشاہتِ اول کی سی قدرت نہ رکھینگے پیشگوئی کے
اِس حصے پر تواریخ بہت سی آگہی دیکر بیان کرتی کہ سکندر دنیا کے بہت ملکوں کو فتح کرکے خواہ کثرتِ عیش سے ہوا
یا زہر سے ہلاک ہوا وہ مرتے وقت سلطنت کے قائم مقام کو تعین کرنے سے باز رہکر اُن لوگوں کو جو اُسکے کار
اہم کے باہم شامل ہوتے تھے جوابِ مشکل دیا غرض یونانی سلطنتِ عظیم بہت سے صوبوں میں تقسیم ہوکر تھوڑے
عرصے میں سکندر کے چار بڑے سرداروں کے زیرِ حکم آئی چنانچہ لیسیمکس شمال کا متصرف ہوا تالیمیوس بادشاہ
جنوب ٹھہرا کسندر الملکِ مغرب بنا اور سیلوکس نکیتر سلطانِ مشرق ہو گیا ایسا ہوا کہ خدا قدیم سے ٹھہرایا تھا

سو قدمہ انصرام کو پہنچا بلکہ دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی پیشگوئی پوری ہو گئی

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیے کہ دانیال روئیت میں دیکھا تھا

چار شاخوں میں ایک سے ایک چھوٹی شاخ اٹھی اور وہ اگرچہ شروع میں بالکل چھوٹی تھی

تاہم جلد بڑھنے لگی بلکہ پیشگوئی کے آخر مذکور میں سوسارے عجوبات کو عمل میں لائی جبرائیل روئیت

کے اس مخصوص حصے کی تعبیر کر کے چھوٹی شاخ کی نمواری کے بابت نیچے لکھے ہوئے وجہ اہم کو بتلاتا

یعنی ان چار سلطنتوں کے آخر میں جب عاصیاں حد تک پہنچینگے تو ایک بادشاہِ تند چہرہ اور تاریک

فقروں کا سمجھنے والا اٹھیگا اور اسکی قدرت بڑی ہوگی پر اپنی ہی قدرت سے نہیں یہہ چھوٹی

شاخ سکندر کی سلطنتِ عظیم کے ٹوٹنے پر ان چار سلطنتوں میں سے سلطنت جنوبی میں

(یعنے بادشاہتِ تالیمیوس جسمیں مغربی عربستان مشتمل تھا) عروج پائی اور خدا اس چھوٹی شاخ کو جو

آخر شش نزدیک بلا تاریخ پہنچا تھا کہ سب سے آگے دیا سو جبرائیل کی تعبیر سے صاف معلوم ہوتا ہے

الغرض عاصیوں کا بڑھنا و حد تک پہنچنا اسکا وجہ حقیقی تھا اگر صاف پوچھے تو خداوند کلیسیاء ظاہری مسیح

کی ریاکاری پر نظر اٹھا کر اس حادثے کو بلائے شدید کے سبب کھا آگے دیا۔ اس چھوٹی شاخ کی نمواری کے

واسطے کوئی وقتِ مخصوص نہیں دکھلایا گیا فقط یہہ کہی کہ بادشاہاتِ مذکور کے آخر میں جب عاصیاں

حد تک پہنچینگے تو ظہور میں آویگی مگر کلیسیائے مسیح کی تواریخ بتلاتی ہے کہ چھٹویں صدی کے آخر میں صرف دنیا

کے مشرقی حصے میں نہیں بلکہ مغربی حصے میں بھی کلیسیائے مسیح نہایت غیر مقدس و مکر آمیز و بدعتی ہو گیا تھا لہذا

خدا تعالیٰ ٹھہرایا کہ چھوٹی شاخ سے دکھلائی گئی سو یہی بادشاہت کو وقوع میں آنے دیوے تاکہ اس

کلیسیائے ظاہری مسیح کی ریاکاری و بدی جسکے سبب سے اسکا اعظم حقیقت انجیل نہایت بے عزت کی گئی تھی سزا دے

پہنچائے ہیں ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند خصوصاً گناہ پر بڑے عذاب نازل کرنے کے لئے چھوٹی
شاخ اور اسکی نحاوری کو جہانگیر ہونے دیا۔

ثانیاً ناظر محمدی چھوٹی شاخ سے دکھلائی گئی جو بادشاہت تک
عروج کرے یا میں جبرائیل کیا کہتا ہے ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہئے چنانچہ بادشاہ تند چہرہ و دانائے
فقروں کا سمجھنے والا ناگہاں کھڑا ہوئے جیسے وقوع میں آنا تھا۔ توریت و انجیل میں تاریک فقرے اگر
حقیقت و ضلالت کے واسطے مستعمل ہیں لہذا یہ بات یعنے تاریک فقروں کا سمجھنے والا کہی گئی تو
اس سے مراد یہی ہے یعنے ایک شخص جو انسان کے فریب کے واسطے غلط اور جھوٹے مسائل کو ایجاد کرنے میں
لیاقت کامل رکھے یہہ علامت بصفائی تمام خود بنا ہوا نبی عربستان کی طرف اشارہ کرتی بلکہ تواریخ
دنیا میں کوئی دوسرے کوئی شخص سے منسوب نہیں ہو سکتی کیونکہ کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جو اس
علامت مخصوص اور پیشگوئی میں کو ہمیں دوسرے سارے علامتوں سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ
محمد اصلاً بادشاہ نہیں مگر فقط ساکن مکہ اور قریش کہلاتی ہے سو قوم کا رکن معظم تھا مگر گستاخانہ تاریک
فقروں کو ایجاد کرنے کے سبب استقلال تمام قادر مطلق کے وحیوں کے سر لکھا جاہل عربوں میں شہرت دینے سے
اپنے تئیں بادشاہ عربستان بنایا اور ان واسطوں سے اپنے تئیں رتبہ شاہی کو پہنچا کر ایک آن اپنے نفس قاتل کو باز
نہ رکھکر ہر ایک قابو سے سنگدلی تمام ان لوگوں کو جو فرقان کے تاریک فقروں کو رد کرتے تھے سو قتل کیا پس
ہم دوہرا کر کہتے ہیں کہ سوا محمد کے کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جو ہر ایک بات میں جبرائیل کے بیان سے مشابہت
رکھتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو تاریک فقروں کو ایجاد کرنے سے اپنے تئیں رتبہ شاہی کو پہنچا کر روئے زمین
پر مذہب و بادشاہت تازہ ٹھہرایا کون سا عرب ہم پوچھتے فرقان کے تاریک فقروں کے بغیر جاندار فہم کے

اُس کن کے واسطے تلوار اُنکی کیا ہوتا۔ کونسے اقوام و خاندانِ عربستان اُن تاریک تقریروں سے فریب پا گئے
تک مصطفےٰ صاحب بادشاہ بنانے کی خاطر اپنا خونِ جگر بسبقت دیتے ہوئے۔ مگر ایسے سوالات کو اور تھوڑا
طول طویل کریں پس ہم پوچھتے کیا چیز تھی جو دلِ عرباں کو مشتعل کرکے افواجِ خلفا کو روئے زمین
پر بھیجنے کا سبب ہو گئی۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک نہیں تھی جو ناحق یہہ سکھلائی کہ ضلالتِ اسلام
کو پھیلانے کے واسطے جنگ میں جان دینا خود بخود داخلِ بہشت کے لئے بنیکی کافی ہے۔ کیا چیز تھی جو مسلمانان
اصلی کے دلوں میں سب سے سب قرقوں پر اثباتِ نقیضین و ربے رحم پیدا کی کہ وے انکے ستانے میں کوتاہی
کو نیکی و خوبی کی بندگی خدا گنتے تھے۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک نہیں تھی جو حرص و کینہ و شہوت کو
جو ہوائے نفسانی میں بدترین ہیں سو جائز رکھتی تھی۔ کیا چیز تھی جو اُس جمع امردی کے بے پروائی زندگی کو
پیدا کی سبب جسکے لشکرِ سردارانِ اصلی اسلام معرکے میں بالکل لاشکست ہوتے تھے۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک
نہیں تھی جو وعدہ کیا کرتی کہ وے مسلمان جو یہود و عیسوئیوں و بت پرستوں کو قتل کرنے بلکہ انکے بیبیوں
اور بیٹیوں کو خراب کرنے میں اپنے شریکوں سے سبقت لیجاتے تھے بہشتِ محمدی میں مرتبہ برگزیدہ
پاویں۔ آخر ہم پوچھتے ہیں کہ فرقان کی تعلیم تاریک سے جاری ہی سو تاثیر کے بجز کیا چیز تھی جو خلفائے
محمد کو روئے زمین پر قاموسِ مغربی سے مشرق میں گنگا ندی تک دستِ ستم دراز کروائی تھی۔ ہم ان
سوالات کے جواب کے منتظر ہیں۔ مصنف کو خوب معلوم ہے کہ توریت کے چند مفسرین پیشگوئی
کو بادشاہِ انتیاکس ایپیفینیس سے جو تھوڑا وقت ہو دیر تری زبردستی کیا منسوب کرتے ہیں
مگر یہہ تاویل بالکل غیر مناسب ہے کیونکہ بادشاہتِ انتیاکس سکندر کی سلطنت سے قرار پایے چار
سلطنتوں میں بادشاہتِ مشرقی تھی بادشاہتِ تازہ جو ان چاروں میں ایک سے عروج پائی

علاوہ انبیا کس اعاز سے نہ بادشاہ تھا اور کبھی خدا تعالیٰ کے نام سے تاریک فقروں کو ایجاد کرنے
سے اپنی حالتِ مفلسی سے مرتبۂ شاہی کو نہیں پہنچا یا مگر تعلیمِ تاریک فرقانِ محمدؐ کی بادشاہت کو
ٹھہرانے اور شتابی سے پھیلانے اور آجکے روز تک قائم رکھنے کے لئے اطلیں کا وسیلہ مخصوص تھی سو یہ
ثابت ہو چکا کہ فرشتہ جبرائیل سے مشہور ہوا تھا سو شخص یعنے بادشاہِ تندچہرہ و تاریک فقروں کا
سمجھنے والا محمدؐ ہی ہے

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ وہ بادشاہت جو چھوٹی شاخ سے بتلائی
گئی ہے بادشاہِ تندچہرے کے ہاتھ سے عروج پا کر جلد بزرگ ہو گئی چنانچہ رویت میں دانیال
نبی دیکھا کہ طرفِ جنوب و طرفِ مشرق و طرفِ زمینِ پسندیدہ تک بڑھ گئی تھی جبرائیل اس بات کی تعبیر
یوں کرتا یعنے اسکی قدرت بڑی ہو گی پر اپنی ہی قدرت سے نہیں پس دیکھو کہ بادشاہِ تندچہرہ کی سلطنت
کا جنوب و مشرق و زمینِ پسند کی طرف پھیلنا بادشاہتِ محمدؐ کے پھیلنے سے عین موافقت
رکھتی ہے چنانچہ محمدؐ کے پہلے جہاد جہات شہرِ مدینہ کی جنوب طرف بنی قریش کے مقابلے میں کئے
گئے تھے جن پر تھوڑا سا غالب آیا میں بعد اپنے نقشوں کو نہ روک کر مدینے کے اطراف تھے سو
آبادیاں یہود پر فوج کشی کیا آخر شہر مکہ کو تسخیر کرنی چاہا اور ان کو حنین کی لڑائی میں شکست دیا
اسوقت سے بنی قریش کو دینِ اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کر کے سارے عربستان میں ریاست حاصل کیا
الغرض طرفِ جنوب قاموسِ ہند سے لیکر مشرق میں بحرِ فارس تک اقوام ایک آدھے برس کے
سب اسکے دعوے کو قبول کر دینِ اسلام کے تابعدار ہوئے اب مرتبۂ شاہی کو پہنچکر عربستان کے
پہلو پر جنگ کرنے کے لئے قدم مند ہوا یعنی ہر کلیوس نام شہنشاہِ قسطنطنیہ اسکی قدرت کے حرص سے

اس پر حملہ کرنے کی تیاری کرتا تھا سو اسکے وہ بڑی فوج کو جمع کر کے ملک شام پر فوج کشی کرنے لگا یہہ
فوج کچھہ مقابلے کے بغیر شمال طرف ملک یہودیہ یعنے زمین پسند کی حد تک بڑھ گئی بلکہ شہر یروشلم
سے تین منزل الیسوء پہنچی اب ہوا کہ پیشگوئی میں ٹھہرائے گئے حدود پادشاہت محمدیہ پر ہو گئے
جیسا لکھا گیا تھا کہ جنوب سے شرق زمین پسند کی طرف بڑھ جاویگی محمد کا عمل آخر یہی تھا بعد بیماری
ملک شام کی سرحد میں فوج کشی کرنے کی خاطر لشکر کو تیار کرتا مگر اس مہم کی کامیابی کو دیکھنے نہ پایا
کیونکہ فوج کو تیار کرتے آگے یہ پادشاہ جہرہ و تعلیم تاریک کا مصنف دانیال نبی اسکے حق میں
پیشگوئی کیا تھا سو ان سب باتوں کو پورا کر کے خدا کی دار العدالت میں حاضری دینے گیا۔

ناظرین محمدی ثانیاً دیکھا چاہیے کہ اگرچہ اس عروج پانے والی پادشاہت کا بانی
مر کر روئے زمین سے گذر گیا تھا اسکی پادشاہت جو چھوٹی شاخ سے بتلائی گئی تھی آخر کو پہنچی
تھی وہ بلائے شدید جو کلیسیائے ظاہری مسیح کے گناہ کے واسطے ٹھہرائی گئی تھی سو محمد کے ہاتھ سے
اصل پاکر اسکے خلفا کی معرفت سے کامل کی جاتا تھا کہ دیکھو محمد کا مقصود صرف یہہ نہیں تھا کہ حیات
میں اپنے تئیں بزرگ بناوے بلکہ موت کے بعد بے نہایت بزرگی کو پہنچاوے علاوہ وہ موت کے بعد اختیار
کیا تھا سو بزرگی کے انصرام کو پہنچانے کی خاطر حیات میں ہوشیاری تمام تدبیر کیا کرتا پس ناظرین محمدی
ان دو باتوں کو بغور لحاظ کیا چاہیئے اول آنحضرت محمد موت کے بعد اختیار کیا تھا سو بزرگی کیا تھی دوم
اسکے انصرام کی خاطر وہ حیات میں اپنی ہوشیاری سے کرتا تھا پیش بندی کس طور پر تھی اول آنحضرت محمد موت
کے بعد اختیار کیا تھا سو بزرگی یہی تھی یعنے کتب مقدس کے حقیقتوں کو حقیر و ذلیل کرنے سے دنیا قایم
رہنے تک اپنے تئیں خاتم الانبیا و شافع دنیا سا ٹھہرانا وہ اب جو حلیہ رکھتا تھا سو شہادت فرقان

سے خوب ثابت ہوتا بلکہ اپنی حیات کے ۲۳ سال آخر میں ہوشیاری تمام اُسکے بند و بست کی طرف
متوجہ ہوا تھا ثانیاً اُسکے اِس خوش صلہ بزرگ یعنی انصرام کو پہنچانے کے لئے اُسکی پیشینگوئی بھی تھی یعنے
اللہ تعالیٰ کے نام سے بہت سے تاریک فقروں کو ایجاد کرنا جن میں کفرگوئی تمام توریت و انجیل کے حقیقات
مقدس رسول کئے جاکر جھوٹھے موٹھے مشہور کئے گئے تھے مسائل بزرگ یعنے تثلیث خدا و الوہیت
مسیح و کفارہ عصیان و نجات از راہِ ایمان مسیح سب کے سب فرقان میں انکار و مسخری کئے جاکر
اُنکے عوض فضیلت محمد و پرستی محمد و نجات از راہِ ایمانِ محمد داخل کئے گئے تھے محمد کی پیشینگوئی
مذکور کا ایک حصہ یہی تھا اور دوسرا ایک حصہ بھی تھا یعنے فرقان کے باریک فقروں کی معرفت سے
اپنی اُمت کو سکھلایا کہ اسلام سے منکر ہوتے تھے سو سارے لوگ کو کافر ٹھہرانا نیکی ہے اور
اسلام کو پھیلانے کی خاطر جنگ کر کے قتل کرنا بھی نیکی ہے اور اسلام کی خاطر وے اپنی سرگرمی و تعصب
قاتل سے ہلاک کرتے تھے سو لوگ کے مال و اموال کو ضبط کر لینا بھی نیکی ہے اور اسلام کی خاطر وے
کرتے تھے سو جنگوں میں قتل ہوئے سو لوگ کے عورتوں و بیٹیوں و بہنوں کو خراب کرنا بھی نیکی ہے اور
اسلام کی خاطر جاری تھے سو تاراج کرنے والے جنگوں میں وے جان بخشی کرتے تھے سو لوگ پر ظلم
کر کے بہت خراج لینا بھی نیکی ہے آخر کو فرقان وارکھتا ہی سو ان سارے بدیوں کو عمل میں لانے کی
خاطر قتل ہونا بھی نیکی ہے اور سب جو اُس کام پر اپنے جان فدا کریں سو البتہ بہشتِ نفسانی ✠ میں بسر کریں
کو پہنچیں محمد کی پیشینگوئی کا دوسرا ایک حصہ یہی تھا اور اُسکا تیسرا حصہ یہی تھا یعنے آپ اپنی
اُمت و اُن کا سردار بنکر عادت و حکم سے خون و چوری و زناکاری میں جو سب گناہ ہوں سے کبیر و زبون

✠ یعنی جسمیں نفسانی خواہشات جسمانی کی مذاحمت عمل میں لائے جاسکتے

ہیں سو تربیت کرنا اگر اُسکی اِس پیشینگوئی کا بیان کامل کرنے کے واسطے اور کچھ ضرور ہو تو وہ
مرتے وقت ٹھہرایا سو کتب میں پایا جاتا ہی یعنے میں تمکو شاہدوں کے واسطے لیتا ہوں کہ میں اُن سب
پیر جو ایمان لاتے مجھسے میری پیروی کرینگے اپنی خیر دعا آیندہ و ہمیشہ بخشتا ہوں پس موت کے بعد محمدؐ اپنے
واسطے اختیار کیا تھا سو بزرگی بلکہ وہ حیات میں اُسکے انصرام کی خاطر کیا تھا سو پیشینگوئی وہیں
بیان کئے سو دیکھا تھی۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئیے کہ رویتِ دانیال دکھلاتی کہ وہ بادشاہت جو چھوٹی
شاخ سے ظاہر کی گئی ہی صرف جنوب و مشرق و زمینِ دلپسند کی طرف نہیں بڑھ گئی بلکہ لشکرِ آسمان تک
بھی بڑھی اور اُس لشکر اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرادیا اور اُنھیں کھندلے جبرائیل رویت
کے اِس حصے کی تعبیر یوں کرتا ہی کہ وہ (یعنے بادشاہِ تند چہرہ) عجیب طور سے ہلاک کریگا اور بخت آور
ہوگا اور عمل کریگا اور زوراوروں اور مقدس لوگ کو ہلاک کریگا۔ اِن الفاظ سے جبرائیل تعلیم کرتا کہ
لشکرِ آسمانی خداوند کے مقدس لوگ یعنے کلیسیا مسیح ✠ ہی اور ستارے اُسکے نگہبان و پادریان ہیں۔ اِس
اصطلاح کا استعارہ کتابِ مکاشفات میں بھی پادریانِ کلیسیا کے واسطے مستعمل ہے پس محمدؐ اپنی حیات میں
یہ کیا تھا سو اسطور سے پیشگوئی کا یہ حصہ بھی اُسکی موت کے بعد بصحتِ تمام انصرام کو پہنچا
چنانچہ خلفائے محمدؐ فرقان کے تاریک فقروں کے تابعدار ہوکر اُنکے مصنف کی عادت کے مطابق
بحرارت و اقبال مندی تمام اپنے جنگوں کو جاری کرتے رہے یہانتک کہ آخرش دنیا کے اکثر حصے جہاں
آگے کلیسیا مسیح آباد تھا مسلمانوں کے قبضے میں آکر فرقان کی تعلیمِ مضر میں مبتلا ہوئے الغرض کلیسیا شاہ

✠ بابِ سابق میں دکھلایا گیا کہ کلیسیا مسیح روئے زمین پر اُسکی فوجِ روحانی ہے۔

ہو گیا عیسائی اور اُنکے پادریوں میں جو وفادار تھے ہلاک ہوئے اور باقی رہے گئے عیسائیان
ظاہری کیتھن خواہ نخواہ اسلام کو قبول کرنا ضروری ہوا ایسا ہوا کہ قرآن کے تاریک فقروں کی تاثیر سے
لشکرِ سماوی اور ستارے زمین پر گرائے جاکر کچلدئے گئے ۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ رویت یہ بھی بتلاتی ہے کہ وہ بزرگی
جو محمد مسیح کے مقابلے میں اپنے واسطے اختیار کیا تھا اور جسکے انصرام کی خاطر اپنی حیات میں بندوبست
کیا تھا سو خلفا اسکی موت کے بعد فی الحقیقت وقوع میں آئی دیباچہ چنانچہ مکاشفات باب میں لکھا ہے (۸)
اُس بکرے کے شہزادے تک اپنے کو بلند کیا بلکہ اُس سے قربانی دائمی اُٹھائی گئی اور اُسکا مقام مقدس
گرایا گیا اور معصیت کے سبب اسکو قربانی دائمی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حق کو زمین پر گرا دیا
اور عمل کیا اور کامیاب ہوا۔ جبرئیل اِس بات کے بیان کرنے میں کہتا ہے وہ (یعنی بادشاہ مذکور) اپنی
چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کریگا اور وہ اپنے دل میں مغرور ہوگا اور صلح سے بہتوں
کو ہلاک کریگا اور وہ شہزادوں کے شہزادہ کے مقابلے میں اُٹھ کھڑا ہوگا لیکن بے وسیلہ دست کے شکست پاویگا
محمد آگے بتلائے گئے سیکھا ہے ارادہ رکھتا تھا کہ کتبِ مقدس کے مسائل کو حقیر و ذلیل کرنے سے اپنے
تئیں خاتم الانبیاء و شافیِ دنیا ٹھہراوے۔ اِس ارادے سے وہ قرآن میں فرزندِ خدا کی الوہیت کا انکار کر کے
اپنے تئیں مسیح سے بزرگتر مشہور کیا ازیں باعث پیشگوئی میں لکھی ہے کہ وہ شہزادوں کے شہزادہ کے مقابلے میں
اُٹھ کھڑا ہوگا۔ علاوہ وہ جو محمد حیات میں اپنی تعلیم کے وسیلے سے شروع کیا تھا خلفا اسکی موت کے
بعد بکرمی تمام کامل کئے اس سے مراد یہی ہے کہ جہاں کہیں وے املاکِ مسیحی پر غالب آئے تھے وہاں کے
باشندوں کو محمد مسیح سے بزرگتر قبول کرنے کے لئے کہتے تھے وے جو اُن کلماتِ کفر کو رد کرتے سنگدلی

قتل کئے اور دوسرے جو مسلمان ہو کر محمدؐ مسیح سے بڑھکر اعتراف کرتے تھے سو اُن جانبخشی کئے۔ ایسا ہوا کہ نبی
عربستان اپنے کو شہزادہ شہزادوں تک بلند کرنے میں کامیاب ہوا اور اسطور سے جیسا پیشگوئی میں
لکھا گیا ہی از روئے صلح بھی بہت سے ارواح کو تباہ کیا۔

آخر ناظرِ محمدی دیکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کے اس شدید و خونریزستانی
سے قربانی دائمی رویت میں کھلائے گئے سر کیسا اُٹھائی گئی اگر صاف پوچھے تو مسیح اپنی پرستش دائمی
سے محروم ہو گیا کیونکہ دیکھو وہ خود دنیا میں آ کر عصیان کی خاطر کفارہ عزت بخش پہنچانے کے باعث سے قربانیاں
خون آلودہ جو زمانہ پیشتر میں کلیسیہ موسوی سے گذارے جاتے اور جو صرف اسکے نمونات تھے سو بالکل
ضرور نہیں ہیں مگر انکے عوض کلیسیہ مسیح اسکی قربانی عظیم سے ٹھہری ہی سو نجات کی خاطر حمد و شکر
بطور فدیہ گذارا کرتا لیکن کلیسیہ ویران ہو کر اسکی جا بے میں مسایلِ فرقان مقرر کئے جانے سے قربانی دائمی یعنے
کلیسیے کی حمد و شکر موقوف ہو کر مسیح اپنی پرستش سے محروم ہو گیا سوا اسکے رویت میں یہہ بھی بتلاتی کہ
معصیت کے باعث اس بادشاہِ تند چہرے کو قربانی دائمی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حقیقت
کو زمین پر گرا دیا اور عمل کیا بلکہ کامیاب ہوگیا ہے۔ اس سے مراد یہی ہے کہ لشکرِ آسمانی و ستارے یعنے کلیسیہ مسیح اور
اسکے نگہبانوں یا دریوں کے مقابلے میں ایک مسلمانی فوج امامی و آئینِ دینی مدام تعین ہوئے جس گروہ
امامی سے حقیقتِ انجیل دنیا کے اکثر حصوں میں جہاں آگے جاری تھی سو حقیر و ذلیل کی جا کر آجکے روز تک
زمین پر گرائے ہوئے سر کیسا نظر آتی ہے

اور پر کھلائے گئے سو کثرتِ دلایل سے ثابت ہو چکا کہ دانیایل کو نظر آئی تھی
رویت کے علیحدہ علیحدہ حصے بادشاہتِ محمدؐ کے کیفیتوں سے عین مشابہت رکھتے ہیں امید کہ آیندہ محمدیوں

پر ظاہر ہوگا کہ وہ مذہب جو وے ساری نعمتوں میں نعمت عظمیٰ فخر کرتے ہیں سو اقبال مشہور کرتے ہیں کہ تمام صرف
بلاتے ہیں یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کلیسیا ظاہری میں بہت رونق حاصل ہوئی تھی سو ریاکاری و مورت پرستی و بدعتی
کے باعث آنے دیا تھا پس ہم اس پیش گوئی اہم کے بیان کو اختتام کرنے میں ثانی ناظر کو یاد دلاتے ہیں کہ محمد کے
سوائے کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جس کی حیات و نسخہ و بادشاہت و دینیات اقبال کے مضامین سے بہت مشابہت
کمال رکھتی ہے فقط محمد ہے جو خدا کے نام تاریک فرقوں کو ایجاد کرکے اپنے تئیں حالت افلاس سے مرتبہ شاہی کو
پہنچایا فقط وہی ہے جو تاریک فرقوں کی معرفت سے باوجود تھوڑے عرصے تک بادشاہت دنیوی و دینی
روئے زمین پر قائم کیا ہے فقط وہی ہے جو تاریک فرقوں کے وسیلے سے کلیسیا مسیح کو تباہ کرکے اسکے شہزادے
کو اسکی میراث دائمی سے محروم کیا ہے فقط وہی ہے جو تاریک فرقوں کی معرفت سے اپنے تئیں خدا کے فرزند مسیح
سے برتر بتلا کر خداوند کے مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوا ہے لہذا اقبال میں ذکر ہوا ہے سو بادشاہت چہرہ
محمد ہی ہے جسکی بادشاہت گو کہ عرصہ دراز سے قائم رہکر نہایت وسیع ہو گئی ہے تاہم قضا و قدر الہی کے مطابق
بغیر وسیلہ دست کے شکستہ ہونا ہے گا پس ناظر محمدی لحاظ کیا چاہیے کہ جب بادشاہت کو ترکی کی شکست کے
باعث یہہ بات یعنی بدون وسیلہ دست کے کبھی نہ ہوگی بے شک اس سے مراد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا کار مخصوص سمجھیگا
کہ حشمت و قدرت انسان کے بغیر سب بادشاہت غیر مسیحی کو نیست و نابود کرے۔ اگر کوئی یہہ سوال کیا چاہے کہ
بادشاہت محمدی کس طرح بدون وسیلہ دست کے شکست پاوے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ ہمارا خیال یہی ہے کہ
خدا تعالیٰ معرفت حقیقت انجیل جسکے ساتھ فرقان باطل ہجری سے عین مقابلہ کیا ہے سو اپنے اس ارادے کو
عمل میں لاویگا۔

آخر شکر خدا کے فضل و کرم سے وہ کار اہم جسکے واسطے ہم قلم کو تیز کئے تھے انصرام کو پہنچا ہے یہاں

عیسے مسیح فرزندِ خدا و شافیٔ دنیا کے نام پر حقیقتِ نجات کو ایسی معقول طور سے محمدیوں کے روبرو
رکھ دیتے ہیں کہ اگر وے بہوشیاری تمام ملاحظہ کر کر ہدایت کے لئے خدا سے دعا مانگیں تو ممکن نہیں کہ
اُن کی سمجھ کے باہر ہووے مباحثے کو ختم کرنے میں مناسب جانتے ہیں کہ بارِ ثانی اپنے ناظرین کو یاد دلاویں
کہ روزِ قیامت ہر فرد حسب معافی گناہوں کی چھٹکاری دینا ضرور نہیں ہوویگا بلکہ موسی و داؤد و انبیائے
عبرانی و عیسے مسیح سے ثابت ہوتا ہے سو خوشخبری نجات کی حقارت کرنے کے لئے جو ایذا پہونچایگا
محمدیوں کو یقین ہووے کہ اس مقدمے میں جواب دینا غیر ممکن ہوگا کیونکہ خود محمد کی شہادت اور انکے اقرارات
خاص بھی انکے عین خلاف ہوویں گے دیکھو محمد فرقان کے بہتیرے مقاموں میں توریت و انجیل کی
الہامیت کو اعتراف کرتا ہے اور فرقۂ محمدی بھی قبول کرتا کہ موسے و داؤد و انبیائے عبرانی و عیسے
مسیح سب کے سب خدا کے بندگانِ وفادار ہو کر اسکے نام پر تعلیم کرتے تھے اگر ویسا ہی ہے تو وے بغیر
جانیں کہ خداوند انکو اپنے انبیا کے تعلیمات سے برگشتہ ہونے کے باعث سختی تمام تقصیر مند ٹھہراویگا۔

کتابِ مناظرے کے باب اس مباحثے کو ختم کر کے ہم ایک سوال لیتے اپنے
دوستانِ محمدی سے پوچھا چاہتے ہیں وہ سوال یہی ہے یعنے عہدِ محمد کے قبل ارواحِ انسان کس طرح بچائے
جاتے تھے سو محمدیان کیا سمجھتے ہیں نبی عربستان کے نمود ہونے کے پیشتر دنیا پیدا ہو کر قریب ۴۶ سال
ہوئے تھے کیا محمدیان سمجھتے کہ اس سارے عرصے میں کسی کو نجات نہ ملی ہوگی اگر ایسا ہو تو ابراہیم
و اسحاق و یعقوب و موسے بلکہ محمد کے آگے ہوئے تھے سو خدا کے سارے بندگانِ مقدس دوزخی
ہوگئے ہیں اما اگر محمدیان سمجھتے کہ عہدِ محمد کے قبل ارواحِ انسان بچائے جاتے تھے تو ہم انسے یہہ
سوال کرتے ہیں کہ وے کس معرفت سے بچائے گئے ظاہر ہے کہ ایمانِ محمد و اطاعتِ فرقان سے نہیں ہوسکا

کیونکہ محمد اور اُسکی کتاب وقوع میں نہیں آئی تھی بلکہ اسکا ذکر بھی کسی سے نہ سُنا گیا تھا اور یقین ہے
کہ اسباب میں داخل کی گئی ہے سو دانیال نبی کی ایک پیشگوئی کے بجز توریت و انجیل محمد کے حق میں
دوسری کوئی خبر نہیں رکھتے ہیں پس چونکہ دانیال کی پیدایش سے ظہور محمد تک جاری تھا سو ۶۴۴ سال کے عرصہ
میں ارواح انسان کس طرح بچائے جاتے تھے سو محمدی لوگ جواب کے منتظر ہیں اگر کوئی محمدی اس
سوال کے جواب میں کوشش کرے تو آگے ہم اس سے مجبور ہو کر کہتے ہیں کہ وہ بار ثانی موسیٰ کے قربانیاں
خون آلودہ سے و مطلب پیشگوئیاں سے و عیسیٰ مسیح کی ولادت فوق العادت سے و اسکی موت و جی اُٹھنے
و آسمان پر جانے سے نکلتی ہے سو معنی کو بغور و تامل تمام دریافت کرے۔

اب میرے فرزندو روح القدس یعنی ایزد ثلثۃ الاحد جسکے
سامھنے روز عید ار قیامت عیسویوں و محمدیوں کو کھڑے ہونا پڑیگا ہر سالہ ثلثۃ الکتب اور اسکے
ناظرین محمدی کو سونپتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس چھوٹی کتاب کو اسلام کی خلقت
بے شمار میں فرشتہ نور و پیامبر صلح کے سریکھا ٹھہراوے۔ کہ فقط وہی ابدالآباد تعظیم و جلال
و حمد کے سزاوار ہے۔

آمین ثم آمین

اشتہار نامہ
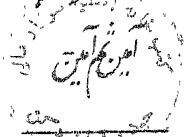
جاننا چاہیے کہ اگر رسالۂ الثنۃ الکتب میں مندرج ہیں سوالاتِ بے شمار کو خوب جانچنے کے بعد
محمدیان انکار کرکے نجات کے مقدمۂ اہم میں توریت و انجیل کی شہادت کو انکار کریں تو مناسب یہی کہ وے
دنیائے لعنتی کی ہدایت کے لیے شہادتِ معتبرہ کے ساتھ نجات کی راہِ مقرری دکھلاویں کیونکہ آدمی
فقط ایک ہی روح رکھتا ہی اور وہ اسکی حقیقی دولت کہلائی جا سکتی اگر دوزخ میں گرفتار ہووے تو
دور و بست دولت کو کھوئے بیٹھا ہو ویگا بلکہ یہہ نقصان ابد الآباد ہی ازین باعث عاصیوں کو
نعمتِ نجات نہایت بلکہ بے نہایت اہم ہی چونکہ روح کی بخشایش کی خاطر مغروری قلب و فخرِ
قوم و فخرِ دین بھی فایدہ بخش نہیں ہو سکتا واضح ہی کہ شہادتِ معتبر کے موافق اللہ تعالی کی راہ
نجات کی تحقیق کرنا ہلکی بات نہیں ہی لہذا ہم ان سب لوگ سے جو نجات کے باب میں کتبِ مقدس کی
شہادت کو انکار کرے سو یہہ درخواست کرنا مناسب جانتے ہیں کہ وے ان کتب کی شہادت
بہتر شہادتِ معتبر کے ساتھ نجاتِ انسان کی راہِ حقیقی دکھلاویں

فہرست

دیباچہ

پہلا باب

دوسرا باب

تیسرا باب

چوتھا باب

دنیا میں بہت سے مذہب ہیں پر فقط ایک ہی جو از طرف الٰہی ہے علاوہ بہت سے کتب موجود ہیں جو
راہ نجات کو ظاہر کرنے کا دعوی کرتے ہیں لیکن انمیں سے فقط ایک ہو سکتی ہے کہ فی الحقیقت اُس راہ کو
دکھلاوے مذہب میں بھی بہت سے فرقے ہیں اور انکے بیان بیشمار انمیں فقط تین خدای واحد ولاشریک
کی عبادت کرتے ہیں یعنے عبرانی و عیسوی و محمدی یہ فرقے بالاتفاق خدای واحد ولاشریک کی عبادت
کا دعوی کرتے ہیں پس سمجھا جاوے کہ اسکی بندگی مقبول کے باہم متفق ہوں خصوصاً راہ نجات پر ایکدل
ہوویں پر یوں نہیں ہے غرض انکے تفاوت قطبین کے سے کچھ جدے جدے ہیں ان تفاوتوں کا سبب یہی ہے
کہ دنیا میں کتابیں جو آسمانی ہونے کا دعوی کرتی ہیں موجود ہیں یعنے توریت و انجیل و قرآن انمیں سے
عبرانیاں فقط پہلی کتاب کے الہام کو قبول کرکے باقی دو کتابیں رد کرتے ہیں عیسیوں پہلے دو کتاب کو قبول کرکے
صرف آخر کتاب رد کرتے ہیں پر محمدیاں فقط کتاب اخیر سے معتقد ہیں اگرچہ وے پہلے دو کتاب کے الہام کا
اعتراف کرتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب اخیر سے بہت روز کے آگے منسوخ ہو گئے ہیں الله تعالی نجات